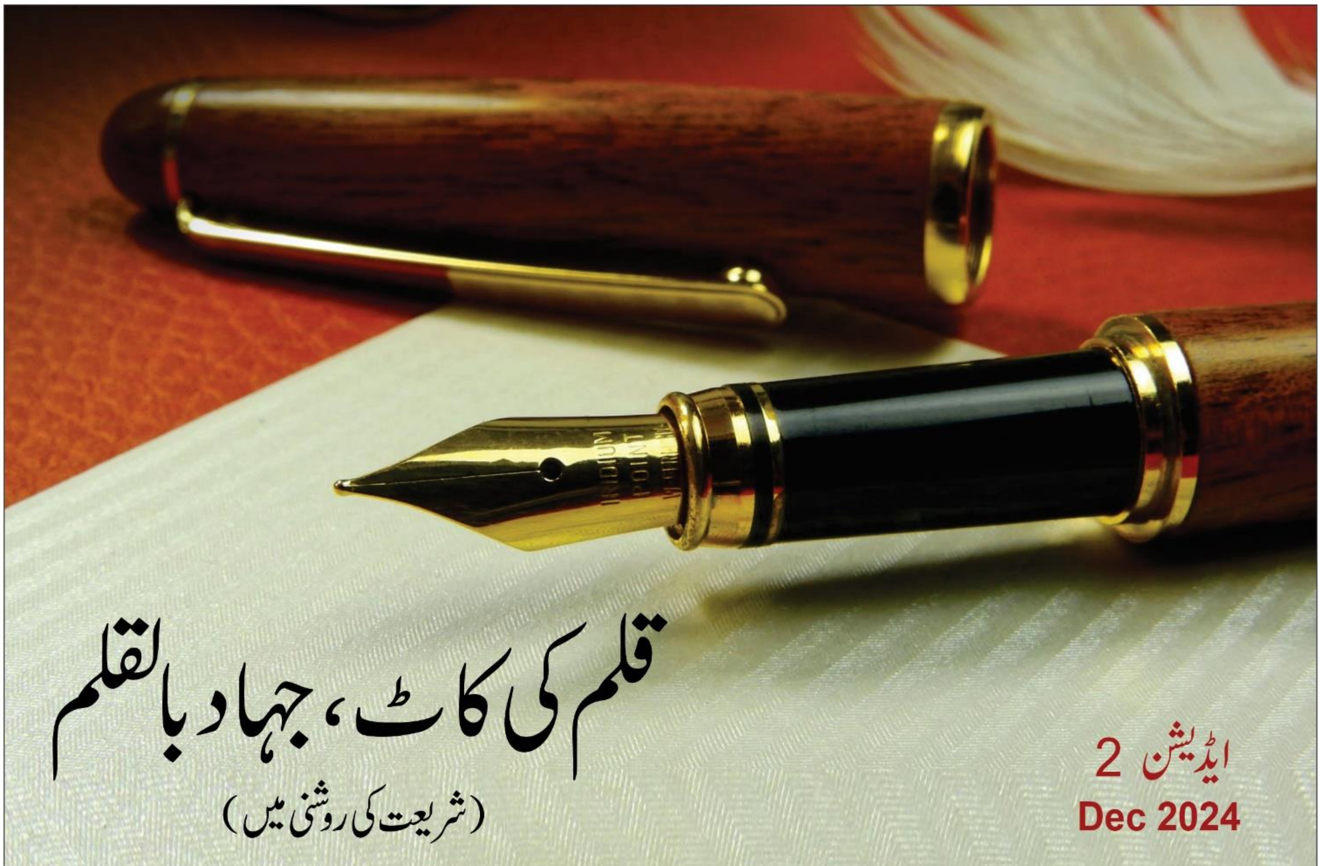

قلم کی کاٹ، جہاد بالقلم

(شریعت کی روشنی میں)

ایڈیشن 2

Dec 2024

- اگر مسلمان ہونے کا دعوی ہے، تو پھر اپنی مرضی ختم۔ ———— سوال 01
- خواب میں نبی پاک ﷺ کی زیارت کے لئے کیا کرنا چاہیے؟ ———— سوال 03
- عبادات کا فائدہ اسی وقت ہوگا، اگر انسان میں ایمان ہوگا۔ ———— سوال 05
- اگر صحابہ کرام سے بھی غلطیاں ہوسکتی ہیں، تو پھر آج کے انسان کا کیا عالم ہوگا۔ سوال 29، 30، اور 68
- آخر کس فرقہ کے علماء کی قرآن وحدیث کی تشریح درست ہے؟ ———— سوال 52
- اگر موت کا وقت مقرر ہے، تو پھر دوائی کا کیا فائدہ۔ ———— سوال 24
- حکمرانوں کو گالیاں مت دیں۔ جیسی عوام ویسے ہی حکمران ———— سوال 69

مُحمد علی حسن

(فقیرِ مدینہ)

اس کتاب کو "فری" ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کو "وزٹ" کریں۔

www.fakeer.pk

آغاز کتاب

اللہ پاک کی مہربانی سے یہ کتاب دراصل اس سے پہلے لکھی گئی میری کتابوں "تلاش حق "اور "راہ حق و عشق "کا ہی تسلسل ہے۔اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے تلاشِ حق لکھنے سے پہلے میں نے استخارہ کیا تھا،اور استخارہ میں اجازت کے بعد اس کتاب کا لکھنا رمضان المبارک (۱۴۳۴ ہجری) ,2013 میں شروع کیا گیا۔اور الحمدللہ، تقریباً ا ماہ اور ۱۲ دن کے بعد 7 ذوالقعد (۱۴۳۴ ہجری)2013, کو یہ کتاب مکمل ہوئی۔2013 سے لیکر اب تک اس کتاب میں کئی نئے سوالات کے جواب شامل کیے جارہے ہیں۔اس کتاب میں کوشش کی گئی ہے۔کہ چند اہم سوالات کے جوابات آسان طریقے کے ساتھ فراہم کئے جائیں۔میں تو خود ایک انتہائی گنہگار اور کم علم انسان ہوں۔لہذا اس کتاب کی تکمیل کے واسطے میں نے بڑے اور نیک لوگوں کی تحریروں اور بیانات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ جو کوئی اس کتاب سے فائدہ اٹھائے اس سے درخواست ہے کہ مجھ گنہگار کے لئے،اس کتاب کی تیاری اور دیگر معاملات میں مدد کرنے والوں کے لئے اور تمام مومنین کے لئے،اللہ پاک کے حضور،دین اور دنیا کی مکمل خیر اور بھلائی کی دعا فرمادے۔اللہ پاک اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے ہم سب کی تمام جائز دلی حاجات کو قبول فرمائے۔آمین۔

اگر آپ کتاب سے متعلق کوئی رائے یا مشورہ دینا چاہتے ہیں تو ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں اور ہمارے اس ای۔میل ایڈریس info@fakeer.pk پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

تلاشِ حق ستمبر 2013

راہ حق و عشق 2014

"قلم کی کاٹ" ایڈیشن نمبر 2

16-12-2024.

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

آخر ہم صوفی کون ہیں۔ آج ہمیں پہچان لیں۔۔۔۔ ہمارا تعارف جان لیں۔

ہم اپنے رب کے وہ بندے ہیں کہ ہم کو فخر ہے، کہ الحمدُللہ سب سے پہلے ہم محمدی ہیں، پھر ہم صدیقی ہیں، پھر ہم فاروقی ہیں، پھر ہم عثمانی ہیں، پھر ہم علوی ہیں، پھر ہم حسنی ہیں، پھر ہم حسینی ہیں، ہم لوگ حنفیوں میں بھی موجود ہیں، ہم مالکیوں میں بھی موجود ہیں، ہمیں لوگ شافعیوں اور حنبلیوں میں بھی پائیں گے۔ ہم ہجویری بھی ہیں، ہم قادری بھی ہیں، ہم چشتی بھی ہیں، ہم رومی بھی ہیں، ہم کاکی بھی ہیں، ہم فریدی بھی ہیں، ہم صابری بھی ہیں، ہماری پہچان کیا پوچھتے ہو ہم تو رب تعالیٰ کے حبیب پاک ﷺ کے پیارے غلاموں کے در پر پڑے ہوئے وہ حقیر لوگ ہیں، جو نبی پاک ﷺ کے پیاروں کے وسیلے کے ذریعے، "تلاش حق" کے متلاشی ہیں۔

جس طرح ہم مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ پاکستانی، پھر پنجابی، پھر لاہوری وغیرہ کہلاتے ہیں، اسی طرح یہ نسبتوں کا سفر ہے۔

اہم بات! بڑے سے بڑے پیر صاحب یا عالم دین، یا کوئی روحانی شخصیت ہو، وہ سب بھی انسان ہیں۔ اور اُن سے بھی غلطی ہو سکتی ہے۔ لہذا لازمی نہیں کہ علماء کرام کی ہر بات درست ہی ہو۔

اگر علماء کرام کی بھی کوئی بات قرآن وحدیث سے ٹکرائے تو اُس کو چھوڑ کر، قرآن وحدیث کو پکڑ لیں۔ اندھی تقلید علماء اکرام، کی بھی مت کریں۔

یاد رکھیں! کہ آپ کے پیر صاحب بھی انسان ہیں۔ اور اُن سے غلطی بھی ہو سکتی ہے۔ لہذا لازمی نہیں کہ ہمارے پیر صاحب کی ہر بات ٹھیک ہی ہو۔ اس لیے اپنے پیر صاحب سے اختلاف کیا جا سکتا ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دو عظیم شاگردوں، جناب حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے بہت ساری باتوں

میں اپنے اُستاد محترم امام اعظم حضرت ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ سے اختلاف فرمایا ہے، لیکن اس کے باوجود یہ دونوں عظیم شاگرد، حنفی کہلائیں گے۔

اگر حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اختلاف جائز ہو سکتا ہے۔ تو پھر ہمارے پیر صاحب سے اختلاف کیوں جائز نہیں ہو سکتا۔ اپنے پیر صاحب کا ادب ضرور کریں مگر۔ "اگر" اُن سے کوئی غلطی ہو جائے تو ادب کے ساتھ اُن کی رہنمائی فرمائیں۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں ۔ یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

میرا اعتراف

اصل معاملہ یہ ہے، کہ چند سال پہلے تک میں خود ایک فرقہ پرست اور کٹر مولوی تھا۔ اس وقت میرا اٹھنا بیٹھنا، زیادہ تر، اپنے ایک مخصوص فرقہ کے دوستوں کے ساتھ ہی ہوتا تھا۔ اور میں دیگر فرقہ کے علماء کے سخت خلاف ہوتا تھا۔ اس وقت میں دیگر فرقہ کے مولوی صاحبان کے پیچھے نماز تک نہیں پڑھتا تھا۔ اور صرف اپنے مخصوص فرقہ کے کٹر علماء کے فتوؤں کو ہی درست مانتا تھا۔ اور اپنے فرقہ کے علماء کی اندھی تقلید کا قائل تھا۔ اور دین کے معاملات میں اپنا دماغ استعمال کرنے کا قائل نہیں تھا۔

اس وقت میں ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب، غامدی صاحب اور ڈاکٹر اسرار احمد صاحب وغیرہ کے شدید خلاف ہوتا تھا۔ مگر جوں جوں، قرآن وحدیث کا ترجمہ خود پڑھنا شروع کیا، تو میرے رویے میں تبدیلی آنی شروع ہو گئی۔ آج میری سوچ یہ ہے، کہ بریلوی، دیوبندی وہابی اور شیعہ یہ تمام مسلمانوں کی ہی شاخیں ہیں۔ اور ان میں اختلافات ضرور ہیں۔ مگر اختلافات کے باوجود بھی ہم سب مسلمان ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں، کیونکہ یہ صحیح پاک سے ثابت ہوتا ہے۔ (صحیح بخاری۔695)

وہ علماء جن کے یوٹیوب پر بیانات نے میرے علم اور شعور کو بیدار کرنے میں مدد دی، ان علماء کو میں اپنا محسن مانتا ہوں۔ ان میں سے چند اہم نام یہ ہیں۔

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب   پیر نصیر الدین نصیر صاحب   مولانا وحید الدین خان صاحب

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب   غامدی صاحب   ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب

مولانا اسحاق صاحب

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

خلاصہ کلام یہ ہے، کہ نہ تو ہر بریلوی عالم دین ٹھیک ہے، اور نہ ہی ہر وہابی، شیعہ، یا دیوبندی عالم دین غلط ہے۔آپ کو تمام ہی مکتبہ فکر میں ہر طرح کے لوگ مل جائیں گے۔ لہذا جس کی جو بات قرآن و صحیح حدیث پاک سے غلط ثابت ہو، اس بات پر عمل مت کریں، خواہ وہ بریلوی علماء ہوں، یا دیوبندی یا وہابی یا شیعہ علماء، خواہ کوئی بھی ہوں۔ مگر درست بات کی تائید کر دیں۔ یہ علماء بھی انسان ہیں۔ اور ان تمام ہی فرقہ کے علماء سے غلطی بھی ہو سکتی ہے۔ اور اندھی تقلید کسی بھی سیاسی یا مذہبی قائد کی مت کریں۔ مرتے دم تک اپنا دماغ استعمال کرتے رہیں۔ اور یاد رہے کہ ، ہدایت کا اصل سر چشمہ صرف اور صرف قرآن و صحیح حدیث پاک ہی ہے، اور اس کے بعد صحابہ کرام کی سنت سے روشنی حاصل کریں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ، کبھی گمراہ نہیں ہوں گے۔

یاد رکھیں، ہر انسان سے روز محشر اس کی عقل علم اور شعور کے مطابق ہی سوال جواب ہو گا۔

محمد علی حسن

فقیر مدینہ

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

اس کتاب میں موجود اہم موضوعات

سوال 01: جب کسی نے دل سے اقرار کر لیا، کہ وہ مسلمان ہے، تو یاد رکھیں اب وہ اپنی مرضی سے زندگی نہیں گزار سکتا۔ کیونکہ یہ دنیا مومن کے لیئے قید خانہ ہے۔

سوال 02: امریکہ، یورپ اور جاپان وغیرہ سے انتہائی متاثر ہونے والے بہن بھائی، مسلمانوں کے خلاف بولنے سے پہلے ذرا ان حقائق پر بھی نظر ڈالیں۔

سوال 03: خواب میں نبی پاک ﷺ کی زیارت کے لئے کیا کرنا چاہیے۔؟ کیا نبی پاک ﷺ کی خواب میں زیارت کسی ایسے انسان کو ہو سکتی ہے۔ جو داڑھی نہ رکھتا ہو، اور پینٹ، پتلون پہنتا ہو، اور کسی پیر صاحب کی بیعت بھی نہ کی ہو؟

سوال 04: مدینہ پاک حاضری ہو جائے، اس کا کوئی آسان طریقہ یا وظیفہ کیا ہے؟

سوال 05: عبادات کا فائدہ اسی وقت ہو گا، اگر انسان میں ایمان ہو گا۔ نبی کریم ﷺ کی محبت اور ادب، نماز روزہ اور دیگر عبادات سے زیادہ اہم ہے۔ صحیح حدیث پاک سے سمجھیں۔

سوال 06: مدینہ پاک حاضری کے ضروری آداب کیا ہیں؟

سوال 07: اسلام میں نیت کی یا اخلاص کی کیا اہمیت ہے۔؟

سوال 08: دین میں کچھ جگھوں پر عقل استعمال نہیں کرنی ہوتی، صرف عمل کرنا ہوتا ہے۔ مگر کئی جگھوں پر عقل کا استعمال انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ آئیئے سمجھتے ہیں۔

سوال 09: کئی لوگ کہتے ہیں کہ، پاکستانیوں کے اتنے حج اور عمرہ کا کیا فائدہ، جب کہ کرپشن اور دو نمبری میں بھی خوب آگے ہیں۔

سوال 10: کئی لوگوں کے مطابق ملٹی نیشنل کمپنیاں اور بڑے پاکستانی کاروباری ادارے قوم کو لوٹتے ہیں، اور انتہائی

زیادہ منافع کماتے ہیں، دوسری طرف کئی ملٹی نیشنل کمپنیاں اور بڑے پاکستانی کاروباری افراد پاکستان میں اپنا کاروبار فروخت کرکے جا رہے ہیں۔ آخر حقیقت کیا ہے۔؟

سوال 11: کچھ لوگ کہتے ہیں۔ جب حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین، نبی پاک ﷺ کے مبارک پائوں، چومتے تھے، تو پھر اگر ہم لوگ اپنے پیر صاحبان کے پاوں "اعلانیہ" سب کے سامنے چوم لیتے ہیں تو اس میں اعتراض کیوں؟ کیا ایسا کرنا شرک ہے؟ اور کیا قبر کو سجدہ کرنا جائز ہے؟

سوال 12: کیا رسول اللہ ﷺ کی صحبت اثر رکھتی ہے۔؟

سوال 13: کیا احادیث پاک سے ثابت کیا جا سکتا ہے کہ، مدینہ پاک، مکہ پاک سے زیادہ افضل ہے؟

سوال 14: کیا بیوی بچوں پر خرچ کرنے کا بھی ثواب ملتا ہے؟

سوال 15: کونسی دُعا سب سے افضل ہے؟ اور اُس کو کب اور کس طرح مانگیں؟

سوال 16: رزق کی تنگی، گھریلو پریشانیوں اور پیسے میں بے برکتی کا کچھ علاج بتائیں؟

سوال 17: مقبول حج کا ثواب کیسے ملتا ہے؟

سوال 18: باپ سے متعلق نبی پاک ﷺ کے کیا فرمان ہیں؟

سوال 19: استخارہ کیا ہے اور کس طرح کرنا چاہئے۔؟

سوال 20: مدینہ منورہ یا مکہ معظمہ میں مرنے کا کیا درجہ ہے۔؟

سوال 21: کچھ لوگ جو پاکستان سے باہر نوکری یا کاروبار کرتے ہیں، تو اُن کو وقت پر نماز ادا کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ تو کیا وہ رات کو عشاء کے وقت ساری قضاء نمازیں اکٹھی پڑھ لیا کریں؟

سوال 22: کیا کوئی باپ اپنے بیٹے سے پوچھے بغیر، بیٹے کا، مال و دولت استعمال کر سکتا ہے؟

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 23: نبی پاک ﷺ کے روضہ شریف پر جاکر کس سے دعا کرنے چاہیے، اور کیا دعا کرنی چاہیے۔؟ نبی کریم ﷺ، سے قبرستان، (زیارت قبور)، کے وقت کس طرح کی دعا مانگنا ثابت ہے ؟

سوال 24: کیا کرونا، ایک اچھوت بیماری ہے ؟ میڈکل سائنس اور شریعت اسلام کی روشنی میں اپنے جواب کو ثابت کریں۔؟ اگر موت کا ایک وقت مقرر ہے، تو پھر ہمیں دوائی کھانے کی کیا ضرورت ہے ؟ آخر کرونا وائرس، اور دیگر بیماریوں سے متعلق مسلمان کا طریقہ علاج اور عقیدہ کیا ہونا چاہئے۔؟

سوال 25: ایک عالم دین اور ایک اچھے خاصے نیک انسان کے درجے میں بھی زمین آسمان سے زیادہ کا فرق ہے۔ لہذا علماء کرام کا احترام کریں۔ (آخر کس فرقہ کے علماء کا احترام کرنا چاہیئے اور کیوں؟)۔

سوال 26: آخر ایک عام مسلمان، بریلوی علماء کے بیانات سنے یا، دیوبندی، وہابی، شیعہ، یا صوفی حضرات کے بیانات سنے؟ آخر کس فرقے کی قرآن و حدیث کی تشریح درست ہے؟ اور کون صحیح اسلام پر ہے؟

سوال 27: میری، "محمد علی حسن (فقیر مدینہ)" کی نظر میں، آخر اس صدی کی سب سے بڑی علمی شخصیت کون ہیں؟

سوال 28: کسی بڑے سے بڑے پیر صاحب اور عالم دین کے متعلق بھی یہ کہنا جائز نہیں ہے، کہ، یہ تو 100 فیصد جنتی ہیں۔۔ کیونکہ۔۔؟

سوال 29: وہ وقت جب صحابہ کرام نے، نبی کریم ﷺ، کے فیصلہ اور تقسیم پر اعتراض کیا۔ (معاذ اللہ)۔ مگر آقا علیہ السلام نے پھر بھی گستاخی اور بدعقیدگی کا فتوی نہیں لگایا۔ لیکن آج کل کے بہت سے مسلمان، دوسرے مسلمانوں کی غلطیوں کو معاف کرنے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتے۔ بلکہ ایک دوسرے کے خلاف فتوے پر فتوے لگاتے رہتے ہیں۔ آخر کیا کیا جائے۔؟

سوال 30: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ، کی آواز سن کر بھی صحابہ کرام نے جواب نہیں دیا۔ اس کے باوجود بھی نبی پاک ﷺ نے صحابہ کرام کو بُرا بھلا نہیں کہا۔ لیکن آج کل کے بہت سے مسلمان، دوسرے مسلمانوں کی غلطیوں کو معاف کرنے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتے۔ بلکہ ایک دوسرے کے خلاف فتوے پر فتوے لگاتے رہتے ہیں۔ آخر کیا کیا جائے۔؟

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 31: آخر کئی مولوی حضرات انٹرنیٹ سے اتنے خوف زدہ کیوں رہتے ہیں؟؟ بلکہ کئی مولوی حضرات کہتے ہیں کہ، انٹرنیٹ سے بے حیائی پھیلتی ہے، کیا واقعی ایسا ہے؟؟

سوال 32: کن چار چیزوں کو ہمیں زندگی میں کبھی نہیں چھوڑنا چاہیئے؟

سوال 33: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا جائز نہیں ہے۔ کیا واقعی اسی طرح ہے

سوال 34: کیا نعت خوانوں پر پیسے پھینکنے چاہیے؟

سوال 35: مسکین کسے کہتے ہیں۔؟ کچھ لوگوں کا خیال ہوتا ہے۔ کہ صرف تبلیغ کے لیے گھر سے نکلے رہنا، اور اپنے پیر صاحبان اور درگاہوں پر ہی زیادہ وقت گزار نا دین کی خدمت میں شمار ہوتا ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے؟

سوال 36: دینی جماعتوں کا چندے اکھٹے کرنا، اور مریدوں کا اپنے پیر صاحب کو، نذرانے دینا، کیسا ہے؟ کیا قران پاک سے ثابت کیا جاسکتا ہے، کہ اپنے پیر صاحب اور ان کی جماعت پر، کھلے دل سے خرچہ کرنے سے زیادہ افضل ہے، کہ انسان اپنے رشتہ داروں اور والدین پر، کھلے دل سے خرچہ کرے؟

سوال 37: اگر عوام کے مطابق، حکومت یا عدالت کسی مجرم کو سزا نہیں دے پا رہی، خواہ وہ عام مجرم ہو یا گستاخ رسول تک ہو۔ عوام پھر بھی قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتی۔ شریعت کی روشنی میں سمجھیں۔

سوال 38: صحابہ کرام تو گستاخ رسول، بلکہ مرتد تک کی توبہ قبول کر لیتے تھے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی بھی پڑھ لیں۔

سوال 39: آخر شب برات کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اور اس رات عبادت کرنے کا کیا فائدہ یا نقصان معاذ اللہ) ہے؟

سوال 40: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ، جس طرح انبیاء علیہ السلام کے تبرکات سے برکت حاصل کرنا ثابت ہے۔ لهذا، اس سے، ہمارے پیر صاحب کے تبرکات سے بھی برکت لینا ثابت ہوتا ہے۔۔؟ کیا نیک لوگوں کے قریب دفن ہونے کا کوئی فائدہ ہوتا ہے؟

سوال 41: کیا صرف اپنے اعمال پر ہی بھروسہ کرنا چاہیئے؟ یا پھر نیک لوگوں سے نسبت (تعلق) کا بھی انسان کو کوئی فائدہ ہوتا ہے؟ اگر کوئی سید صاحب (سادات)، ظاہری طور پر نیک اعمال نہ کرتے ہوں تو کیا پھر بھی ایسے سید صاحب (سادات) کا احترام کرنا ہم پر لازم ہے؟

سوال 42: کئی لوگ کہتے ہیں کہ، نبی کریم ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت کے وقت، دعا مانگتے ہوئے اپنا منہ بیت اللہ شریف کی طرف کرنا چاہیئے۔ قبر مبارک کی صرف چہرہ کرکے دعا نہیں مانگنی چاہیئے۔ آئیئے درست معاملہ سمجھتے ہیں۔

سوال 43: کچھ لوگ سوال کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مقام زیادہ بلند ہے "یا" حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مقام زیادہ بلند ہے

سوال 44: کیا خواب حقیقت ہوتا ہے؟ خواب کس سے بیان کرنا چاہیئے؟ کیا برے خواب سے ڈرنا چاہیئے؟ اور برا خواب دیکھ کر کیا کرنا چاہیئے؟

سوال 45: روزِ جمعہ ماں باپ کی قبر پر حاضری کیوں دینی چاہیئے۔؟

سوال 46: کئی علماء کرام، نفلی عبادات پر بہت زور دیتے ہیں۔ بلکہ کئی بار تو ایسا گمان ہوتا ہے کہ، شاید یہ نفلی عبادات اور مستحب معاملات، شاید فرائض سے بھی بڑھ کر ہیں۔ اصل معاملہ کیا ہے؟

سوال 47: نمازِ تراویح کس طرح نفلی نماز ہے؟ کیا 5 فرض نمازوں میں، سنت اور نفل ادا کرنا بھی لازم ہیں۔؟: کئی علماء کہتے ہیں کہ، سنتِ موکدہ ادا نہ کرنے والا گناہ گار ہوتا ہے۔ کیا واقع ہی اسطرح ہے۔؟ کیا نماز میں سنتِ نہ پڑھنے والا گناہ گار ہوتا ہے۔؟

سوال 48: کیا عام حالات میں بھی (یعنی سفر کے بغیر)، ظہر، عصر، اور مغرب، عشاء کو اکھٹا پڑھ سکتے ہیں۔؟

سوال 49: کیا ہم حدیث پاک سے ثابت کر سکتے ہیں، کہ وضو کے دوران چمڑے کے موزوں کے علاوہ، عام جرابوں پر بھی مسح کرنا بالکل جائز ہے۔؟

سوال 50: حالانکہ نبی کریم ﷺ کی رفاقت سے بڑھ کر کسی بھی انسان کی کوئی رفاقت نہیں ہو سکتی، مگر پھر بھی جب صحابہ کرام کو اپنے گھر کی یاد ستانے لگی۔ تو نبی کریم ﷺ، نے بجائے ان کو طعنہ مارنے کے، ان کی فطرت کو سمجھتے ہوئے خود ہی اپنے گھروں کو واپس جانے کا حکم ارشاد فرمادیا۔ مگر آج کل کے کئی علماء دوسرے انسان کی فطرت یا مجبوری کا کوئی لحاظ تک نہیں کرتے۔ آخر کیا کریں۔؟

سوال 51: کچھ لوگ ایک وتر پڑھتے ہیں، اور کچھ لوگ 3 وتر پڑھتے ہیں، آخر درست کیا ہے؟ کیا سواری پر نوافل اور وتر ادا کیئے جا سکتے ہیں؟

سوال 52: کئی فرقہ پرست، مولوی حضرات کہتے ہیں کہ، قرآن مجید کو ترجمہ کے ساتھ مت پڑھو، کیونکہ اس طرح تم گمراہ ہو سکتے ہو (معاذاللہ)۔ لہذا صرف، ہمارے ہی فرقے کے علماء کا لکھا ہوا، ترجمہ اور تفسیر پڑھو۔ آخر کیا کریں؟

سوال 53: وہ کونسی کچھ نشانیاں ہیں، جن کی مدد سے ہم گمراہ اور غلط علماء کو پہچان سکتے ہیں۔؟

سوال 54: ایک وقت میں 3 طلاقیں اکٹھی دینے سے طلاق واقع نہیں ہو جاتی ہے، کیونکہ۔۔۔۔

سوال 55: پہلے عام لوگوں اور خاص لوگوں کا فرق سمجھیں۔ تاکہ آپ کو خاص لوگوں کی قدر ہو سکے۔

سوال 56: تمام گھر والوں کی طرف سے صرف ایک قربانی بھی کافی ہے۔ لیکن اگر استطاعت ہو تو زیادہ سے زیادہ قربانی کرنی چاہیئے۔ بلکہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے اور اپنے فوت شدہ والدین کی طرف سے بھی قربانی کرنا جائز ہے۔

سوال 57: شریعت کی روشنی میں سمجھیں، کہ اسرائیل اور بھارت سے سفارتی اور تجارتی تعلقات، استوار کرنے سے امت مسلمہ کا فائدہ کس طرح ہے۔؟

سوال 58: اگر کسی مسلمان کو اپنے علم، شعور اور عقل کے مطابق یقین ہو، کہ، دوسرے فرقہ کے مسلمان گمراہ یا بدعقیدہ ہیں، تو ایسے میں اس کا رویہ دوسرے فرقہ کے مسلمانوں سے کیسا ہونا چاہیئے۔؟

سوال 59: اپنے اپنے پیر صاحبان، بزرگوں اور صحابہ کرام، کی برسی، عرس، یوم شہادت یا یوم پیدائش منانے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

سوال 60: آخر کیا وجہ ہے، کہ ، پاکستان کو امریکہ ، یورپ اور بھارت کی طرح قابل، ایماندار اور اچھے حکمران کیوں نہیں ملتے ؟

سوال 61: آخر پاکستان میں دہشت گردی، شدت پسندی اور خود کش حملوں، کی سب سے بڑی وجہ شدت پسند، اور کٹر مولوی صاحبان کس طرح ہیں؟

سوال 62: آخر برصغیر میں سینکڑوں سالوں سے مسلمان اور دیگر مذاہب کے لوگ مل کر رہتے رہے ہیں، مگر 1905 کے بعد ایسا کیا ہوا کہ ، فرقہ واریت اور شدت پسندی کا بدترین سلسلہ شروع ہو گیا۔

سوال 63: اسرائیل اور امریکہ کو گالیاں اور بد دعائیں دینے سے پہلے ذرا ان حقائق پر بھی نظر ڈالیں۔

سوال 64: اگر کسی کو نماز جنازہ کی دعا نہ آتی ہو تو وہ کس طرح نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے؟ آخر نماز جنازہ کا طریقہ کیا ہے ؟

سوال 65: آخر میں نے اپنا پرانا فرقہ (بریلوی فرقہ)، تبدیل کیوں کیا؟ اور آج میرا تعلق کس فرقہ یا جماعت سے ہے ؟

سوال 66: آخر کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ کوئی انسان اپنے پسندیدہ سیاسی یا مذہبی لیڈر کی اندھی تقلید میں مبتلا ہے۔؟ اور ایسے انسان سے کس طرح ڈیل کرنا چاہیئے ؟

سوال 67: ان تمام لوگوں سے درخواست، جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اہل بیت سے محبت کا دعوی کرتے ہیں، مگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف بولتے ہیں۔ قرآن پاک و صحیح حدیث پاک کی روشنی میں اس معاملے کو سمجھیں۔

سوال 68: نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد، تو صحابہ کرام تک کی کیفیت تبدیل ہو گئی تھی۔ تو خود اندازہ کریں کہ آج کے مسلمان کی کیا حالت ہو سکتی ہے۔

سوال 69: ہم پاکستانیوں کو عادت پڑ چکی ہے، اپنے حکمرانوں کو برا بھلا کہنے کی۔ یہ حقیقت ہے کہ ہمارے حکمرانوں میں کئی کمزوریاں ہیں، لیکن ہم یہ نہیں تسلیم کرنے کو تیار کہ ، جیسے عوام ویسے ہی حکمران۔

سوال 70: کئی مولوی صاحبان کہتے ہیں، کہ قرآن پاک میں لکھا ہے، کہ کئی لوگ قرآن پاک خود پڑھ کر گمراہ ہو جاتے ہیں، لہذا ہمارے فرقہ کے علماء کا ہی ترجمہ اور تفسیر پڑھیں۔ آج اصل معاملہ سمجھیں۔

سوال 71: کئی مایوسی پھیلانے والے پاکستانی، اکثر اوقات مسلمانوں اور بالخصوص پاکستان میں موجود کمزوریوں کو خوب بیان کرتے ہیں، جبکہ امریکہ، یورپ سے خوب متاثر ہیں، آج معاملہ سمجھیں۔

سوال 72: آج 2024 کا پاکستان بہتر ہے یا 1980، 1990 یا 2002 کا پاکستان۔۔۔ غلطی کہاں پر ہوئی؟ اور اس کا حل کیا ہے؟

سوال 73: اگر کوئی شخص، قرآنی آیات سے بیمار کو دم کرنے، قرآن پاک پڑھانے، یا علم دین سیکھانے، کی اجرت لے، تو اس پر تنقید مت کیا کریں۔ صحیح حدیث پاک سے سمجھیں۔

سوال 74: آخر کیا وجہ ہے کہ، کئی 5 وقت کے نمازی اور اعلی تعلیم یافتہ، بلکہ یورپ اور امریکہ کے پڑھے لکھے لوگ بھی یا تو خود دہشت گرد بن جاتے ہیں، یا دہشت گرد مذہبی جماعتوں کو سپورٹ کرتے ہیں۔۔۔ کیوں؟؟

سوال 75: آخر ایک عام مسلمان کو کس طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ، کون سے علماء اور مولوی صاحبان کٹر اور فرقہ پرست ہیں؟ یہ کٹر اور فرقہ پرست مولوی صاحبان اور علماء، امریکہ اور اسرائیل سے بھی زیادہ امت مسلمہ کے لیئے خطرناک ہیں۔ کیونکہ۔۔۔

سوال 76: کئی مایوسی پھیلانے والے پاکستانیوں کے مطابق، پاکستانی عوام کو غلام بنایا ہوا ہے، پاکستانی جرنیلوں نے، بڑے سرکاری افسران نے، بڑے کاروباری افراد نے، عدلیہ نے وغیرہ وغیرہ۔۔۔ آج ان پاکستانیوں کی اپنی اصلیت ملاحظہ فرمائیں۔

سوال 77: ملکی معیشت کے لیے بہتر کیا ہے؟ جمہوریت یا مارشل لا، (ڈیکٹیٹر شپ)۔ دیکھئے کہ 1991 کے

بد ترین معاشی بحران سے بھارت کیسے نکلا۔

سوال78: آخر ہم پاکستانیوں کی ایک تعداد، بداخلاق، جلد باز اور اندھی تقلید میں مبتلا کیوں ہے ؟اس کی زیادہ بڑی وجہ فرقہ پرست علماء ہیں، یا، مطلب پرست سیاسی قائدین یا کچھ اور۔۔۔؟

سوال79: جنات سے متعلق نظریہ، سائنس بمقابلہ اسلام۔اسلام کچھ اور کہتا ہے اور سائنس کچھ اور۔۔۔ فیصلہ ہم نے کرنا ہے، کہ ہم کس کو درست تسلیم کرتے ہیں۔

سوال80: آخر ایسا کیا ہوا کہ، مغل حکومت کے خاتمے کے بعد برصغیر میں بریلوی اور دیوبندی فرقے پیدا ہو گئے۔ اور سلطنت عثمانیہ کے خاتمے کے بعد عرب میں وہابی اور جہادی تنظیموں نے سر اٹھانا شروع کر دیا۔اور امت مسلمہ بدترین فرقہ واریت میں داخل ہو گئی۔؟

سوال81: کئی لوگ کہتے ہیں کہ ،جب مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں صحابہ کرام کے مزارات نہیں ہیں،اور میلاد شریف بھی نہیں منایا جاتا،تو پھر ترکی، مصر،اردن، شام، یمن، پاکستان، بھارت وغیرہ میں یہ معاملات کیوں ہیں؟یعنی آخر امت کی اکثریت ان معاملات کی قائل کیوں ہے؟

سوال82: اگر ایک طرف کچھ بریلوی،شیعہ اور اہلسنت حضرات،مزارات پر جا کر کئی خرافات کرتے ہیں،تو دوسری طرف کئی وہابی اور دیوبندی حضرات بھی تو جہالت کی انتہا کرتے ہیں۔ثبوت حاضر خدمت ہیں۔

سوال83: پاکستان کے 12 بڑے لوگ، جنہیں بیانیہ(Narrative)بنانا آتا ہے،اور پاکستانی عوام کی بڑی تعداد ان کی تقلید کرتی ہے۔

سوال84: اگر نبی کریم ﷺ کے مقدس بالوں کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ شفاء عطاء فرما سکتے ہیں،تو پھر، اگر نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے alللہ تعالیٰ سے دعا مانگی جائے گی،تو انشاءاللہ تعالیٰ، قبولیت کا امکان بہت زیادہ بڑھ جائے گا۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

2 صحیح حدیث پاک سے سمجھیں۔

سوال85: کئی لوگوں کو اپنے علاوہ دیگر فرقہ کے مسلمانوں پر اکثر اوقات شرک کا شک ہی ہوتا رہتا ہے۔

اور ان لوگوں کے مطابق اولیاء اللہ کو داتا، غوث، وغیرہ کہنا بھی شرک ہے۔2 صحیح حدیث پاک سے معاملہ سمجھیں۔

سوال86: کھلا خط 18 جون 2024 ، السلام وعلیکم ، محترم انجینئر محمد علی مرزا صاحب

سوال87: کئی پاکستانی کہتے ہیں کہ ، ہماری پولیس، کسٹم، عدلیہ فوج، سیاستدان، بلکہ علماء تک سب ہی کرپٹ اور نااہل ہیں۔آج کڑوے حقائق جانیئے۔

سوال88: پاکستان اسلام کے نام پر بنا ہے، لیکن کیا وجہ ہے کہ ، تحریک لبیک، جماعت اسلامی اور تنظیم اسلامی (ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی جماعت)، جیسی مذہبی جماعتیں، پاکستانی مسلمانوں کی اکثریت کو اپنی طرف مائل نہیں کر سکیں۔؟

سوال89: آج امت مسلمہ میں پاکستان سب سے بڑی طاقت ہے۔اگر مسلمانوں نے پاکستانی فوج اور پاکستان کی قدر نہ کی، تو یاد رکھیں، کہ اس کا خمیازہ صرف پاکستان ہی نہیں، بلکہ پوری امت مسلمہ بھگتے گی۔ حقائق جانیئے۔

سوال90: کئی لوگوں کے مطابق پاکستان کے اکثر مسائل کی وجہ پاک فوج ہے۔آج اس تنقید کی 4 اہم ترین وجوہات اور ان کا جواب جانیئے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 1: جب کسی نے دل سے اقرار کر لیا، کہ وہ مسلمان ہے، تو یاد رکھیں اب وہ اپنی مرضی سے زندگی نہیں گزار سکتا۔ کیونکہ یہ دنیا مومن کے لیئے قید خانہ ہے۔

حدیث پاک: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔'' صحیح مسلم-7417

انسان نہ تو اپنی مرضی سے پیدا ہوتا ہے، اور نہ ہی اپنی مرضی سے مرتا ہے، تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے، کہ درمیان کے 60 یا 70 سالوں کی زندگی میں وہ مادر پدر آزادی مانگتا پھرے۔

مسلمان کی زندگی ذمہ داریاں نبھانے کا نام ہے۔ کوئی شوہر کی حیثیت سے تو کوئی بیوی، بچوں، اور رشتہ دار کی حیثیت سے ذمہ داریاں نبھا رہا ہے۔ کسی کے ذمہ ایمانداری سے کاروبار کرنا ہے، تو کسی کو دیانت کے ساتھ نوکری کرنی ہے۔ کسی کو میرا رب امیر بنا آزما رہا ہے تو کوئی غربت میں آزمایا جا رہا ہے۔ کوئی اپنا وقت، طاقت، دماغ، صحت اور پیسہ کن کاموں میں صرف کرتا ہے۔۔۔ ایک ایک چیز کا حساب رکھا جا رہا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر، اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کتنا وقت اور قوت لگائی۔ خالی زبانی جمع خرچ سے کام چلایا یا عملی طور پر بھی عبادت کی۔ کیا کم از کم 5 وقت فرض نماز ادا کرتے رہے؟ کیا ذکوتہ ادا کرتے رہے؟ اور دیگر فرائض پر کتنا عمل کیا؟ کیا واقعی اپنے رب سے ڈرتے ہوئے، اپنے اخلاق اچھے رکھے، اور تنہائی میں بھی گناہوں سے بچتے رہنے کو کوشش کرتے رہے؟ لوگوں کے سامنے نیک اور اندر سے بدکار تو نہیں تھے؟؟؟ وغیرہ وغیرہ۔۔۔

غرض، مسلمان کے لیئے اس دنیا میں رہنا ہر لمحہ ایک امتحان ہی ہے۔ اب یہ فیصلہ ہم نے خود کرنا ہے، کہ اپنی پسند کی زندگی گزارنی ہے، یا اپنے رب کی پسند کی زندگی گزارنی ہے۔ یاد رہے اگر ہم اپنے رب کی پسند کی زندگی گزارنے کی کوشش کریں گے تو، انشاءاللہ تعالیٰ، ہمارا رب ہمیں وہ سب بھی عطاء فرما دے گا، جو ہماری پسند ہے۔ لیکن اگر ہم نے اپنی پسند کو ترجیح دی اور اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے کے باوجود بھی اپنے رب کی نافرمانی کا راستہ چنا، تو جلد یا بدیر ناکامی

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

اور ذلت ہمارا مقدر بن کر رہے گی۔ لہذا اس زندگی کو انتہائی قیمتی جانیں اور اپنے رب کی محبت کو اپنا مقصد حیات بنالیں، کہیں دیر نہ ہو جائے۔

سوال 2: امریکہ، یورپ اور جاپان وغیرہ سے انتہائی متاثر ہونے والے بہن بھائی، مسلمانوں کے خلاف بولنے سے پہلے ذرا ان حقائق پر بھی نظر ڈالیں۔

یہ حقیقت ہے کہ ہم مسلمان سائنس اور دنیاوی تعلیم میں امریکہ اور یورپ سے انتہائی پیچھے ہیں۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ، امریکہ اور یورپ میں قانون پر عمل بھی کافی ہوتا ہے، اور ہم مسلمان مجموعی طور پر نااہل اور کام چور بھی ہیں۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ، ہم مسلمان ابھی اس حد تک نہیں گرے، جہاں مغرب اور امریکہ گر چکے ہیں۔ ہم مسلمان اتنے بھی برے نہیں جتنے بدنام ہیں۔

اصل میں امریکہ، یورپ، جاپان وغیرہ نے انسانی نفس کی بدترین خواہشات اور کبائر گناہ (شراب نوشی، سیکس، مادر پدر آزادی)، کو قانونی طور پر جائز قرار دے کر اپنی جاہل عوام کے دل جیت لیئے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف نفس کے خلاف جہاد کو تو ہمارے دین میں جہاد اکبر تک کہا گیا ہے۔ اور مغرب نے بدترین گناہوں کو ویسے ہی قانونی طور پر جائز قرار دے کر، معاشرے کو تباہ کر دیا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ پاکستان میں کئی بنیادی مسائل موجود ہیں۔ سہولیات کا فقدان ہے، صحت، تعلیم، صفائی، کے مسائل ہیں۔ کرپشن، انصاف کا فقدان، اور سیاسی عدم استحکام بھی عام ہے۔ لیکن کیا امریکہ اور یورپ وغیرہ میں سب اچھا ہے ؟؟؟ ذرا اس پر بھی نظر ڈالیں۔۔۔ آج کل مغرب کے دو اہم ترین رول ماڈل، بل گیٹس اور ایلون مسک ہیں، دونوں دنیا کے امیر ترین افراد میں بھی شمار ہوتے ہیں۔ دونوں اعلانیہ اپنی گرل فرینڈز (پارٹنر) کے ساتھ بغیر شادی کے رہتے ہیں۔ کیونکہ اس معاشرے میں بغیر شادی کے رہنا قانونی طور پر بھی جائز ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

جس معاشرے میں لاکھوں مرد و عورت، بغیر شادی کے رہتے ہوں، اور یہ قانونی اور معاشرتی طور پر جائز تسلیم کیا جاتا ہو۔۔۔ کیا یہ کوئی کم قیمت ہے، اس معاشرے میں رہنے کی؟؟؟

معاشرے میں اس حد تک بے غیرتی عام ہو چکی ہے، کہ بل گیٹس جیسا مشہور اور امیر ترین انسان جب بھارت جاتا ہے، تو اعلانیہ اپنی گرل فرینڈ (پارٹنر) کو لے کر جاتا ہے۔ اصل میں معاشرتی اقدار تباہ ہو چکی ہیں۔ لاکھوں لوگ اعلانیہ بغیر شادی کے ایک دوسرے کے ساتھ رہتے ہیں، اور اس کو معاشرے میں جائز سمجھا جاتا ہے، کیونکہ قانونی طور پر جائز ہے۔ لوگ شادی اس لیئے نہیں کرتے کیونکہ شادی ذمہ داریوں کا نام ہے۔ اور مغرب رشتہ داریوں اور ذمہ داریوں سے بھاگنے اور اپنی مرضی سے زندگی گزارنے کا قائل ہو چکا ہے۔

یہ نظریہ جہالت اور گمراہی پر مبنی ہے، کہ زندگی ایک بار ملی ہے، لہذا اپنی پسند سے زندگی گزار۔ بلکہ اسلام تو بتاتا ہے کہ، زندگی ایک بار ہی ملی ہے، اس کو قیمتی جان اور اپنے رب کے حکم کے مطابق گزار۔ جہاں تک ممکن ہو ماں باپ، بیوی بچوں رشتہ داروں اور دیگر کے حقوق ادا کر اور اپنے رب کی عبادت کر۔ مسلمان کی زندگی تو ہے ہی مشکل، کیونکہ اس پر بہت ذمہ داریاں ہیں، اگر وہ سمجھے تو۔ جبکہ مغرب کا معاشرہ مادر پدر آزادی کا قائل ہے۔ کیونکہ جب آپ کو صرف قانون کا ڈر ہو، لیکن خدا کا خوف نہ ہو، تو معاشرے میں بگاڑ لازم ہے۔ خواہ آج ہو یا کل۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ، مسلمانوں میں سارے نیک ہی ہیں، یا مسلمان زنا یا شراب نوشی سے پاک ہیں، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ، مسلمانوں میں آج بھی معاشرے میں ان گناہوں کو گناہ تسلیم بھی کیا جاتا ہے، اور نہ ہی قانونی طور پر جائز قرار دیا جاتا ہے۔ مسلم معاشرے میں آج بھی اکثریت بچے، اپنے ماں باپ کا لحاظ کرتے ہیں، اور اپنے ماں باپ کی ذمہ داریاں لیتے ہیں۔ اسی طرح ماں باپ، بھی اپنی اولاد کی مرتے دم تک ذمہ داریاں لیتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا دین نام ہی ذمہ داریاں نبھانے کا ہے۔ مسلمان کا یہ نظریہ نہیں ہوتا، کہ زندگی ایک بار ملی ہے، اپنی مرضی سے جی لے۔

سوال 03: خواب میں نبی پاکﷺ کی زیارت کے لئے کیا کرنا چاہیے؟ کیا نبی پاکﷺ کی خواب میں زیارت کسی ایسے انسان کو ہو سکتی ہے۔ جو داڑھی نہ رکھتا ہو، اور پینٹ، پتلون پہنتا ہو، اور کسی پیر صاحب کی بیعت بھی نہ کی ہو

حدیث پاک: ""جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ مجھے عنقریب حالت بیداری میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ صحیح بخاری-6993 صحیح مسلم-5920،11/2266

میں، (**محمد علی حسن۔ فقیر مدینہ**)، **اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ایک نہیں**، کئی ایسے خوش نصیبوں کو جانتا ہوں، جو پتلون، کوٹ پہنتے ہیں اور بغیر ڈارھی کے بھی ہیں، مگر ان کو، خواب میں نبی پاکﷺ کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔ اور ان میں سے کئی تو کسی پیر صاحب کے مرید بھی نہیں ہیں۔ میری نظر میں یہ دُنیا کے خوش قسمت ترین لوگوں میں سے ہیں۔ ورنہ کتنے ہی دُنیا میں ایسے لوگ بھی ہونگے، جو پوری عمر داڑھیاں بھی رکھتے رہ گئے اور پینٹ، پتلون کو کبھی ہاتھ بھی نہیں لگایا، اور سالوں اپنے پیر صاحبان کی خدمت میں گزار دیے، مگر نبی پاکﷺ کی زیارت سے پھر بھی محروم ہی رہے۔ **ہمارا یہ مطلب بالکل نہیں ہے۔** کہ انسان ڈارھی نہ رکھے، یا پھر نماز، روزہ، اور دیگر فرائض کی پابندی نہ کریں، فرض عبادت تو ہر حال میں کرنی ہی ہے۔ اس پر کوئی سمجھوتہ ممکن ہی نہیں، مگر ان سب سے زیادہ ضروری ہے۔ رب تعالیٰ اور نبی پاک علیہ السلام کی محبت اور اُن کا ادب ہے۔

خواب میں نبی پاکﷺ کی زیارت کے لیے انتہائی اہم ہے! کہ آپ اپنے اعمال میں انتہا کا، اخلاص پیدا کریں، اور نبی پاکﷺ سے دل کی گہرائی سے محبت کریں۔ اور کوشش کریں کہ آپ کے ہر اچھے عمل کے پیچھے نیت رب تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی ہو۔ اور کوشش کیا کریں اپنے تمام نیک اعمال کا تمام تر، ثواب نبی پاکﷺ کو، ہدیہ کر دیا کریں۔ **لوگوں کی نیتوں پر شک کرنا اور اُن کے اعمال اور عبادتوں میں کمی ڈھونڈنا چھوڑ دیں۔** جب تک کوئی اعلانیہ غلط حرکت نہ کر دے، تب تک حُسن زن قائم رکھیں۔

سوال نمبر 04: مدینہ پاک حاضری ہو جائے، اس کا کوئی آسان طریقہ یا وظیفہ کیا ہے؟

اس سلسلے میں، میں آپ کو اپنا ذاتی تجربہ بتاتا ہوں۔ اگر آپ واقعی مدینہ پاک جانے کی تڑپ رکھتے ہیں لیکن ابھی تک بلاوا نہیں آیا تو آپ کو مشورہ ہے کہ نبی پاک ﷺ کے پیارے غلاموں کے در، پے، یعنی اولیاءاللہ مثلاً، حضرت داتا گنجِ بخش رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بابا فرید گنجِ شکر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ، اور دیگر اولیاءاللہ کے مزارات پر جا کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں: کہ یا اللہ اپنے پیارے اور نیک ولی اللہ کے صدقے ہم کو مدینہ پاک بلوالے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ دنیاوی اسباب کی بھی پوری طاقت کے ساتھ کوشش شروع کر دیں اور صاحبِ مزار سے (یعنی ولی اللہ) سے بھی درخواست کریں کہ یا حضرت آپ کو واسطہ ہے نبی پاک ﷺ کا کہ رب تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں کہ رب تعالیٰ ہم کو مدینہ پاک حاضری کی توفیق عطا فرما دیں۔ مجھے یقین ہے کہ انشاءاللہ آپ مدینہ پاک ضرور جائیں گے۔ اور میری درخواست ہے کہ جب بھی آپ کی مدینہ پاک حاضری ہو تو مجھ گنہگار اور میرے گھر والوں کا عاجزانہ سلام نبی پاک ﷺ کی بارگاہِ عالی شان میں ضرور پیش فرمایئے گا۔

سوال نمبر 05: عبادات کا فائدہ اسی وقت ہو گا، اگر انسان میں ایمان ہو گا۔ نبی کریم ﷺ کی محبت اور ادب، نماز و روزہ اور دیگر عبادات سے زیادہ اہم ہے۔ صحیح حدیث پاک سے سمجھیں۔

عبادات کا فائدہ صرف اِس صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ جب انسان کے اندر ایمان ہو، اگر کسی میں ایمان ہی نہیں رہا۔ تو اُس کی عبادات فضول ہیں۔ کیونکہ قوی امکان ہے۔ کہ گستاخ اور بے ادب انسان کا ایمان اُس کی بداعمالیوں کی وجہ سے ختم ہو جاتا ہے، اس لیے پہلے ایمان بچائیں پھر اپنی ظاہری عبادات پر بھی توجہ دیں۔ لہذا، ایمان کو بچانا نماز، اور روزہ سے زیادہ اہم ہے۔ اگر ایمان سلامت رہے گا، تو پھر ہی عبادات کا فائدہ حاصل ہو گا۔ ورنہ عبادات کا کوئی فائدہ نہیں۔ گستاخ اور بے ادب انسان نماز، روزہ اور دیگر عبادات کے باوجود جہنم کا خوب مزہ چکھیں گئے۔

حدیث مبارکہ نمبر1: آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایماندار نہ ہو گا، جب تک اس کے والد اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ اس کے دل میں میری محبت نہ ہو جائے۔ صحیح بخاری-15

حدیث مبارکہ نمبر2: آقا علیہ السلام کے زمانہ میں ایک شخص، جن کا نام عبداللہ تھا اور (حمار) کے لقب سے پکارے جاتے تھے، (یعنی صحابی رسول تھے) وہ آقا علیہ السلام کو ہنساتے تھے اور آقا علیہ السلام نے انہیں شراب پینے پر مارا تھا۔ انہیں ایک دن لایا گیا اور آقا علیہ السلام نے ان کے لیے حکم دیا اور انہیں مارا گیا۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: اللہ اس پر لعنت کرے! کتنی مرتبہ کہا جا چکا ہے۔ آقا علیہ السلام نے فرمایا کہ اس پر لعنت نہ کرو، واللہ میں نے اس کے متعلق یہی جانا ہے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ (صحیح بخاری، رقم الحدیث 6780)

نوٹ: شراب پینے والا اسلام سے نکل نہیں جاتا اور نہ ہی اس پر لعنت کرنی چاہیے۔

حدیث مبارکہ نمبر3: ایک صاحب نے رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھا کہ قیامت کب قائم ہو گی؟ اس پر آقا علیہ السلام نے فرمایا: کہ تم نے قیامت کے لیے تیاری کیا کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا کچھ بھی نہیں، سوا اس کے کہ میں اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آقا علیہ السلام نے فرمایا: کہ پھر تمہارا حشر بھی انہیں کے ساتھ ہو گا جن سے تمہیں محبت ہے "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں کبھی اتنی خوشی کسی بات سے بھی نہیں ہوئی جتنی آپ ﷺ کی یہ حدیث سن کر ہوئی کہ "تمہارا حشر انہیں کے ساتھ ہو گا، جن سے تمہیں محبت ہے۔" حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا میں بھی آقا علیہ السلام سے اور ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت رکھتا ہوں اور ان سے اپنی اس محبت کی وجہ سے امید رکھتا ہوں کہ میرا حشر انہیں کے ساتھ ہو گا، اگرچہ میں ان جیسے عمل نہ کر سکا۔ (صحیح بخاری، رقم الحدیث 3688)

اُوپر دی ہوئی تینوں احادیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ نبی پاک ﷺ سے محبت وہ عمل ہے جو انسان کی تقدیر بدلنے کے لیے کافی ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ فرائض کو اہمیت نہ دیں۔ مگر نبی پاک ﷺ) کا ادب اور عشق، فرائض سے بہت زیادہ اہم ہیں۔

نبی محترم ﷺ، کی محبت اور ادب، اس طرح جائز نہیں ہے، کہ دیگر انبیاء کرام علیھم اسلام، کی معاذاللہ، کسی طرح تذلیل کا پہلو نکلے۔

حدیث پاک: مسلمانوں کی جماعت کے ایک آدمی اور یہودیوں میں سے ایک شخص کا جھگڑا ہوا۔ مسلمان نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو ساری دنیا میں برگزیدہ بنایا' قسم کھاتے ہوئے انہوں نے یہ کہا۔ اس پر یہودی نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو ساری دنیا میں برگزیدہ بنایا۔ اس پر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھا کر یہودی کو تھپڑ مار دیا۔ وہ یہودی' نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور اپنے اور مسلمان کے جھگڑے کی آپ ﷺ کو خبر دی۔ آپ ﷺ نے اسی موقع پر فرمایا کہ مجھے موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح نہ دیا کرو۔ لوگ قیامت کے دن بیہوش کر دیئے جائیں گے اور سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا پھر دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا پایہ پکڑے ہوئے کھڑے ہیں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ بھی بیہوش ہونے والوں میں تھے اور مجھ سے پہلے ہی ہوش میں آ گئے یا انہیں اللہ تعالیٰ نے بیہوش ہونے والوں میں ہی نہیں رکھا تھا۔ (صحیح بخاری-3408)

سوال نمبر 06: مدینہ پاک حاضری کے ضروری آداب کیا ہیں؟

مدینہ پاک حاضری کے چند ضروری آداب:

جب کبھی آپ رب تعالیٰ کی مہربانی سے رب تعالیٰ کے حبیب پاک ﷺ کے مبارک شہر مدینہ پاک میں داخل ہوں، تو یاد رکھیں کہ یہ کائنات کا سب سے عظیم ترین شہر ہے، کیونکہ مدینہ پاک میں رب تعالیٰ کے محبوب، رحمت دو جہاں ﷺ بذات خود، جلوہ افروز ہیں۔ لہذا مدینہ پاک میں مندرجہ ذیل باتوں کا خاص خیال رکھیئے گا۔

1۔ مدینہ پاک حاضری کے لیے جب جائیں تو اُس وقت آپ کی نیت نبی پاک ﷺ کے حضور پیش ہونے کی ہونی چاہیے۔ یہاں تک کہ مسجد نبوی ﷺ کی نیت کو بھی شریک نہ کریں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

2۔ چلتے پھرتے زیادہ سے زیادہ درُود پاک کا ورد کرتے رہیں۔

3۔ مدینہ پاک کی مبارک سڑکوں پر ہر گز تھوک مت پھینکیں۔اگر مجبوراً تھوک پھینکنی پڑ جائے یاناک صاف کرنا پڑ جائے تو کسی ٹِشو پیپر، یارومال میں پھینک لیجئے۔

4۔ مدینہ پاک میں اُونچی اُونچی،اور چیخ کر باتیں مت کریں۔

5۔ کوشش کریں کہ اپنی نظروں کو جُھکا کر چلیں تاکہ کسی نامحرم پرآپ کی نظر نہ پڑے۔

6۔ اگر ہو سکے اور گرمی برداشت کرنے کی ہمت ہو تو ننگے پاوں چلیں۔

7۔ کوشش کریں کے مدینہ پاک میں ہر وقت باوضو رہیں،اور ہو سکے تو صاف ستھرے اور بہترین لباس کا انتخاب کریں۔اور خوشبو اور سُرمے کا اہتمام بھی کر لیں۔

8۔ اور جب نبی پاک ﷺ کی سنہری جالیوں کے قریب جانے کی سعادت ملے تو اُس وقت انتہائی باادب طریقے سے حاضر ہوں، گردن جھُکی ہوئی ہو،آنکھیں نیچی ہوں،لرزتے کانپتے،گناہوں شرمندہ ہوتے ہوئے، نبی پاک ﷺ سے رحم اور معافی کی اُمید کے ساتھ حاضر ہوں۔

9۔ اس وقت جب سنہری جالیوں کے پاس حاضر ہوں تو ہاتھ باندھے ہوئے، منہ نبی پاک ﷺ کی جالیوں کی طرف کرکے حاضر ہوں۔اور جالی شریف سے کم از کم ۴ ہاتھ کا فاصلہ رکھیں۔

10۔ جالی شریف کو ہاتھ لگانے کی کوشش ہر گز نہ کریں۔اور جالی شریف کے اندر جھانکنے کی کوشش بھی نہ کریں۔

سوال نمبر 07: اسلام میں نیت کی یا اخلاص کی کیا اہمیت ہے۔؟

بخاری شریف میں حدیث پاک ہے (اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے)، اگر کوئی انسان اپنے ماں یا باپ کی خدمت اس لیے کرے کہ اُسے ماں یا باپ زیادہ جائیداد دے دیں۔تو یہ انتہائی چھوٹی سوچ ہو گی۔ لیکن اگر کوئی انسان ماں یا باپ کو

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

اس لیے مسکرا کر دیکھے کہ اُس کے ذہن میں یہ حدیث پاک ہو کہ -"کہ ماں یا باپ کو ایک بار مسکرا کر دیکھنے سے مقبول حج کا ثواب ملتا ہے" (شعب الایمان۔ باب برِّالوالدین۔ رقم الحدیث ۷۴۷۲)

اگر کوئی اپنے ماں یا باپ کو اس نیت سے دیکھے جس کا ذکر اُوپر والی حدیث پاک میں ہے تو انشاء اللہ وہ مقبول حج کا ثواب پائے گا۔اس طرح اپنی اُولاد کو پیار کرے "یہ سوچ کر کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور ہمارے نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے۔ کہ اُولاد سے محبت کرو تو انشاء اللہ تعالیٰ نہ صرف وہ اولاد کی نعمت سے لُطف اندوز ہو گا بلکہ انشاء اللہ ثواب کا حق دار بھی ہو گا۔ **اسی طرح اگر کوئی اپنی بیوی سے شفقت سے پیش آئے اور اُس کی نیت یہ ہو کہ** ہمارے آقا مُحمد مصطفی ﷺ اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ شفقت فرماتے تھے تو انشاء اللہ میاں بیوی کے رشتے میں برکت بھی آئے گی اور انشاء اللہ بیوی سے محبت کر کے ثواب کا حق دار بھی بن جائے گا۔ لہذا کوئی بھی اچھا کام کرنے سے پہلے نیت کر لیا کریں۔ اگر انسان رات کو سوتے ہوئے یہ نیت کرے کہ جسم اللہ تعالی کی دی ہوئی نعمت ہے اور اس کو کچھ دیر کے لیے میں آرام دینے کی نیت سے سو رہا ہوں۔ تا کہ جب میں صبح اُٹھوں تو تازہ دم ہو کر اپنے رب کے حضور نماز پڑھوں اور نیک اور اچھے کام کروں۔ تو انشاء اللہ ایسے انسان کا سونا بھی عبادت ہو گا۔

نیت کی طاقت کا اندازہ لگائیں۔۔۔ اگر واقعی شہادت کی نیت اور خواہش ہو، تو شہادت کا درجہ مل جاتا ہے، خواہ موت بستر پر ہی کیوں نہ آئے۔

حدیث پاک: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سچے دل سے اللہ سے شہادت مانگے، اللہ اسے شہداء کے مراتب تک پہنچا دیتا ہے، چاہے وہ اپنے بستر ہی پر کیوں نہ فوت ہو۔'' صحیح مسلم، 1909، 4930

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 08: دین میں کچھ جگہوں پر عقل استعمال نہیں کرنی ہوتی، صرف عمل کرنا ہوتا ہے۔ مگر کئی جگہوں پر عقل کا استعمال انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ آئیے سمجھتے ہیں۔

جو معاملات قرآن و صحیح حدیث پاک سے واضح ثابت ہوتے ہوں، ان میں اپنی عقل کا استعمال مت کریں، مگر جن معاملات میں آپ کو اختیار دیا گیا ہے، ان میں اپنی عقل ضرور استعمال کریں۔

اسلام میں زکوۃ ڈھائی فیصد ہے۔ لہذا اب اس پر مسلمانوں کو عمل کرنا ہے، عقل استعمال کرنے کی ضرورت نہیں، کہ 5 فیصد کیوں نہیں ہے یا 2 فیصد کیوں نہیں ہے۔ جو قرآن و صحیح حدیث سے ثابت ہو جائے بس اس پر عمل کرلو۔ اگر زیادہ دینے کا شوق ہے تو ضرور دو، وہ ان شاءاللہ تعالیٰ، نفلی صدقہ میں شامل ہو جائے گا، اور آپ کو ثواب بھی مل جائے گا۔

اسی طرح ظہر کے 4 فرض ہیں، جو کہ صحیح حدیث پاک سے ثابت ہیں، لہذا اب عقل استعمال کرنے کی ضرورت نہیں کہ، ظہر میں 3 یا 2 فرض کیوں نہیں پڑھنے ہیں۔ بس 4 فرض پڑھ لو، صرف عمل کرو، عقل استعمال مت کرو۔ اگر زیادہ پڑھنے کا شوق ہے تو بے شک 10 یا 20 نفل بھی اضافی پڑھ لو۔ ان شاءاللہ تعالیٰ، ان نوافل کا اضافی ثواب بھی مل جائے گا۔

اپنی عقل یہاں استعمال کریں، آپ میں سے کوئی بریلوی ہے، کوئی اہلسنت ہے، کوئی دیوبندی ہے، کوئی اہلحدیث، کوئی شیعہ ہے، کوئی آغاخانی ہے، اور کوئی کیا ہے کوئی کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اگر میں آپ سے پوچھوں کہ، آپ تحقیق سے دیوبندی، اہلحدیث، اہلسنت، بریلوی، شیعہ (وغیرہ) ہیں؟ یا پھر ماں باپ کی تقلید میں؟ تو لازم ہے آپ کا جواب ہو گا ماں باپ کی تقلید میں۔ چونکہ امی ابو بریلوی تھے، یا دیوبندی تھے، یا اہلحدیث تھے، اہلسنت تھے، شیعہ تھے، اسی لیے میں بھی بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث، شیعہ ہوں۔ **سوچئے کہ کیا اللہ تعالیٰ ظالم ہے (معاذاللہ) جو ہمیں فرقوں، اور مختلف مذاہب، میں پیدا کرتا ہے؟ یا پھر ہم ظالم ہیں جو عقل کے ہوتے ہوئے بھی تحقیق نہیں کرتے؟** اور آنکھ بند کر کے جو

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

جس فرقے یا مذہب میں پیدا ہوتا ہے اسی کو حق سمجھ بیٹھتا ہے۔ **ہمیشہ اپنی عقل کو استعمال کیا کریں، کیونکہ**، میرا رب تو عقل استعمال نہ کرنے والوں پر خباثت کو لازم قرار دیتا ہے۔

فرمانِ الٰہی: اور وہ ان لوگوں پر خباثت کو لازم قرار دے دیتا ہے جو عقل استعمال نہیں کرتے ہیں۔

سورت یونس ، جزآیت نمبر-100

فرمانِ الٰہی: اور بیشک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے، پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟

سورۃ القمر آیت نمبر–17

حدیث پاک: آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ (صحیح البخاری 1358)

کسی بھی مولوی صاحب کا ترجمہ پڑھ لیں۔ مگر پڑھیں ضرور کیونکہ صرف، چند آیات مبارک کے ترجمے اور تفسیر میں علماء میں اختلاف ہے۔ باقی تقریباً سب کا ترجمہ ایک ہی ہے۔ اور جن آیات کے ترجمے میں علماء میں اختلاف ہے، ان چند آیات کا ترجمہ، دیوبندی، بریلوی، وہابی اور شیعہ علماء، سب کا پڑھیں، انشاءاللہ تعالی، آپ کو درست مطلب سمجھ آجائے گا۔ ہو سکتا ہے، کہ آپ جن مولوی صاحب کا ترجمہ درست سمجھ کر پڑھ رہے ہوں، اس میں کچھ کمی ہو، لہذا خاص کر اختلافی مسائل والی آیات کا ترجمہ دیگر علماء کا بھی ضرور پڑھیں، تاکہ آپ کی مزید رہنمائی ہو سکے۔ انشاءاللہ تعالیٰ، ہدایت مل جائے گی۔

ہر سال لاکھوں، غیر مسلم، قرآن پاک کا ترجمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتے ہیں۔ وہ قرآن پاک پڑھ کر، گمراہ نہیں ہوتے، بلکہ گمراہی سے ہدایت کی طرف آجاتے ہیں۔ کیونکہ یہ اصل کتاب ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ، نے تو قرآن پاک، تمام انسانوں کے لیئے نازل فرمایا ہے۔ اور یہ تو کتاب ہدایت ہے۔ اصل میں فرقہ پرست مولوی صاحبان، جانتے ہیں کہ، اگر کوئی انسان قرآن پاک کا ترجمہ خود پڑھنا شروع کر دے گا تو، وہ انسان ان کے فرقہ سے نکل جائے گا۔ اور اس کا شعور بلند ہو جائے گا، اور وہ فرقہ پرست مولوی حضرات کی غلطیوں پر اعتراضات شروع کر دے گا۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 09: کئی لوگ کہتے ہیں کہ، پاکستانیوں کے اتنے حج اور عمرہ کا کیا فائدہ، جب کہ کرپشن اور دو نمبری میں بھی خوب آگے ہیں۔

اصل میں مغرب سے انتہائی متاثر اور احساس کمتری میں مبتلا، ایک طبقہ ایسا ہے، جس کو پاکستانیوں اور پاکستان میں خامیاں ہی خامیاں نظر آتی ہیں۔ یہاں کا سسٹم، عوامی رویہ، غرض ہر دوسری چیز میں ان کو پاکستان اور پاکستانیوں میں خامیاں ہی خامیاں نظر آتی ہیں۔ بات یہاں تک بڑھ گئی ہے، کہ، اب تو اس طبقہ کے لوگوں کو پاکستانیوں کی عبادات تک دکھاوا نظر آتی ہیں، یہ حقیقت ہے، کہ ہم پاکستانیوں میں بہت سی کمزوریاں ہیں، کئی معاملات میں ہمیں اپنی اصلاح اور تربیت کی بھی شدید ضرورت ہے۔ مگر شاید ہم پاکستانی اتنے بھی برے نہیں، جتنے اس طبقے کے لوگوں کو ہم برے اور بدکار نظر آتے ہیں۔

اگر کوئی انسان سود خور ہو، تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ، وہ نماز پڑھنا بھی چھوڑ دے، کہ جب سود کھانا چھوڑوں گا، تب نماز بھی شروع کر دوں گا۔ بلکہ نماز جاری رکھیں، کیونکہ امید رکھیں، کہ نماز کی برکت سے سود کی عادت بھی چھوٹ جائے گی۔ جو نیکی میسر آئے اس کو کرتے رہیں، کسی دوسری نیکی کے ساتھ مشروط مت کریں۔ بے شک 5 وقت فرض نماز انتہائی اہم ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ، اگر کوئی انسان 5 وقت فرض نماز میں سستی کر جاتا ہے، اور وہ اب رمضان کے روزے بھی رکھنا چھوڑ دے، اور کہے کہ جب فرض نماز پڑھنا شروع کروں گا، تب روزے بھی رکھ لوں گا۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

حدیث پاک: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حج اور عمرہ ایک کے بعد دوسرے کو ادا کرو (یعنی بار بار کرو)، اس لیے کہ یہ دونوں فقر (غربت) اور گناہوں کو اس طرح مٹا دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو مٹا دیتی ہے اور حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے''۔ ترمذی-810

اہم بات: یہ کوئی ضعیف حدیث پاک نہیں ہے۔ یہ صحیح حدیث پاک ہے۔ یاد رہے، زیادہ سے زیادہ حج اور عمرہ، گناہوں کو مٹانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ بھی ہے۔ لہذا اس پر خود بھی عمل کی کوشش کریں، اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو بھی بتائیں۔

زیادہ عمرہ اور حج کرنے میں ہمارا اپنا ہی فائدہ ہے۔ لہذا اگر 5 وقت نماز میں سستی ہوتی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ عمرہ پر جانا بھی چھوڑ دیں۔ بلکہ یقین رکھیں، بار بار حج اور عمرہ، اور مدینہ منورہ حاضری کی برکتوں سے ان شاء اللہ تعالیٰ، 5 وقت نماز اور دیگر عبادات میں بھی بہتری آجائے گی۔

سوال 10: کئی لوگوں کے مطابق ملٹی نیشنل کمپنیاں اور بڑے پاکستانی کاروباری ادارے قوم کو لوٹتے ہیں، اور انتہائی زیادہ منافع کماتے ہیں، دوسری طرف کئی ملٹی نیشنل کمپنیاں اور بڑے پاکستانی کاروباری افراد پاکستان میں اپنا کاروبار فروخت کر کے جا رہے ہیں۔ آخر حقیقت کیا ہے۔؟

کئی پاکستانی آج کل بڑی پریشانی کا اظہار کر رہے ہیں کہ، کئی ملٹی نیشنل کمپنیاں پاکستان سے اپنا کاروبار فروخت کر کے واپس اپنے ممالک میں کیوں جا رہی ہیں۔ اور کئی بڑی پاکستانی کمپنیاں بھی اپنا کاروبار پاکستان میں بند کیوں کر رہی ہیں۔ اس طرح تو پاکستان میں بے روزگاری مزید بڑھے گی، اور نوکریوں کا مسئلہ مزید بڑھ جائے گا۔ حالانکہ کہ کچھ عرصہ پہلے تک ان ہی لوگوں نے شور مچایا ہوا تھا، کہ یہ بڑی بڑی کمپنیاں تو چور ہیں اور پاکستان کو یہ امیر لوگ اور بڑی کمپنیاں

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

نچوڑ کر کھا چکی ہیں، ہائے ہائے وغیرہ۔۔۔

کچھ عرصہ پہلے تک ان ہی پاکستانیوں کے مطابق پاکستان میں بڑی کمپنیوں اور کاروباری افراد کا منافع تو انتہائی زیادہ ہے، اور یہ امیر لوگ پاکستانی غریب عوام کو کھا گئے ہیں۔ اگر پاکستان میں کاروباری افراد کا منافع اتنا ہی زیادہ ہوتا تو یہ کمپنیاں پاکستان کو چھوڑ کر واپس کیوں جاتیں۔؟ ان مایوسی پھیلانے والے پاکستانیوں کو تو اب خوش ہونا چاہیئے کہ پاکستانیوں کی جان ان بڑی اور امیر کمپنیوں سے جان چھوٹی، لیکن بجائے خوش ہونے کے اب ان کو ان بڑی کمپنیوں کے فوائد نظر آنے شروع ہو گئے ہیں۔ یعنی پہلے بڑی کمپنیوں اور کاروباری افراد کو گالیاں دینا اور ذلیل کرنا، اور اگر وہ کاروبار بند کر دیں تو ان کی یاد میں پریشان ہونا، اور ان کے دوبارہ آنے کی خواہش کرنا۔

معیشت کے لیئے جمہوریت یا مارشل لاء سے زیادہ اہم 2 چیزیں ہیں۔ پہلی چیز اپنی عوام سے سچ بولنا، اور دوسری چیز اپنے عوام کے مفاد میں سخت اور کڑوے فیصلے کرنے کی صلاحیت رکھنا۔ پاکستان میں ایک رواج بن چکا ہے، بزنس مین کو گالی دینا، کبھی دوائی مافیا کہہ کر، کبھی سیمنٹ مافیا کہہ کر، کبھی آٹا مافیا کہہ کر تو کبھی پٹرول مافیا کہہ کر وغیرہ وغیرہ۔۔۔

پاکستانی سیاسی لیڈران جب اپوزیشن میں ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ مہنگائی بہت زیادہ ہے، اور ہم اگر حکومت میں آئے تو کم کر دیں گے، حالانکہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ معیشت کے لیئے ڈرامے بازی نہیں بلکہ عالمی معیشت کے اصولوں کو اپنانا پڑتا ہے، لیکن عوام کی حمایت حاصل کرنے کے لیئے ہمارے قائدین عوام کو سبز باغ دکھاتے ہیں اور سچ نہیں بتاتے۔ کاروباری افراد آسان نشانہ ہوتے ہیں، لہذا حکومتیں کاروباری افراد کو گالی بنا کر عوام کی ہمدردیاں حاصل کر لیتے ہیں، اور عوام کے دلوں میں بزنس مین کے لیئے نفرت بھر دیتے ہیں۔

جس طرح بھٹو نے عوام کو بزنس مین کے خلاف کر کے پاکستان کی تمام فیکٹریاں حکومت کے قبضے میں لے لی تھیں اور کہا تھا، کہ یہ بزنس مین ہی مہنگائی کی جڑ ہے، لہذا مزدوروں کے حوالے کارخانے کر دیئے تھے۔ لیکن کچھ ہی عرصہ میں کارخانے بند ہونے شروع ہو گئے اور فیکٹریاں ویران ہونے لگ گئیں، پھر احساس ہوا کہ، بزنس مین تو انتہائی قابل دماغ تھے، جو کاروبار چلا رہے تھے۔ جب مزدور، اور دیگر فیکٹری ملازمین کارخانے اور کاروبار نہ چلا سکے اور حکومت بھی ناکام

ہو گئی، تو پھر حکومت نے منتیں کر کے فیکٹری و کاروبار مالکان سے درخواست کی کہ واپس آئیں اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اپنے کاروبار خود چلائیں اور لوگوں کو بھی روزگار دیں۔ لیکن کئی بزنس مین دوبارہ کاروبار میں واپس نہیں آئے، بھٹو حکومت کی اس جہالت کا خمیازہ پاکستانی قوم آج تک بھگت رہی ہے۔ لہذا عوام کے اندر دوسروں کے لیئے نفرتیں پیدا کر کے سیاست کرنا جہالت ہے۔

اگر پاکستان میں دوائیاں بنانے میں انتہائی منافع ہوتا، تو پاکستان میں موجود تمام ملٹی نیشنل دوائی بنانے والی کمپنیاں پاکستان سے کاروبار فروخت کر کے پاکستان سے واپس کیوں چلی گئی ہیں۔؟ ذرا سوچیں۔۔۔

اگر پاکستان میں کاروبار میں انتہائی منافع مل رہا ہے تو پھر ICI جیسی ملٹی نیشنل کمپنی پاکستان میں اپنا تمام کاروبار بند کر کے واپس کیوں چلی گئی ہے؟؟ ذرا سوچیں، آخر TOTAL اور SHELL جیسی ملٹی نیشنل کمپنیوں نے پاکستان میں اپنا کاروبار فروخت کیوں کیا۔۔؟ آخر Telenor نے پاکستان میں اپنا کاروبار PTCL کو فروخت کر کے واپسی کا سفر کیوں کیا؟؟

ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ بزنس مین فرشتے ہیں، اور ان سے کوئی غلطی نہیں ہوتی، جس طرح فوج، عدلیہ، سیاست دانوں، بیوروکریسی، علماء کرام ہر طبقہ میں اچھے برے لوگ موجود ہوتے ہیں، اسی طرح بزنس مین میں بھی اچھے اور برے ہر طرح کے لوگ مل جائیں گے۔ لیکن اپنے ذاتی مفاد کے لیئے عوام کے دلوں میں کسی دوسرے کے لیئے نفرت پیدا کرنا بہت بڑی جہالت ہے۔ اس سے ہم سب کو بچنا چاہیئے۔ رزق بے شک اللہ تعالیٰ ہی عنایت فرماتے ہیں، لیکن یہ کاروباری شخصیات اور کمپنیاں رزق کا وسیلہ ہیں، ان کی بھی قدر کرنا سیکھیں۔

اللہ تعالیٰ، نبی کریم ﷺ کے طفیل ہم سمیت تمام مسلمانوں کو فوری ہدایت عطاء فرمائیں اور ہمارے تمام گناہ فوری معاف فرمائیں اور ہم سب کو ہر بیماری اور تکلیف سے فوری آور مکمل شفاعطا فرمائیں اور ہم سب کو ہمیشہ خوش و خرم اور آباد رکھیں۔ آمین

سوال نمبر 11: کچھ لوگ کہتے ہیں۔جب حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے۔کہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین، نبی پاک ﷺ کے مبارک پاوں، چومتے تھے، تو پھر اگر ہم لوگ اپنے پیر صاحبان کے پائوں "اعلانیہ "سب کے سامنے چوم لیتے ہیں تو اس میں اعتراض کیوں؟ کیا ایسا کرنا شرک ہے؟

نبی کریم ﷺ کی امت میں سب سے بڑے پیر صاحب یا ولی اللہ، تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہو ہیں۔ کیا باقی صحابہ کرام، تابعین اور دیگر لوگ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہو کے مبارک قدموں کو چومتے تھے؟۔ کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہو، کے دور میں عوام آپ کے مبارک قدموں کو چومتی تھی؟ کیا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہو اور اور علی رضی اللہ تعالی عنہو ،عوام کو اپنے مبارک قدموں کو چومنے دیتے تھے؟ ان مقدس ترین ہستیوں نے تو عوام کو اپنے مبارک قدموں کو چومنے نہیں دیا۔ کیا معاذ اللہ آپ کے پیر صاحب، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہو، سے بھی بڑھ کر ہیں؟ اُن لوگوں سے کہیں کہ حدیث پاک سے تو یہ بھی ثابت ہوتا ہے، کہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین، تو نبی پاک ﷺ کی تھوک شریف (لعب دھن) بھی زمین پر نہیں گرنے دیتے تھے، بلکہ اُسے اپنے ہاتھوں اور چہرے پر مل لیتے تھے۔ کیا آپ اپنے پیر صاحب کی تھوک اپنے چہرے پر ملتے ہیں۔ حدیث پاک سے تو یہ بھی ثابت ہے۔ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین، تو نبی پاک ﷺ کے وضو کا پانی بھی نہیں گرنے دیتے تھے اور اُسے بھی اپنے لیے تبرک کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ تو پھر آپ اپنے پیر صاحب کے وضو کا پانی گٹر میں کیوں جانے دیتے ہیں۔؟

خدا کے لیے ان چیزوں کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اپنے پیر صاحب کا ادب اور احترام ضرور کریں۔ مگر اُن کو اُس مرتبے پر فائض کرنے کی کوشش مت کریں، جہاں پر وہ فائض ہو نہیں سکتے۔ ہمارے معاشرے میں بے شمار مائیں اپنے چھوٹے بچوں کے پائوں محبت میں اکثر چومتی ہیں۔ تو کیا ہم اس کو شرک کہیں گے، جناب بالکل نہیں یہ شرک نہیں ہے ۔اسی طرح اگر کوئی کسی صاحب شریعت، عالم دین، ولی اللہ کے ہاتھ اور پائوں چومے تو یہ شرک نہیں ہے۔ لیکن ایسا

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

کرنا بہتر اس لئے نہیں ہے کیونکہ ،اس سے لوگ دین سے بدزن ہو سکتے ہیں۔اور جس کام سے لوگ بدزن ہوں،اور بد گمانی، پھیلنے کا اندیشہ ہو،اسے کام کو نہ کرنا بہتر ہوتا ہے۔

جن لوگوں کو اپنے پیر صاحبان کے پیر چومنے کا بہت شوق ہے،ان سے پہلے پوچھیں کہ ،آپ دن میں اپنے ماں اور باپ کے پیر کتنی بار چومتے ہیں ؟۔ہمارے معاشرے میں ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں ہے جو اپنے پیر صاحب کے ایک اشارے پر اپنی جائیداد کا ایک بڑا حصہ ،اپنے پیر صاحب کے نام وقف کر دیتے ہیں۔مگر اپنی ماں یا اپنے باپ، کی خوشی اور حکم کی خاطر اپنے سگے بہن بھائیوں کو ذار سی رعائت، دینے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔

یادرکھیں ! کوئی بھی پیر صاحب ہوں یا کوئی بھی عالم دین ہوں،اُن سے غلطی ہو سکتی ہے۔اور کسی بھی پیر صاحب کے علم کو ہم حرف آخر، نہیں مان سکتے۔غلطیوں سے پاک اور معصوم تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہ السلام کو بنایا ہے۔لہذا پہلے بنیادی علم دین خود حاصل کریں، کیونکہ اگر آپ کے پاس صحیح ،بنیادی علم دین ہو گا۔تب ہی تو آپ کسی صحیح انسان کو اپنا پیر صاحب منتخب کر سکیں گے۔تو پتہ چلا کے صحیح پیر صاحب کے انتخاب کے لیے بھی علم کا ہونا ضروری ہے، کیونکہ صحیح علم کے بغیر انسان جاہل ہی رہتا ہے۔اور بہت مشکل ہے کہ ایک جاہل انسان، صحیح پیر صاحب کا انتخاب کر سکے۔ اپنے پیر صاحب کی ہر وہ بات مانیں جو شریعت کے مطابق ہو۔اگر پیر صاحب غلطی سے کوئی ایسی بات کہہ دیں۔جو شریعت کے خلاف ہو تو ادب کے ساتھ اُن سے دُرستگی کی گزارش کریں۔اور یہ عقیدہ رکھیں کہ ہمارے پیر صاحب بھی تو انسان ہیں۔اور اُن سے بھی غلطی ہو سکتی ہے۔ ہمارے ارد گرد بہت سارے پیر صاحبان ایسے ہیں جو پہلے تو کئی چیزوں کو ناجائز قرار دیتے تھے مگر آج اُنہیں چیزوں کو جائز کہتے ہیں۔تو ثابت ہوا کہ پیر صاحبان کی کوئی بات حرفِ آخر نہیں ہو سکتی۔

یادرکھیں ! کہ ،مُستحب اور نفلی عبادات پر اُتنا ہی زور دیں۔جتنا دینا چاہیے۔کیونکہ اگر عرس منانا، میلاد شریف کے جلوس نکالنا، قُل، چہلم، معراج شریف کی رات خاص عبادت کرنا، اذان سے پہلے اور بعد میں دُرود پاک پڑھنا، اگر

شریعت میں انتہائی اہم ہوتا تو حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب "کشف المحجوب" اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب "غنیہ الطالبین" میں ہمیں اس کا واضح ذکر ضرور ملتا۔

سوال نمبر 12: کیا رسول اللہ ﷺ کی صحبت اثر رکھتی ہے۔؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص پر ایک شیطان کو قرین (ساتھی) بنا کر مسلط کیا گیا اور ایک فرشتے کو بھی۔ صحابہ نے عرض کی: آپ پر بھی؟ فرمایا: ہاں مجھ پر بھی مگر اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی وہ شیطان میرا قرین تھا (میری صحبت سے) مسلمان ہو گیا اور مجھے نیکی کا مشورہ دیتا ہے۔ صحیح مسلم۔ رقم الحدیث۔ ۲۸۱۴

غور فرمائیں: جب شیطان آپ کی صحبت پا کر بدل گیا اور مومن ہو گیا تو صحابہ کرام اور ازواجِ مطہرات کے تقویٰ اور ایمان کا کیا مقام ہو گا۔

سوال نمبر 13: کیا احادیث پاک سے ثابت کیا جا سکتا ہے کہ، مدینہ پاک، مکہ پاک سے زیادہ افضل ہے؟

ثبوت نمبر 1: نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہے یا اللہ مدینہ پر دوگنی برکتیں نازل فرما، جتنی تو نے مکہ پاک پر فرمائی ہیں۔ (صحیح بخاری، رقم الحدیث ۱۸۸۵)۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ مدینہ پاک میں مکہ پاک سے دوگنا ثواب ہے۔

ثبوت نمبر 2: حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے فرمایا یا اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت کی موت اپنے نبی پاک ﷺ کے شہر (مدینہ پاک) میں عطا فرما۔ (صحیح بخاری، رقم الحدیث ۱۸۹۰)

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ' جانتے تھے کہ مدینہ پاک، مکہ پاک سے زیادہ افضل ہے اس لئے انہوں نے مدینہ پاک میں شہادت کی دُعا فرمائی۔ جب تک نبی پاک ﷺ نے مکہ پاک میں آرام فرمایا، تو تب تک مکہ پاک اس کائنات کا سب سے افضل ترین مقام تھا۔ جب نبی پاک ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو پھر مدینہ منورہ اس کائنات کا سب سے افضل ترین مقام بن گیا۔ لہذا اس وقت نبی پاک ﷺ مدینہ پاک میں آرام فرما رہے ہیں، تو اس وقت مدینہ پاک ہی مکہ پاک سے زیادہ افضل ہے۔ قیامت کے بعد، جب نبی پاک ﷺ، جنت تشریف لے جائیں گے۔ تو اس وقت جنت اس کائنات کا سب سے افضل ترین مقام بن جائے گی۔

سوال نمبر 14: گھر والوں (بیوی، بچوں، اقرباء اور خدمت گزاروں) پر خرچ کا ثواب، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے، اور صدقہ دینے سے بڑھ کر ہے۔

حدیث پاک: (جن دیناروں پر اجر ملتا ہے ان میں سے) ایک دینا وہ ہے جسے تو نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا (مسجد بنانا، مدرسہ بنانا وغیرہ)، ایک دینار، وہ ہے جسے تو نے کسی کی گردن (کی آزادی، یعنی غلام آزاد کرانا) کے لیے خرچ کیا ایک دینار، وہ ہے جسے تو نے مسکین پر صدقہ کیا، اور ایک دینار، وہ ہے جسے تو نے اپنے گھر والوں پر صرف کیا، ان میں سب سے عظیم اجر اس دینار کا ہے جسے تو نے اپنے اہل (بیوی، بچوں، اقرباء اور خدمت گزاروں) پر خرچ کیا۔ صحیح مسلم۔2311

حدیث پاک: تم میں بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل (بیوی، بچوں، اقرباء اور خدمت گزاروں) کے حق میں بہترین ہو، اور میں اپنے اہل کے حق میں تم میں بہترین ہوں۔ (مشکاۃ المصابیح، 281/2، باب عشرۃ النساء)

سوال نمبر 15: کونسی دُعا سب سے افضل ہے؟ اور اُس کو کب اور کس طرح مانگیں؟

دُعاضرور مانگنی چاہیے۔ سُنت نبوی ﷺ بھی ہے۔اور رب تعالیٰ کے فرمودات سے بھی اس کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ لیکن دُعا کیا مانگیں؟ کس طرح مانگیں؟ کب مانگیں؟ عام طور پر جب ہم لوگ نماز پڑھتے ہیں تو نماز کے بعد ہم لوگ کچھ دیر کے لیے دُعا مانگتے ہیں یہ بہتر ہے مانگنی چاہیے، اچھی بات ہے، عام طور پر ہم دُعا میں کیا مانگتے ہیں؟ عام طور پر اپنے لیے، اپنے گھر والوں کے لیے، اپنے بیوی بچوں کے لیے، بھائی بہن کے لیے، والدین کے لیے، دوست واحباب کے لیے، ان کی خیر وبرکت کے لیے، صحت کے لیے، اپنے کاروبار کے لیے، نوکری کے لیے، وغیرہ وغیرہ۔ غرض یہ کہ ہم اکثر اپنی خواہشات کے حصول کے لیے دُعا مانگتے ہیں اور مانگنی بھی چاہیے، یہ جائز بھی ہے۔ میں قطعاً یہ نہیں کہہ رہا کہ یہ دُعائیں نہ مانگیں، یا یہ ناجائز ہیں۔اور دُعا کے بارے میں یہ بھی فرمان ہے کے دُعا سے پہلے اور دُعا کے بعد درُود پاک پڑھ لیا جائے تو اُس کی قبولیت اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اور بہتر ہو جاتی ہے۔اب یہ تمام باتیں اپنی جگہ دُرست ہیں بے شک ان میں کوئی شک نہیں لیکن اگر ہم ایک لمحے کے لیے سوچیں۔

اگر ہم یہ دُعائیں مانگنا چھوڑ دیں مثلاً اپنے لیے، اپنے گھر والوں کے لیے، اپنے بیوی بچوں کے لیے، بھائی بہن کے لیے، والدین کے لیے، دوست واحباب کے لیے، ان کی خیر وبرکت کے لیے، صحت کے لیے، اپنے کاروبار کے لیے، نوکری کے لیے، دُعائیں ٹھیک ہیں غلط نہیں ہیں۔

لیکن اگر یہ کچھ وقت جو ہم دُعا کے لیے نکالتے ہیں اگر ان چند لمحوں میں ہم حبیب رب تعالیٰ سرور کونین رحمت اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور اُن کی آل پر درُود پاک پڑھ لیں تو کیا یہ زیادہ بہتر دُعا نہیں ہو گی؟

ہم لوگ جب حج یا عُمرہ کے لیے جاتے ہیں تو بہت زیادہ تیاری کر کے جاتے ہیں۔ کیونکہ مشہور ہے۔ کہ جب بیت اللہ شریف پر پہلی نظر پڑے تو جو دُعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔ بہت تیاری کی جاتی ہے۔ ہمارے کئی بہن، بھائی اپنی دُعائیں کاغذ پر لکھ کر لے جاتے ہیں۔ کہ جب زیارت ہو گی (یعنی بیت اللہ پر پہلی نظر پڑے گی) تو کاغذ نکال کر یہ دُعائیں پڑھیں گے۔ پورا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ناجائز نہیں ہے۔ میں پھر یہ کہتا ہوں ناجائز نہیں ہے۔ لیکن سوچنے کی بات ہے! اگر پہلی

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

مرتبہ بیت اللہ شریف پر زیارت کے وقت ہم صرف درُود پاک ہی پڑھتے جائیں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اگر ہم اُس رب تعالیٰ کے حبیب پاک ﷺ اور اُن کی آل پر درُود پاک پڑھتے رہیں، تو رب تعالیٰ ہم گناہ گار، حقیر اور فقیر بندوں پر اپنا کرم کیوں نہ فرمائیں گے۔ ہمارا رب بہت بہت مروت والا ہے۔ بے شک ہمارا رب کسی کا احسان اپنے اُوپر نہیں رکھتا۔ لہذا کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ درُود پاک پڑھا کریں۔ اور اگر آپ مختصر درُود پاک پڑھنا چاہتے ہیں تو ﷺ پڑھ لیا کریں

سوال نمبر 16: رزق کی تنگی، گھریلو پریشانیوں اور پیسے میں بے برکتی کا کچھ علاج بتائیں؟

۱۔ جس گھر کے مرد اور خواتین پانچ وقت کی نماز نہیں پڑھ سکتے اُن کو مصیبتوں کا رونا چھوڑ دینا چاہیے۔ پہلے نمازوں کی عادت اپنائیں پھر باقی بات کریں۔

۲۔ جس گھر کے مرد اپنی نظر کو کنٹرول نہیں کر سکتے، اور نا محرم عورتوں کو گھورتے رہتے ہیں سب سے پہلے اپنی نظروں کو کنٹرول کرنا سیکھیں ورنہ اپنی گھریلو پریشانیوں کا ماتم نہ کریں۔

۳۔ جس گھر کی خواتین پردہ نہیں کرتیں اُس گھر میں بے برکتی کا ڈیرہ ویسے ہی رہتا ہے۔

۴۔ یاد رکھیں جس گھر میں پانچ وقت نماز کی پابندی نہیں ہو گی، پردے کا اہتمام نہیں ہو گا، مردوں کی بد نگاہی اور شریعت کے بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی ہوتی رہے گی۔ وہاں نحوستوں کا ڈیرہ پڑا رہے گا۔ اگر زندگی سکون سے گزارنی ہے تو ان باتوں پر عمل کرنا ہی پڑے گا ورنہ پریشان ہوتے رہو۔ کیا کوئی یہ بھی جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مرد کے پردے کا بھی ذکر فرمایا ہے۔

فرمانِ الٰہی: مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، یہی ان کے لئے پاکیزہ ترین طریقہ ہے۔ (سورۃ النور: ۳۰)

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

فرمان الٰہی: اے نبی کریم اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں، یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(سورۃالاحزاب۔آیت نمبر59)

عورت کے چہرے کا پردہ فرض تو نہیں ہے، اگر کرلے تو زیادہ بہتر ہے، کیونکہ اگر چہرے کا پردہ فرض ہوتا، تو حج اور عمرہ میں بھی عورت کو چہرہ ڈھانپنے کا حکم دیا جاتا۔ مرد کو بھی اپنی نظر کا پردہ رکھنے کا حکم ہے۔تاکہ وہ کسی نامحرم عورت پر نظر نہ ڈالے۔ مردوں کو بھی اکثر اوقات اپنی نظر کو نیچے رکھنا چاہیئے تاکہ وہ نامحرم عورتوں کو نہ دیکھ سکے۔

سوال نمبر 17: مقبول حج کا ثواب کیسے ملتا ہے؟

فرمانِ مصطفی ﷺ: "جب اولاد اپنے ماں باپ کی طرف رحمت کی نظر کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ہر نظر کے بدلے حجِ مبرور (یعنی مقبول حج) کا ثواب لکھتا ہے"۔ صحابہ ءکرام علیھم الرضوان نے عرض کی: اگرچہ دن میں سو مرتبہ نظر کرے! فرمایا: نَعَمُ اَللّٰہُ اَکبرُ وَاَطیَبُ یعنی: ہاں، اللہ عزوجل سب سے بڑا ہے اور اَطیَب (یعنی سب سے زیادہ پاک) ہے۔ شعب الایمان۔ باب برُّالوالدین۔ رقم الحدیث ۷۸۵۶

سوال نمبر 18: ماں کے بارے میں تو ہم بہت جانتے ہیں۔آج باپ کی اپنی اولاد کے حق میں دعاء کی طاقت حدیث پاک کی روشنی میں سمجھتے ہیں.

حدیث پاک 1: تین دعائیں ہیں جن کی قبولیت میں کوئی شک نہیں، مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا، والد کی دعا اپنی اولاد کے حق میں۔ ابن ماجہ-3862

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

حدیث پاک 2: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "باپ کی دعا (اللہ تعالیٰ کے) حجاب تک پہنچ جاتی ہے (یعنی قبول ہوتی ہے)۔ ابن ماجہ 3863

کتنا بدنصیب ہے وہ انسان جو مزارات پر تو جا کر فوت شدہ اولیاء اللہ کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دُعائیں تو مانگتا ہے، اور نیک لوگوں سے بھی دُعائوں کی درخواست کرتا ہے، یہ سب ٹھیک اور جائز عمل بھی ہے مگر اپنے باپ کی دُعائوں سے محروم ہے۔ خدا کے واسطے پہلے اپنے باپ کی اہمیت کو تو سمجھ لیں پھر باقیوں سے بھی دُعائیں کروالیں۔

سوال نمبر 19: کیا استخارہ کا جواب، رات کو خواب کی صورت میں ملنا ضروری ہے؟ آخر معلوم کس طرح ہو، کہ یہ کام ہمارے لیئے بہتر ہے بھی یا نہیں؟ استخارہ کیا ہے اور کس طرح کرنا چاہیئے۔؟

لازمی نہیں کہ ہر کسی کو رات کو خواب میں ہی استخارہ کا جواب ملے۔ لیکن اگر کوئی سونے سے پہلے اس دعا کو پڑھ لے، اور رات اس انسان کو خواب میں اشارہ ہو جائے، تو اس کی اہمیت سے انکار بھی مناسب نہیں ہے۔ اصل میں استخارہ کی دعا پڑھ کر اپنے دل کے رجحان دیکھیں۔ جس جانب آپ کے دل کا رجحان پختہ ہو جائے، اس پر عمل کر لیں۔ اور یہ دعا، 2 نفل ادا کرنے کے بعد تب تک پڑھتے رہیں، جب تک آپ کا دل ایک جانب مطمئن نہ ہو جائے۔ لیکن جو لوگ رات کو سونے سے پہلے 2 رکعت نفل پڑھ کر یہ دعا پڑھ لیں، اور سو جائیں، اور رات کو ان کو خواب میں اشارہ ہو جائے، تو ان پر بھی تنقید مت کریں۔

کیونکہ حدیث پاک ہے: "مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔"
(صحیح بخاری-6994)

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

استخارہ سے مراد اللہ تعالیٰ سے رہنمائی لینا ہے۔ استخارہ سے رہنمائی کی عادت ڈالیں اور دوسروں کو بھی ترغیب دیں۔ شادی کرنے سے پہلے، کوئی بھی کاروبار شروع کرنے سے پہلے، نوکری کے انتخاب سے پہلے، یا کوئی بھی اہم کام کرنے سے پہلے استخارہ ضرور کیا کریں۔

استخارے کا مسنون طریقہ یہ ہے، رات سونے سے پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھیں، پھر درود پاک پڑھیں، اس کے بعد دعائے استخارہ پڑھ کر دوبارہ درود پاک پڑھ کر باوضو سو جائیں۔ انشااللہ خواب میں اشارہ ہو جائے گا۔ کام میں کامیابی کا اشارہ یہ ہے کہ خواب میں سفید یا سبز دیکھے۔ یا دل میں اس کام کے فائدہ مند ہونے کی رائے جم جائے۔ یا خوشی اور برکت والا معاملہ دیکھے۔ کام میں ناکامی کا اشارہ یہ ہے کہ خواب میں سیاہ یا سرخ دیکھے۔ یا دل میں اس کام کے ناکامی کی رائے جم جائے۔ یا پریشانی یاد کھ دیکھے۔ اگر کوئی ایسا خواب نہ آئے تو استخارہ اس وقت تک کریں جب تک دل میں رائے نہ جم جائے۔

حدیث پاک: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام کاموں میں استخارہ کرنے کی ایسے تعلیم دیتے جیسے قرآن کریم کی کسی سورت کی تعلیم دیتے۔ آپ ﷺ فرماتے: جب تم میں سے کوئی شخص کوئی کام کرنا چاہے تو فرض کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھے، پھر یہ دُعا پڑھے۔ (صحیح بخاری۔ رقم الحدیث۔6382)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُوَلَآ اَقْدِرُوَتَعْلَمُ وَلَآاَعْلَمُ وَاَ نْتَ عَلَّا مُ ا لْغُیُوْبِ،اَ للّٰھُمَّ اِ نْ کُنْتَ تَعلَم اَنَّ ھٰذَا ا لْاَمْرَ خَیْرُ،لِّیْ فِیْ دِ یْنِیْ وَ مَعَا شِیْ وَ عَا قِبَةِ ا مْرِیْ فَا قْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْ۔ ہُ لِیْ ثُمَّ بَا رِکْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ ا َنَّ ھٰذَ ا الْاَ مْرَ شَرُّ،لَّیْ فِیْ دِ یْنِیْ وَمَعَا شِی وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْلِیَ الْخَیْرَحَیْثُ کَانَ ثُمَّارْضِنِیْ بِه

ترجمہ: اے اللہ ! بے شک میں تُجھ سے تیرے علم کے ساتھ بھلائی طلب کرتاہوں اور تجھ سے تیری قدرت کے ساتھ طاقت طلب کرتاہوں اور میں تجھ سے تیرے فضلِ عظیم کاسوال کرتاہوں کیوں کہ تو قدرت رکھتاہے اور میں قدرت نہیں رکھتا، توجانتاہے اور میں نہیں جانتااور توغیبوں کو خوب جانتاہے۔اے اللہ ! اگر تو جانتاہے کہ بے شک یہ کام (اس کام کانام لے) میرے لیے میرے دین، میرے معاش اور میرے انجام کار کے لحاظ سے بہتر ہے تو اس کا میرے حق میں فیصلہ کر دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے، پھر میرے لیے اس میں برکت ڈال دے اور اگر تو جانتاہے کہ بے شک یہ کام (اس کام کانام لے) میرے لیے میرے دین، میرے معاش اور میرے انجام کار کے لحاظ سے براہے تواسے مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس سے دور کر دے اور میرے لیے بھلائی کا فیصلہ کر دے جہاں بھی وہ ہو، پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔

سوال نمبر20: مدینہ منورہ یامکہ معظمہ میں مرنے کاکیادرجہ ہے۔؟

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جو شخص دو حرموں (یعنی مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ) میں سے کسی ایک میں مرے گا قیامت کے دن امن والوں میں اٹھایا جائے گا اور جو ثواب کی نیت سے مدینہ میں میری زیارت کرنے آئے گا وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہو گا۔ شعب الایمان،الحدیث:۴۱۸۵

سوال نمبر21: کچھ لوگ جو پاکستان سے باہر نوکری یاکاروبار کرتے ہیں، تواُن کو وقت پر نمازادا کرنے کاموقع نہیں ملتا۔توکیاوہ رات کو عشاء کے وقت ساری قضاء نمازیں اکٹھی پڑھ لیاکریں؟

کسی ایسے کاروبار یانوکری سے برکت کی اُمید کیوں لگاتے ہیں جس کی وجہ سے آپ کی فرض نمازیں وقت پر ادانہ ہو سکیں اصل میں تووہ کاروبار یانوکری ایک وبال اور نحوست ہے جس کی وجہ سے کسی بھی انسان کی نماز وقت پر ادانہ ہو

سکے۔اپنی نمازوں کو مسلسل قضاء کروانے سے بہتر ہے کہ انسان اس ملک کو یا پھر اُس نوکری یا کاروبار کو ہی چھوڑ دے جہاں پر اُس کو پانچ وقت کی نماز وقت پر ادا کرنے کا موقع ہی نہ ملے۔ کیا وہ انسان کسی اسلامی ملک میں نوکری یا کاروبار نہیں کر سکتا؟ یا صرف پیسہ کمانے کی خواہش ہے۔ یا پھر کسی دوسرے ملک کی شہریت حاصل کرنے کا شوق ہے۔ یہ تمام چیزیں اگر اُس کی وقت پر نماز ادا کرنے کی راہ میں رکاوٹ ہیں تو اُس کو چاہیے کہ اُس ملک کو چھوڑ دے، اُس نوکری کو چھوڑ دے اُس کاروبار کو چھوڑ دے۔

سوال نمبر 22: کیا کوئی باپ اپنے بیٹے سے پوچھے بغیر، بیٹے کا، مال و دولت استعمال کر سکتا ہے؟

جی ہاں بالکل کر سکتا ہے۔

حدیث پاک: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اس نے اپنے باپ کی شکایت کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میرا، باپ مجھ سے پوچھتا نہیں اور میرا سارا مال خرچ کر دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے ان کے والد محترم کو بلوایا، جب ان کے والد کو پتہ چلا کہ میرے بیٹے نے رسول اللہ ﷺ سے میری شکایت کی ہے تو دل میں رنجیدہ ہوئے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری کے لئے چلے، چونکہ عرب کی گھٹی میں شاعری تھی، تو راستے میں کچھ اشعار ذہین میں کہتے ہوئے پہنچے، ادھر بارگاہ رسالت میں پہنچنے سے پہلے حضرت جبرائیل آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا۔ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان کا معاملہ یقیناً سنیئے گا، پہلے وہ اشعار سنیں جو وہ سوچتے ہوئے آرہے ہیں۔ جب وہ حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا، کہ آپ کا مسئلہ بعد میں سنا جائے گا، پہلے وہ اشعار سنائیے جو آپ سوچتے ہوئے آئے ہیں۔ وہ مخلص صحابی تھے یہ سن کر وہ رونے لگے۔۔۔ کہ جو اشعار ابھی میری زبان سے ادا بھی نہ ہوئے، میرے

اپنے کانوں نے ابھی نہیں سنے، آپ کے رب نے وہ بھی سن لیئے۔۔اور آپ ﷺ کو بتا بھی دیا۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ کیا اشعار تھے ہمیں سنائیں۔ان صحابی نے اشعار پڑھنا شروع کیے۔(آپ کو ان کا آسان ترجمہ بتانے کی کوشش کر تے ہیں، کیونکہ جو اشعار تھے اور جس اعلیٰ پائے کے تھے اور جو جذبات کی کیفیت تھی، ان کی صحیح ترجمانی، اردو میں مشکل ہے بہر حال اشعار کچھ اس طرح سے تھے کہ)اے میرے بیٹے ! جس دن تو پیدا ہوا، ہماری محنت کے دن تبھی سے شروع ہو گئے تھے، تو روتا تھا، ہم سو نہیں سکتے تھے، تو نہیں کھلتا تو ہم کھا نہیں سکتے تھے، تو بیمار ہو جاتا تو تجھے لئے لئے کبھی کسی طیب کے پاس علاج معالجے کے لیے مارے مارے پھرتے تھے کہ کہیں تجھے کچھ ہو نہ جائے، کہیں مر نہ جائے ،حالانکہ موت الگ چیز ہے اور بیماری الگ چیز ہے۔پھر تجھے گرمی سے بچانے کے لیے میں دن رات کام کرتا رہا، کہ میرے بیٹے کو ٹھنڈی چھائوں مل جائے، ٹھنڈ سے بچانے کے لیے میں نے پتھر توڑے، تغاریاں اٹھائیں کہ میرے بچے کو گرمی مل جائے۔جو کمایا تیرے لیے، جو بچایا تیرے لیے، تیری جوانی کے خواب دیکھنے کے لیے میں نے دن رات اتنی محنت کی کہ اب میری ہڈیاں تک کمزور ہو گئی ہیں لیکن تو کڑیل جوان ہو گیا ہے۔۔۔۔

پھر مجھ پر خزاں نے ڈیرے ڈالے لیکن تجھ پر بہار آگئی، میں جھک گیا، تو سیدھا ہو گیا، اب میری خواہش اور اُمید پوری ہوئی کہ اب تو ہرا بھرا ہو گیا ہے۔چل اب زندگی کی آخری سانسیں تیری چھائوں میں گزاروں گا۔مگر یہ کیا کہ جوانی آتے ہی تیرے تیور بدل گئے۔تیری آنکھے ماتھے پر چڑھ گئی۔تو ایسے بات کرتا ہے کہ جیسے میرا سینہ پھاڑ کر رکھ دیتا ہے۔ تو ایسے بات کرتا ہے کوئی غلام سے بھی ایسے نہیں کرتا۔پھر میں نے اپنی ساری زندگی کی محنت کو جھٹلا دیا کہ میں تیرا، باپ نہیں نوکر ہوں۔نوکر، کو بھی کوئی ایک وقت کی روٹی دے ہی دیتا ہے۔تو نوکر سمجھ کر ہی مجھے روٹی دے دیا کر۔یہ اشعار سناتے سناتے ان کی نظر اللہ کے رسول ﷺ کے چہرہ مبارک پڑ پڑی تو دیکھا کہ ،آپ ﷺ اتنا روئے کہ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک تر ہو گئی،آپ ﷺ جلال میں اپنی جگہ سے اُٹھے اور بیٹے کا گریبان پکڑ کر فرمایا کہ ، " تو اور تیرا سب کچھ تیرے باپ کا ہے" "تو اور تیرا سب کچھ تیرے باپ کا ہے " "تو اور تیرا سب کچھ تیرے باپ کا ہے" (تفسیر قرطبیؒ)

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال نمبر 23: نبی پاک ﷺ کے روضہ شریف پر جا کر کس سے دعا کرنے چاہیے، اور کیا دعا کرنی چاہیے۔؟ نبی کریم ﷺ، سے قبرستان، (زیارت قبور)، کے وقت کس طرح کی دعا مانگنا ثابت ہے؟

حدیث پاک: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا، بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! زیارت قبور کے موقع پر میں کیسے دعا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دعا کریں: مومن اور مسلمان گھر والوں پر سلامتی ہو، اللہ ہم سے آگے جانے والوں اور ہم سے پیچھے رہ جانے والوں پر رحم فرمائے، اور اگر اللہ نے چاہا تو بے شک ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ صحیح مسلم-2256

نبی پاک ﷺ کے مزار شریف پر حاضری کے طریقے مختلف بزرگوں نے اپنے اپنے انداز سے بیان کیے ہیں۔ لیکن ہم آج اُس طریقے کا خلاصہ بیان کریں گے جو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "غنیۃ الطالبین" میں لکھا ہے۔

1۔ نبی پاک ﷺ کے مزار شریف پر جا کر، نبی پاک ﷺ اور اُن کی آل کے لیے اللہ تعالیٰ سے رحمت کی دُعا کریں۔ اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے بھی رحمت کی دُعا کریں اور اللہ کے عذاب سے پناہ مانگیں۔ **2۔** اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کریں۔ **3۔** نبی پاک ﷺ کی قبر شریف کی طرف منہ کر کے نبی پاک ﷺ سے مخاطب ہوں، اور کہیں کہ اے اللہ کے نبی ﷺ آپ پر سلامتی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں آپ ﷺ پر نازل ہوں **4۔** اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں۔ یااللہ نبی پاک ﷺ پر اور اُن کی اولاد پر رحمت اور برکت نازل فرما، جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ اسلام پر رحمت نازل فرمائی۔ (یعنی کثرت کے ساتھ درودِ ابراہیمی پڑھیں)۔ **5۔** یااللہ نبی پاک ﷺ کو وسیلہ وفضیلت اور بلند درجہ اور مقامِ محمود، عطاء فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ **6۔** یااللہ میں نے بہت گناہ کیے ہیں اور میں اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں۔ کیوں کہ تو نے ہی فرمایا ہے۔ کہ اگر ہم گناہ کر بیٹھیں اور اُس کے بعد رسولِ خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور رسول خدا ﷺ بھی ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کریں تو ہم اللہ تعالیٰ کو بہت معاف کرنے والا پائیں گے۔ یااللہ میرے لیے بخشش واجب کر دے۔ جیسا کے تو نے ان لوگوں کے لیے واجب کی، جنہوں نے نبی پاک ﷺ کی

زندگی میں حاضر ہو کر اپنے گناہوں کا اعتراف کیا اور ان کے لیے نبی کریم ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگی اور، تو نے اُن کو بخش دیا۔ **7۔** یا اللہ میں تیرے نبی ﷺ کے وسیلے سے تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ **8۔** یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کے وسیلے سے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہ بخش دے۔ **9۔** حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہو اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہو کے لیے بھی دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ان دونوں پر نازل ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ان دونوں کو بہترین اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ **10۔** مدینہ پاک سے روانگی سے پہلے نبی پاک ﷺ کی قبر شریف پر حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں کہ یا اللہ، نبی پاک ﷺ کی قبرِ انور کی اس حاضری کو میری آخری حاضری نہ بنانا اور جب مجھے موت دے تو نبی محترم ﷺ کی محبت اور انہی کے طریقے پر موت نصیب فرمانا۔ یا اللہ میری دُعا قبول فرما اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

سوال 24: کیا کرونا، ایک اچھوت بیماری ہے؟ میڈکل سائنس اور شریعت اسلام کی روشنی میں اپنے جواب کو ثابت کریں۔؟ اگر موت کا ایک وقت مقرر ہے، تو پھر ہمیں دوائی کھانے کی کیا ضرورت ہے؟ آخر کرونا وائرس، اور دیگر بیماریوں سے متعلق مسلمان کا طریقہ علاج اور عقیدہ کیا ہونا چاہئے۔؟

کچھ لوگ کرونا کو ڈرامہ سمجھتے ہیں، اور اس کی بلکل پرواہ نہیں کرتے، اور احتیاط کو ضروری بھی نہیں سمجھتے۔ جبکہ دوسری طرف کچھ لوگ کرونا سے شدید ترین خوف زدہ بھی ہیں، اور احتیاط اور خوف میں اتنے آگے نکل چکے ہیں، کہ انتہائی وہمی اور ذہنی مریض تک بن گئے ہیں۔ جبکہ اصل حقیقت ان دو انتہائوں کے درمیان میں ہے۔

اصل میں کورونا ایک اچھوت بیماری نہیں ہے۔ بہت سارے گھروں میں جب کسی ایک آدمی کو بھی کرونا ہوتا ہے، عام طور پر پانچ سے چھ دن کے بعد اُس کا کرونا باقی گھر والوں پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور ان پانچ چھ دنوں میں وہ گھر والوں سے عام میل جول ہی رکھتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے باقی گھر والے محفوظ رہتے ہیں۔ اگر کرونا اچھوت ہوتا، تو تمام گھر

والوں کولازمی کروناہوناچاہیے تھا۔ہاں یہ بھی حقیقت ہے، کہ، کئی گھروں میں کچھ لوگوں کواکٹھا کرونا بھی ہو جاتا ہے، اور کئی گھروں میں کچھ کو ہوتا ہے اور کچھ کو نہیں ہوتا۔

حدیث پاک: کہ کوئی بیماری اچھوت نہیں ہوتی (یعنی ایک سے دوسرے کو نہیں لگتی)، البتہ جزامی (کوڑھ والے مریض) سے ایسے بھاگو، جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔ (صحیح بخاری، (جز) 5707)

یعنی معلوم ہوا ہمیں بیمار انسان سے اپنے آپکو محفوظ بھی رکھنا ہے مگر یہ عقیدہ بھی رکھنا ہے کہ اگر ہمیں بھی یہ بیماری لگ گئی تو اس کی وجہ کوئی دوسرا بیمار انسان نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے کہ ہمیں بھی وہی بیماری لگ گئی۔

ایک مسلمان کی حثییت سے بیماری سے متعلق ہمارا کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟ ہمیں اپنی طرف سے مکمل احتیاط بھی کرنی چاہیے، مثلاً اپنی صحت اور صفائی کا خاص خیال رکھیں، اور ڈاکٹری علاج بھی کریں۔ مگر عقیدہ یہی رکھیں کہ میں احتیاط اور علاج سُنت نبوی ﷺ سمجھ کر، کر رہا ہوں۔ اور اس کے باوجود بھی اگر میری موت کا وقت آگیا ہے۔ تو یہ علاج اور یہ احتیاط مجھے مرنے سے روک نہیں سکتی۔ یاد رکھیں! موت کا ایک وقت معین ہے، زندگی اللہ تعالیٰ کی امانت اور نعمت ہے، وہ جب چاہے اسے ہم سے لے سکتا ہے۔ اس نعمت کی قدر ضرور کریں اور اپنی صحت کا خیال بھی رکھیں۔

اللہ تعالیٰ نے کئی چیزوں میں انسان کو اختیار دیا ہے، اور کئی چیزوں میں اختیار بالکل نہیں دیا۔ موت اُن چیزوں میں سے ہے۔ جس میں انسان کو، کوئی اختیار نہیں دیا گیا علاج کروانے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کی زندگی میں اضافہ تو ایک لمحے کا بھی نہیں ہوتا، مگر، اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے، علاج کروانے سے انسان کی زندگی میں آسانی بہت آجاتی ہے۔ اور انسان کافی آرام سے اور سکون سے اپنا وقت گزار سکتا ہے۔ ہمارے معاشرے مین بہت سارے ایسے لوگ بھی ہیں جو خوب سگریٹ پیتے ہیں اور خوب بدپرہیزی بھی کرتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود اُن کی عمر 70 سال بھی زیادہ ہے۔ اور دوسری طرف کئی چھوٹے بچے کینسر میں مبتلا ہو کر بچپن میں ہی وفات پا جاتے ہیں۔ تو معلوم ہوا، سگریٹ پینا جلدی مرنے کا باعث نہیں بن سکتا اور بچپن میں کینسر سے مرنا ثابت کرتا ہے، کہ موت کسی کو کسی بھی وقت آسکتی ہے۔

سگریٹ پینے سے انسان کو کئی بیماریاں تولاحق ہو سکتی ہیں، مگر یہ لازمی نہیں کہ انسان مر ہی جائے، موت اپنے وقت پر ہی آتی ہے۔ کسی بھی قسم کی بیماریوں کے خلاف مسلمانوں کے پاس کون سے ہتھیار ہیں۔؟

پہلا ہتھیار۔ دُعا مومن کا بہترین ہتھیار دُعا ہے۔

حدیث پاک: ہمارا رب ہر رات جس وقت رات کا آخری ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے۔(یعنی تہجد کا وقت)، آسمان دنیا پر اترتا ہے، پھر فرماتا ہے: کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اسے دوں؟ کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کر، دوں؟ ابوداؤد۔1315

حدیث پاک: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، کہ، رسول اللہ ﷺ جب بیمار پڑتے تو اپنے اوپر معوذ تین (سورا لفلق اور سورالناس) پڑھ کر دم کر لیا کرتے تھے اور اپنے جسم پر اپنے ہاتھ پھیر لیا کرتے تھے، پھر جب وہ مرض آپ کو لاحق ہوا، جس میں آپ کی وفات ہوئی، تو میں معوذ تین پڑھ کر آپ پر دم کیا کرتی تھی- اور ہاتھ پر دم کر کے نبی کریم ﷺ جسم پر پھیرا کرتی تھی۔ صحیح بخاری-4439

دوسرا ہتھیار۔ کلونجی حدیث پاک: نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ کہ کلونجی میں سوائے موت کے ہر بیماری کا علاج ہے ۔(5 یا 7 دانے روزانہ دن میں ایک سے دو بار کھالیں۔ انشااللہ تعالیٰ شفاء ہو جائے گی۔ صحیح بخاری،5687,5688

تیسرا ہتھیار۔ دُنیاوی احتیاط اور ڈاکٹری علاج اور دیگر دُنیاوی اسباب بھی اختیار کیے جا سکتے ہیں۔ یاد رہے! کہ شیطان کے ہتھیاروں میں سے ایک بہترین ہتھیار خوف ہے۔ لہذا، احتیاط علاج اور خوف کا فرق سمجھیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 25: ایک عالم دین اور ایک اچھے خاصے نیک انسان کے درجے میں بھی زمین آسمان سے زیادہ کا فرق ہے۔ لهذا علماء کرام کا احترام کریں۔(آخر کس فرقہ کے علماء کا احترام کرنا چاہیئے اور کیوں؟)۔

حدیث پاک: رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا، ان میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" : عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک عام ادمی پر ہے"، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ اور اس کے فرشتے اور اسمان اور زمین والے یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنی سوراخ میں اور مچھلیاں اس شخص کے لیے جو نیکی و بھلائی کی تعلیم دیتا ہے خیر و برکت کی دعائیں کرتی ہیں۔ ترمزی-2685

علماء کرام کا ادب کرنا سیکھیں۔ علماء کرام بھی اسی معاشرے کا حصہ ہیں۔ وہ بھی انسان ہیں، اور غلطیاں بھی کرتے ہیں۔ مگر اس کا مطلب نہیں کہ، ان کی تذلیل کرنی شروع کر دی جائے۔ علماء کرام، خواہ بریلوی ہوں، دیوبندی ہوں، شیعہ ہوں یا وہابی، سب کا احترام کریں، کیونکہ اپنی طرف سے یہ سب بھی قرآن و حدیث کی درست تشریح کرتے ہیں۔ لهذا آپ بھی اپنا دماغ استعمال کریں اور جن کی تشریح کو درست سمجھتے ہیں۔اُن کی بات مان لیں۔ مگر اندھی تقلید کسی بھی عالم دین اور پیر صاحب کی مت کریں۔آپ کے علم میں جو باتیں، علماء کی قرآن و حدیث کے خلاف ہوں، ان باتوں کی پیروی مت کریں، مگر صحیح باتوں میں ساتھ دیں۔ کوشش کرتے رہیں، اور خود بھی قرآن و حدیث کا ترجمہ کے ساتھ مطالعہ کریں، تا کہ آپ خود بھی صحیح اور غلط میں تفریق کرنے کے قابل ہو جائیں۔

سوال 26: آخر ایک عام مسلمان، بریلوی علماء کے بیانات سنے یا، دیوبندی، وہابی، شیعہ، یا صوفی حضرات کے بیانات سنے؟ آخر کس فرقے کی قرآن و حدیث کی تشریح درست ہے؟ اور کون صحیح اسلام پر ہے؟

خواہ بریلوی علماء ہوں، یا دیوبندی، وہابی، شیعہ، یا صوفی حضرات، (آستانہ والے پیر صاحبان)، یہ تمام ہی ہمارے لیے قابل احترام ہیں۔ کیونکہ یہ تمام ہی اپنی طرف سے دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ اب کس کا، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کیا

مقام ہے، یہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ یاد رکھیں ہدایت کا اصل سر چشمہ صرف قرآن و حدیث ہے۔ آپ بے شک ان تمام شخصیات کے بیانات سُنیں، مگر جو، بات ان شخصیات کی قرآن و حدیث سے ثابت نہ ہو، ان باتوں پر عمل مت کریں ۔ پچھلے 100 سالوں میں کئی علماء کرام نے دین کی دنیا میں بہت شہرت اور مقام پایا ہے۔ کئی علماء کا محور تو صرف اپنا فرقہ یا مسلک ہی رہا، اور انہوں نے دین سے زیادہ اپنے فرقہ کی تبلیغ میں ہی وقت لگایا۔ شاید کئی علماء کی نظر میں ان کی فرقہ کی تبلیغ ہی اسلام کی تبلیغ رہی ہے۔ **بہر حال، اب کس کا کیا مقام اللہ تعالیٰ، کی بارگاہ میں ہے، یہ تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، ہم تو زیادہ سے زیادہ، گمان ہی کر سکتے ہیں۔ ہمارا گمان کسی بھی عالم دین سے متعلق درست بھی ہو سکتا ہے، اور غلط بھی ہو سکتا ہے۔**

کوئی بھی عالم دین خواہ بریلوی ہو، دیوبندی ہو، وہابی یا شیعہ ہو، سارے اپنی عقل اور علم کے مطابق قرآن و حدیث کی تشریح کرتے ہیں۔ اور عوام بھی اپنی عقل اور علم کے مطابق کسی نہ کسی کو درست مان کر اس کی تقلید شروع کر دیتے ہیں۔ **کسی کی نظر میں مودودی صاحب**، اس صدی کے مجدد (سب سے بڑی علمی شخصیت)، ہوں گے، تو کئی لوگ مودودی صاحب کے شدید خلاف ہوں گے۔ کسی کی نظر میں ڈاکٹر اسرار احمد صاحب صاحب، اس صدی کے مجدد (سب سے بڑی علمی شخصیت)، ہوں گے، تو کئی لوگ ڈاکٹر صاحب کے شدید خلاف ہوں گے۔ کسی کی نظر میں مولانا الیاس قادری صاحب، اس صدی کے مجدد ہوں گے، تو کئی لوگ الیاس قادری صاحب کے شدید خلاف ہوں گے۔ کسی کی نظر میں ڈاکٹر طاہر القادری صاحب، اس صدی کے مجدد ہوں گے، تو کئی لوگ طاہر القادری صاحب کے شدید خلاف ہوں گے۔ کسی کی نظر میں طارق جمیل صاحب، اس صدی کے مجدد ہوں گے، تو کئی لوگ طارق جمیل صاحب کے شدید خلاف ہوں گے۔

لہذا شاید کسی ایک شخصیت پر تو سب کا متفق ہونا ممکن نہ ہو۔ اصل علم تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہی ہے۔ ہم تو اپنے علم اور تجربہ کی بنیاد پر، ہی کسی سے متعلق کوئی گمان قائم کر سکتے ہیں۔ اور ہمارا گمان درست بھی ہو سکتا ہے اور غلط بھی ہو سکتا

ہے۔ ہمیشہ اپنی عقل کو استعمال کیا کریں، کیونکہ، میرا رب تو عقل استعمال نہ کرنے والوں پر خباثت کو لازم قرار دیتا ہے۔

فرمانِ الٰہی: اور وہ ان لوگوں پر خباثت کو لازم قرار دے دیتا ہے جو عقل استعمال نہیں کرتے ہیں۔

سورت یونس، آیت نمبر-100

فرمانِ الٰہی: اور بیشک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے، پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟

سورۃ القمر آیت نمبر—17

خلاصہ کلام یہ ہے، کہ نہ تو ہر صوفی عالم دین **(آستانہ والے پیر صاحبان)،** ٹھیک ہے، اور نہ ہی ہر بریلوی، وہابی، شیعہ یا دیوبندی عالم دین غلط ہے۔ آپ کو تمام ہی مکتبہ فکر میں ہر طرح کے لوگ مل جائیں گے۔ اصل فیصلہ صرف اور صرف قرآن و حدیث اور، اُس کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کا فعل ہے۔ جو جو معاملات ان سے ٹکراتے جائیں۔ اُن کو چھوڑ دیں

سوال 27: میری، "محمد علی حسن (فقیر مدینہ)" کی نظر میں، آخر اس صدی کی سب سے بڑی علمی شخصیت کون ہیں؟

ان 100 سالوں میں کئی علماء کرام نے دین کی دنیا میں بہت شہرت اور مقام پایا ہے۔ کئی علماء کا محور تو صرف اپنا فرقہ یا مسلک ہی رہا، اور انہوں نے دین سے زیادہ اپنے فرقہ کی تبلیغ میں ہی وقت لگایا۔ شاید کئی علماء کی نظر میں ان کی فرقہ کی تبلیغ ہی اسلام کی تبلیغ رہی ہے۔ بہر حال، اب کس کا کیا مقام اللہ تعالی، کی بارگاہ میں ہے، یہ تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، ہم تو زیادہ سے زیادہ، گمان ہی کر سکتے ہیں۔ ہمارا گمان کسی بھی عالم دین سے متعلق درست بھی ہو سکتا ہے، اور غلط بھی ہو سکتا ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

کوئی بھی عالم دین خواہ بریلوی ہو، دیوبندی ہو، وہابی یا شیعہ ہو، سارے اپنی عقل اور علم کے مطابق قرآن و حدیث کی تشریح کرتے ہیں۔اور عوام بھی اپنی عقل اور علم کے مطابق کسی نہ کسی کو درست مان کر اس کی تقلید شروع کر دیتے ہیں۔ لہذا شاید کسی ایک شخصیت پر توسب کا متفق ہونا ممکن نہ ہو۔اصل علم تو اللہ تعالٰی کے پاس ہی ہے۔ ہم تو اپنے علم اور تجربہ کی بنیاد پر ہی کسی سے متعلق کوئی گمان قائم کر سکتے ہیں۔اور ہمارا گمان درست بھی ہو سکتا ہے اور غلط بھی ہو سکتا ہے۔

میں نے گزشتہ تقریبا 30 سالوں میں کئی علماء کرام سے استفادہ حاصل کیا ہے۔ ان میں علماء کرام سے ملاقاتیں، ان کی تحریروں سے استفادہ، ان کے بیانات، جا کر سننا، اور انٹرنیٹ پر علماء کرام کے بیانات سننا، سب ہی شامل ہیں۔ بہر حال، ان علماء کرام کی فہرست بہت طویل ہے، جن سے میں نے آج تک استفادہ حاصل کیا ہے، میرے علم، تجربہ اور گمان کے مطابق 3 شخصیات اس صدی کی عظیم ترین علمی شخصیات ہیں۔

میرے علم، تجربہ اور گمان کے مطابق، اس وقت کی 3 عظیم ترین علمی شخصیات میں سے ایک، **پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب ہیں**۔ پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب کی شخصیت کا سب سے اہم پہلو، اللہ تعالٰی سے والہانہ عقیدت اور لوگوں کو اللہ تعالٰی کا قرب حاصل کرنے کا طریقہ بتانا، اور **معرفت الٰہی کا تعارف کروانا ہے۔** میری نظر میں ان میں سے ایک شخصیت **مولانا اسحاق صاحب** کی ہے۔ انہوں نے جس طرح دین کو آسان کر کے لوگوں تک پہنچایا ہے، اور فرقہ واریت کو رد کیا ہے، اس کی تعریف کم از کم میں تو نہیں کر سکتا۔ میری نظر میں یہ اس صدی کی عظیم ترین علمی شخصیت ہیں۔ اور میرے علم، گمان اور تجربہ کے مطابق، **پیر نصیر الدین نصیر صاحب**، تیسری علمی شخصیت ہیں، جن کا میں انتہائی قدر دان ہوں، کہ حق کی آواز بلند کرنے میں اور جہالت دور کرنے میں آپ نے انتہائی اہم کردار ادا کیا ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ، دیگر علماء کرام کا ادب اور اعتراف نہیں ہے، بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے، کہ، میری نگاہ میں ان 3 شخصیات کا علمی معیار دیگر علماء کرام سے کہیں زیادہ ہے۔آپ لوگ بھی ان علماء کرام کے بیانات، یوٹیوب

پر سن کر اپنا علمی معیار بہتر بنا سکتے ہیں۔ مگر اندھی تقلید ان علماء کرام کی بھی مت کریں۔ ان علماء کرام کی بھی جو باتیں قرآن و حدیث سے ٹکرائیں، ان باتوں کو رد کر دیں، کیونکہ ہدایت کا اصل سرچشمہ صرف اور صرف قرآن و حدیث ہی ہیں۔ علماء کا ادب ضرور کریں، مگر ان کی ہر بات سے متفق ہونا کوئی لازم نہیں۔ اور نہ ہی علماء کی اندھی تقلید میں مبتلا ہوں۔ اپنے دماغ کو بھی استعمال کرنا سیکھیں، کسی بھی فرقہ کے علماء کی اندھی تقلید میں مبتلا مت ہوں۔

سوال 28: کسی بڑے سے بڑے پیر صاحب اور عالم دین کے متعلق بھی یہ کہنا جائز نہیں ہے، کہ، یہ تو 100 فیصد جنتی ہیں۔۔ کیونکہ۔؟

ہاں، یہ ضرور کہا جا سکتا ہے، کہ، ہمارا گمان ہے، کہ اللہ تعالیٰ، ان کی مغفرت فرما دیں گے، اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں گے۔

حدیث پاک: جب خیبر فتح ہوا تو مال غنیمت میں سونا اور چاندی نہیں ملا تھا بلکہ گائے، اونٹ، سامان اور باغات ملے تھے پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وادی القریٰ کی طرف لوٹے۔ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک مدعم نامی غلام تھا۔ جو بنی ضباب کے ایک صحابی نے آپ کو ہدیہ میں دیا تھا۔ وہ نبی کریم ﷺ کا کجاوہ اتار رہا تھا، کہ کسی نامعلوم سمت سے ایک تیر آ کر ان کے لگا۔ لوگوں نے کہا مبارک ہو: شہادت! (یعنی صحابہ کرام نے ان کی شہادت کی گواہی دی)، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو چادر اس نے خیبر میں تقسیم سے پہلے مال غنیمت میں سے چرائی تھی وہ اس پر آگ کا شعلہ بن کر بھڑک رہی ہے۔ یہ سن کر ایک دوسرے صحابی ایک یا دو تسمے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یہ میں نے اٹھا لیے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ بھی جہنم کا تسمہ بنتا۔ صحیح بخاری—4234

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

حدیث پاک: جب انصار نے مہاجرین کی میزبانی کے لیے قرعہ ڈالا تو عثمان بن مظعون ان کے گھرانے کے حصے میں آئے تھے۔ام علاء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں بیمار پڑ گئے۔ میں نے ان کی پوری طرح تیمارداری کی وہ نہ بچ سکے۔ ہم نے انہیں ان کے کپڑوں میں لپیٹ دیا تھا۔اتنے میں نبی کریم ﷺ بھی تشریف لائے تو میں نے کہا: ابو سائب ! (عثمان رضی اللہ عنہ کی کنیت) تم پر اللہ کی رحمتیں ہوں، میری تمہارے متعلق گواہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے اکرام سے نوازا ہے۔ یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے اکرام سے نوازا ہے؟ میں نے عرض کیا مجھے تو اس سلسلے میں کچھ خبر نہیں ہے۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ ! لیکن اور کسے نوازے گا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس میں تو واقعی کوئی شک و شبہ نہیں کہ ایک یقینی امر (موت) ان کو آ چکا ہے۔اللہ کی قسم کہ میں بھی ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے خیر خواہی کی امید رکھتا ہوں لیکن میں حالانکہ اللہ کا رسول ہوں خود اپنے متعلق نہیں جان سکتا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہو گا۔ام علاء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا پھر اللہ کی قسم کہ اس کے بعد میں اب کسی کے بارے میں اس کی پاکی نہیں کروں گی۔انہوں نے بیان کیا کہ اس واقعہ پر مجھے بڑا رنج ہوا۔ پھر میں سو گئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ عثمان بن مظعون کے لیے ایک بہتا ہوا چشمہ ہے۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے اپنا خواب بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ان کا عمل تھا۔ صحیح بخاری–3929

نسب سے زیادہ، عمل اور علم کا درست ہونا ضروری ہے، لہذا، اپنے نسب پر غرور مت کریں۔

حدیث پاک: جو شخص حصول علم کے لیے کوئی راستہ طے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے، اور جس کو اس کے عمل نے پیچھے کر دیا تو اسے اس کا نسب آگے نہیں کر سکے گا۔ ابوداؤد-3643

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 29: وہ وقت جب صحابہ کرام نے، نبی کریم ﷺ کے فیصلہ اور تقسیم پر اعتراض کیا۔(معاذاللہ)۔ مگر آقا علیہ السلام نے پھر بھی گستاخی اور بدعقیدگی کا فتویٰ نہیں لگایا۔ لیکن آج کل کے بہت سے مسلمان، دوسرے مسلمانوں کی غلطیوں کو معاف کرنے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتے۔ بلکہ ایک دوسرے کے خلاف فتوے پر فتوے لگاتے رہتے ہیں۔ آخر کیا کیا جائے۔؟

حدیث پاک: جب رسول اللہ ﷺ نے اموالِ غنیمت میں سے قریش اور دیگر عرب قبائل کو بہت کچھ عنایت فرمایا اور ان میں سے انصار کو کچھ بھی نہ ملا تو اس کی وجہ سے انصار کے اس گروہ نے اپنے دلوں میں کچھ انقباض (پریشانی) محسوس کیا، یہاں تک کہ اس سلسلہ میں بہت سی باتیں ہونے لگیں، یہاں تک کہ بعض نے تو یہ تک کہہ دیا کہ رسول اللہ ﷺ پر ان کی قوم کی محبت غالب آگئی ہے۔ سعد بن عبادہ خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں آکر عرض کیا، اللہ کے رسول آپ نے اس مال غنیمت کی جس انداز سے تقسیم کی ہے لوگوں کے دلوں میں اس کی وجہ سے وسوسے پیدا ہوئے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی قوم (انصار) کو اس باڑے میں جمع کرو۔ سعد رضی اللہ عنہ گئے اور اپنی ساری قوم جو جمع کر کے اس باڑے میں لے آئے۔ تو اللہ کے رسول ﷺ ان کے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے سب سے پہلے اللہ کے شایانِ شان تعریف کی پھر فرمایا، اے انصار کی جماعت! تمہاری طرف سے یہ کیسی بات مجھ تک پہنچی ہے؟ کیا تم نے اپنے دلوں میں کچھ رنجش محسوس کی ہے؟ تو اے انصار کیا تم نے دنیوی معمولی متاع کی وجہ سے دلوں میں رنجش پیدا کر لی، میں نے تو ان لوگوں کو یہ مال اس لیے دیا ہے، تاکہ وہ اسلام میں پختہ ہو جائیں، اے انصار! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر اپنے گھروں کو جائیں اور تم اللہ کے رسول کو ساتھ لے کر گھروں کو واپس لوٹو۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی باتیں سن کر وہ لوگ اس قدر بلک بلک کر رونے لگے کہ آنسوؤں سے ان کی داڑھیاں تر ہو گئیں۔ اور وہ کہنے لگے ہم اللہ کے رسول ﷺ کی تقسیم اور اپنے حصہ پر راضی ہیں۔ مسند احمد (ج:)–11093

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

نوٹ: نبی کریم ﷺ نے تو صحابہ کی اتنی بڑی غلطی کے باوجود بھی اپنے صحابہ پر بد عقیدگی یا گستاخی کا فتوی نہیں لگایا۔اور دوسری طرف ایک آجکل کے کئی علماء ہیں کہ ،ہر دوسری بات پر مسلمانوں پر ہی بد عقیدگی، کفر اور گستاخی کے فتوے لگا کر مسلمانوں کو دین سے ہی دور کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت عطا فرمائیں۔آمین

اہم بات: اس حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ ،اعلیٰ اخلاق اور حکمت سے معاملات کو سمجھانا چاہیئے۔اور دوسرے انسان کو غلطی کرنے پر لعن طعن کرنے کی بجائے،اس کو انسان ہونے کا مارجن دیں،اور نرم مزاجی سے معاملات کو حل کریں۔

سوال نمبر 30: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی آواز سن کر بھی صحابہ کرام نے جواب نہیں دیا۔اس کے باوجود بھی نبی پاک ﷺ نے صحابہ کرام کو بُرا بھلا نہیں کہا۔لیکن آج کل کے بہت سے مسلمان،دوسرے مسلمانوں کی غلطیوں کو معاف کرنے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتے۔بلکہ ایک دوسرے کے خلاف فتوے پر فتوے لگاتے رہتے ہیں۔ آخر کیا کیا جائے۔؟

حدیث پاک: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے غزوہ احزاب کی رات،ہم سب کو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے،ہمیں تیز ہوا اور سردی نے اپنی گرفت میں لے رکھا تھا۔(یعنی سردی کی وجہ سے آرام کر رہے تھے)، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا کوئی ایسا مرد ہے جو مجھے (اس) قوم (کے اندر) کی خبر لا دے؟ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو میرے ساتھ رکھے! ہم خاموش رہے اور ہم میں سے کسی نے آپ کو کوئی جواب نہ دیا،آپ ﷺ نے پھر فرمایا: کوئی شخص ہے جو میرے پاس ان لوگوں کی خبر لے آئے؟ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو میرے ساتھ رکھے! ہم خاموش رہے اور ہم میں سے کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔(یعنی آواز سن کر بھی جواب نہیں دے رہے تھے۔کیونکہ باہر سردی بہت تھی)۔آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ہے کوئی شخص جو ان لوگوں کی خبر لا دے؟ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو میری رفاقت عطا فرمائے! ہم خاموش رہے،ہم میں سے کسی نے کوئی جواب نہ دیا،آپ نے فرمایا: حذیفہ! کھڑے ہو

جاؤاور تم مجھے ان کی خبر لا کے دو۔ جب آپ نے میرا نام لے کر بلایا تو میں نے اُٹھنے کے سوا کوئی چارہ نہ پایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤان لوگوں کی خبریں مجھے لادو اور انہیں میرے خلاف بھڑکا نہ دینا۔ صحیح مسلم (ج:)–4640

نوٹ: نبی کریم ﷺ، نے تو صحابہ کی اتنی بڑی غلطی کے باوجود بھی اپنے صحابہ پر بدعقیدگی یا گستاخی کا فتویٰ نہیں لگایا۔ اور دوسری طرف ایک آجکل کے کئی علماء ہیں کہ ، ہر دوسری بات پر مسلمانوں پر ہی بدعقیدگی، کفر اور گستاخی کے فتوے لگا کر مسلمانوں کو دین سے ہی دور کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت عطا فرمائیں۔ آمین

اہم بات: اس حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ ، اعلیٰ اخلاق اور حکمت سے معاملات کو سمجھانا چاہیئے۔ اور دوسرے انسان کو غلطی کرنے پر لعن طعن کرنے کی بجائے ، اس کو انسان ہونے کا مارجن دیں ، اور نرم مزاجی سے معاملات کو حل کریں۔

سوال 31: آخر کئی مولوی حضرات انٹرنیٹ سے اتنے خوف زدہ کیوں رہتے ہیں؟ ؟بلکہ کئی مولوی حضرات کہتے ہیں کہ ، انٹرنیٹ سے بے حیائی پھیلتی ہے، کیا واقعی ایسا ہے؟

علماء کرام، کی اکثریت آج بھی معتدل مزاج اور حکمت سے بھرپور ہے، مگر کٹر مولوی حضرات نے اپنے اپنے فرقے کو ہائی جیک کیا ہوا ہے۔ کٹر مولویوں سے دور ، رہ، کر صاحب حکمت اور صاحب بصیرت علماء سے مستفید ہوں۔ مگر اندھی تقلید کسی بھی عالم دین کی مت کریں، جس کی جو بات قرآن و حدیث سے ٹکرائے ، اس بات کو چھوڑ دیں۔

جو لوگ کہتے ہیں کہ ، انٹرنیٹ سے بے حیائی پھیلتی ہے۔ وہ غلط کہتے ہیں۔

کیا کفار مکہ ، خانہ کعبہ ، کا جو ننگا طواف کرتے تھے ، اور جن خباثتوں کے عادی تھے ، وہ کیا انٹرنیٹ کی وجہ سے تھیں؟

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

کیا حضرت لوط علیہ السلام، کی قوم، انٹرنیٹ کی وجہ سے بدکاری کا شکار ہوئی؟ کیا ماضی میں، ہمارے **مسلمان حکمران**، خواہ **مغل حکمران** ہوں، یا **سلطنت عثمانیہ** کے خلیفہ، جس طرح شراب اور شباب کی لت میں پڑ گئے تھے، کیا اس کا ذمہ دار بھی انٹرنیٹ ہے۔؟

کیا 1960 اور 1970 کی دھائی میں پاکستان میں شراب جب عام ملتی تھی، تو کیا وہ انٹرنیٹ کی وجہ سے عام تھی؟ **اپنے نفس کی کمزوری کو انٹرنیٹ کے نام کے پیچھے مت چھپائیں**۔ اچھے اور برے دونوں ہی طرح کے لوگ انٹرنیٹ کے زمانے سے پہلے بھی تھے اور آج بھی ہیں۔ مگر یاد رکھیں کہ، فرقہ پرست اور کٹر مولوی کے لیئے تو انٹرنیٹ موت ہے موت۔۔۔

کٹر اور فرقہ پرست مولوی، آخر، انٹرنیٹ، یوٹیوب، فیس بک اور واٹس ایپ کے خلاف کیوں ہے۔ کیونکہ انٹرنیٹ کی وجہ سے **عوام میں شعور بڑھنا شروع ہو گیا ہے**۔ پہلے لوگ صرف اپنے اپنے فرقے کے علماء کی باتیں ہی سنتے تھے، اور باقی علماء کا نقطہ نظر جاننے کی کوشش ہی نہیں کرتے تھے۔ عوام کی ایک بڑی تعداد اپنے اپنے علماء کی اندھی تقلید میں مبتلا تھی، اور اپنے علماء کی ہر بات کو بغیر تحقیق کے ہی درست مان لیتی تھی۔ علماء کا بھی یہ عالم تھا، کہ لوگوں کو قرآن و حدیث، خود ترجمہ کے ساتھ پڑھنے سے منع کرتے تھے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے، کہ جب لوگ قرآن و حدیث خود ترجمہ کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیں گے، تو وہ جان لیں گے، کہ ان کے علماء کی کئی باتیں قرآن و حدیث کے خلاف ہیں۔

فرقہ پرست اور کٹر علماء، نے اپنی دکان داری چمکانے کے لیئے عوام کے جذبات کو خوب استعمال کیا، اور عوام کی کم علمی کا بھرپور فائدہ اٹھایا۔ مگر جب سے انٹرنیٹ عام ہوا ہے، عوام کا شعور بلند ہونا شروع ہو گیا ہے، اب عوام نے کہنا شروع کر دیا ہے، کہ، مولانا صاحب، اب اپنی باتوں کو قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت کریں، تو وہاں جا کر کئی علماء پھنس جاتے ہیں۔ اور ان کا علمی معیار ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس لیئے یہ انٹرنیٹ سے شدید خوفزدہ رہتے ہیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

کئی علماء نے تو بزرگوں سے متعلق کئی کرامات بھی مشہور کی ہوئی تھیں، اور سیدھی سادی عوام، ان کرامات پر اندھا یقین بھی رکھتی تھی۔ مگر جب سے لوگوں کا شعور بہتر ہونا شروع ہو گیا ہے، اور لوگوں نے کہنا شروع کر دیا ہے کہ، یہ کرامات تو قرآن و حدیث کے خلاف ہیں، اور آپ بزرگوں سے غلط باتیں منسوب کر رہے ہیں، بلکہ آپ لوگ تو بزرگوں کو بدنام کر رہے ہیں۔ تو ان باتوں سے کٹر مولویوں کی بدنامی شروع ہو گئی ہے۔

لہذا اپنی عزت بچانے کی خاطر، اب فرقہ پرست اور کٹر مولوی حضرات نے انٹرنیٹ پر ہی الزامات کی بارش کر دی ہے۔

اسی لیے تو کہتا ہوں کہ کسی بھی عالم دین اور پیر صاحب یا سیاسی رہنما کی اندھی تقلید میں مبتلا مت ہوں۔ قرآن و حدیث ترجمہ کے ساتھ پڑھنا سیکھیں۔ اپنے دماغ کا استعمال مرتے دم تک کریں۔ اور صحیح کو صحیح اور غلط کو غلط کہنا سیکھیں۔ ہر فرقہ پرست اور کٹر مولوی کی اپنی ہی دکان ہے۔ اور ہر دکان پر بکنے والا چورن بھی فرق ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ، فرقہ پرست اور کٹر مولوی سے بچ سکیں، اور واقعی اسلام کو سمجھ سکیں، تو آج سے ہی قرآن و حدیث کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیں۔

سوال 32: کن چار چیزوں کو ہمیں زندگی میں کبھی نہیں چھوڑنا چاہیئے؟

جواب: 1۔ اللہ کا ذکر نہ چھوڑیں ورنہ آپ اس سے محروم ہو جائیں گے کہ اللہ آپ کو یاد رکھے۔

"فاذکرونی اذکرکم "

ترجمہ: "تم میرا ذکر کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا"۔ (سورۃ البقرۃ: آیت 152)

2۔ شکر نہ چھوڑیں ورنہ آپ نعمتوں میں زیادتی اور اضافے سے محروم ہو جائیں گے۔

"ولئن شکر تم لا ز یدنکم "

ترجمہ: "اگر تم شکر کروگے تو میں تم کو مزید دوں گا"۔ (سورۃ ابراھیم: آیت 7)

3۔ دعا کو نہ چھوڑیں ورنہ قبولیت سے محروم ہو جائیں گے

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

"ادعونی ا ستجب لکم "

ترجمہ: "تم مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا". (سورۃ غافر:آیت 60)

4۔ استغفار نہ چھوڑیں ورنہ نجات سے محروم ہو جائیں گے

"وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون"

ترجمہ: "اللہ ان کو عذاب دینے والا نہیں ہے جب کہ وہ استغفار کرتے ہوں". (سورۃ الانفال:آیت 33)

اللہ تعالی، نبی کریم ﷺ کے طفیل ہم سب اور دیگر تمام مسلمانوں کو ہر طرح کی بیماری اور تکلیف سے فوری آور مکمل شفاعطافرمائے اور ہمارے تمام گناہ معاف فرمائے اور ہم سب کو ہدایت عطافرمائے،اور تمام مسلمانوں کی فوری اور کامل مغفرت فرمائے۔آمین

سوال نمبر 33: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا جائز نہیں ہے۔کیا واقعی اسی طرح ہے؟

جو لوگ ترمذی شریف کی ایک حدیث پاک کا حوالہ دیتے ہیں۔جس کے مطابق صحابہ ء کرام (رضوان اللہ اجمعین) نبی پاک کے آنے پر کھڑے نہیں ہوتے تھے۔کیونکہ آقا علیہ السلام کو یہ اپنی ذات کے لیے پسند نہیں تھا۔مگر آقا علیہ السلام نے صحابہ ءاکرام رضوان اللہ اجمعین کو دوسروں کے لیے کھڑے ہونے کا حکم خود دیا بھی ہے۔اور دوسروں کے لیے خود بھی کھڑے ہوئے ہیں۔

حدیث پاک: حضرت سہل بن حنیف اور حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالی عنہما قادسیہ میں کسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔اتنے میں کچھ لوگ ادھر سے ایک جنازہ لے گزرے، تو یہ دونوں بزرگ کھڑے ہوگئے۔عرض کیا گیا کہ جنازہ تو ذمیوں کا ہے (جو کافر ہیں) اس پر انہوں نے فرمایا- کہ آقا علیہ السلام کے پاس سے اسی طرح سے ایک جنازہ گزرا تھا۔آقا علیہ السلام اس کے

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

لیے کھڑے ہو گئے۔ پھر آقا علیہ السلام سے کہا گیا کہ یہ تو یہودی کا جنازہ تھا۔ آقا علیہ السلام نے فرمایا کیا یہودی کی جان نہیں ہے؟ (صحیح بخاری، رقم الحدیث 1312)

حدیث پاک: ایک موقع پر آقا علیہ السلام نے صحابہ ءاکرام (رضوان اللہ اجمعین) کو حکم دیا کہ وہ حضرت سعد ابنِ مُعاد رضی اللہ تعالیٰ عنہو، کے لیے کھڑے ہو جائیں، جو اُس وقت عارضی طور پر جج کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ آقا علیہ السلام نے فرمایا اپنے سر دار کے لیے کھڑے ہو جاو۔ (صحیح بخاری رقم الحدیث 3043)

نوٹ: صحیح بخاری، اور صحیح مسلم، ان دونوں احادیث پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ اپنے بڑوں اور کسی دوسرے مذہب کے بڑوں کے لیے بھی وقتی طور پر کھڑے ہونا جائز ہے۔ بلکہ دوسری حدیث پاک میں تو آقا علیہ السلام نے ایک صحابی رسول کے ادب میں تو کھڑے ہونے کا باقی سب کو حکم دیا۔ لہذا قابل احترام لوگوں کے لیے تو ضرور کھڑا ہونا چاہیے۔

سوال نمبر 34: کیا نعت خوانوں پر پیسے پھینکنے چاہیے؟

نعت خوانوں پر پیسے پھینکنا انتہائی غلط کام ہے۔ جو کوئی ایسا کرے اُس کو سمجھانا چاہیے۔ نوٹوں کے اُوپر بعض مرتبہ مبارک نام بھی لکھے ہوتے ہیں۔ مثلاً عبداللہ، محمد علی وغیرہ نعت خوانوں پر نوٹ پھینکنے سے مبارک الفاظ کی بے حُرمتی ہوتی ہے۔

پیسہ اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اس کو پھینکنا نہیں چاہیے۔ اگر کسی نے نعت خواں کی خدمت کرنی ہے تو ادب کے ساتھ اور خاموشی کے ساتھ اُس کی خدمت کر دیں مگر دُنیا کے سامنے پیسے پھینکنے نہیں چاہیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال نمبر 35: مسکین کسے کہتے ہیں۔؟ کچھ لوگوں کا خیال ہوتا ہے۔ کہ صرف تبلیغ کے لیے گھر سے نکلے رہنا، اور اپنے پیر صاحبان اور درگاہوں پر ہی زیادہ وقت گزار نا دین کی خدمت میں شمار ہوتا ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے؟

حدیث پاک: نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسکین وہ نہیں جسے ایک دو لقمے در در پھرائیں۔ مسکین تو وہ ہے جس کے پاس مال نہیں۔ لیکن اسے سوال سے شرم آتی ہے اور وہ لوگوں سے چمٹ کر نہیں مانگتا۔(مسکین وہ جو کمائے مگر بقدر ضرورت نہ پاسکے)۔ صحیح البخاری-1476

نوٹ: تبلیغ کے لیے گھر سے نکلنا بھی عبادت میں شمار ہوتا ہے۔اگر انسان شرعی تقاضے پورا کر کے نکلے۔ مگر۔"اگر" کوئی انسان اپنے کاروبار یا ملازمت کو بھی صحیح اور شرعی طریقے کے مطابق کرنے کی کوشش کرے تو وہ بھی عبادت کے ذمرے میں ہی آئے گا۔

حدیث پاک: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس کے طاقتور جسم اور اس کی چُستی کو دیکھ کر بہت تعجب کا اظہار کیا اور کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ (کاش) اس شخص کی طاقت و جوانی اور چُستی و مستعدی اللہ کے راستے میں خرچ ہوتی!

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا :

1۔ (ایسا نہ کہو) اگر اس کی یہ بھاگ دوڑ اپنے چھوٹے بچوں کی خاطر ہے تو یہ اللہ ہی کے راستے میں ہے۔

2۔ اسی طرح اگر یہ اپنے بوڑھے والدین کی ضروریات پوری کرنے کے لیے نکلا ہے تو پھر بھی یہ اللہ کے راستے میں ہے۔

3۔ اور اگر یہ اس لیے محنت کر رہا ہے کہ اپنے آپ کو دستِ سوال پھیلانے سے بچائے تو یہ بھی اللہ ہی کے راستے میں شمار ہو گا ۔

4۔ اور اگر یہ اپنے اہل خانہ کی ضروریات پوری کرنے کی غرض سے نکلا ہے تو اسے بھی اللہ کا راستہ ہی کہا جائے گا۔

ہاں اگر اس کی یہ جدوجہد اس لیے ہے کہ یہ دوسروں پر فخر اور بڑائی جتائے اور اپنی دولت مندی کا مظاہرہ کرے تو پھر اس کی یہ دوڑ دھوپ شیطان کے راستے میں ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، صحیح حدیث 940)

سوال 36: دینی جماعتوں کا چندے اکھٹے کرنا، اور مریدوں کا اپنے پیر صاحب کو، نذرانے دینا، کیسا ہے؟ کیا قرآن پاک سے ثابت کیا جاسکتا ہے، کہ اپنے پیر صاحب اور ان کی جماعت پر، کھلے دل سے خرچہ کرنے سے زیادہ افضل ہے، کہ انسان اپنے رشتہ داروں اور والدین پر، کھلے دل سے خرچہ کرے؟

دینی جماعتوں کا چندے اکھٹے کرنا، ناجائز تو نہیں ہے، مگر لوگوں کو بہت زیادہ مجبور کر کے چندے اکھٹے کرنا بھی مناسب نہیں ہے۔ اگر کوئی اپنی خوشی سے کسی دینی جماعت یا اپنے پیر صاحب کو پیسے دے، تو وہ جائز تو ہے، مگر ایسا بھی نہیں لگنا چاہیے، کہ پیر صاحب یا اُن کی جماعت کا مقصد، لوگوں سے پیسے اکھٹے کرنا ہی رہ گیا ہے۔ جو دینی جماعتیں چندوں پر بہت زیادہ زور دیتی ہیں، بے شک اُن کی نیت اچھی ہی ہو، مگر لوگ پھر بھی اُن سے بدگمان ہو سکتے ہیں۔ نبی پاک ﷺ نے بھی کچھ خاص مواقع پر مال و اسباب جمع کروانے کا حکم ضرور دیا ہے۔ مثلاً کسی خاص جنگ سے پہلے، وغیرہ وغیرہ۔ مگر اس کو باقاعدگی، کے ساتھ اپنا معمول نہیں بنایا۔

بہت افسوس ہوتا ہے، ان لوگوں پر جن کو اپنے والدین اور رشتہ داروں کی تو ضروریات نظر نہیں آتی، مگر اپنے پیر صاحب، اور ان کی جماعت کی ضروریات ہر وقت یاد رہتی ہیں۔ کچھ لوگ اپنے پیر صاحب، اور ان کی جماعت پر تو خوب دل کھول کر خرچ کرتے ہیں، مگر اپنے رشتے داروں پر خرچ کرتے ہوئے، ان کا دل اور ہاتھ دونوں، تنگ ہو جاتے ہیں

زکوۃ کا بھی بہتر استعمال یہ ہے، کہ انسان زکوۃ اپنے قریبی، غریب اور مستحق رشتے داروں پر ہی خرچ کرے۔ جبکہ ہمارے ہاں لوگ زکوۃ بھی اپنے مستحق اور غریب جاننے والوں کی بجائے، اپنے اپنے پیر صاحبان، یا اُن کی دینی جماعتوں

کو دے دیتے ہیں، تاکہ وہ اپنی مرضی سے جہاں چاہیں وہاں خرچ کر لیں۔ اللہ تعالیٰ، تو سب سے پہلے والدین، اور اس کے بعد رشتہ داروں پر خرچ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ، ہم سب کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین۔

فرمانِ الٰہی: نبی ﷺ لوگ تم سے پوچھتے ہیں، کہ (خدا کی راہ میں) کس طرح کا مال خرچ کریں۔ کہہ دو کہ (جو چاہو خرچ کرو لیکن) جو مال خرچ کرنا چاہو وہ (درجہ بدرجہ اہل استحقاق یعنی) ماں باپ اور قریب کے رشتے داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور مسافروں کو (سب کو دو) اور جو بھلائی تم کرو گے، خدا اس کو جانتا ہے۔ سورۃ البقرہ۔ ۲۱۵

دینی یا دنیاوی کسی بھی کام کے لئے چندہ اکھٹا کرنا ناجائز نہیں ہے۔ مگر دینی شخصیات کو ان معاملات میں خاص احتیاط کرنی چاہیے، تاکہ لوگ دینی شخصیات سے بدگمان نہ ہوں۔ اور یہ بدگمانی لوگوں کو دین سے ہی دور نہ کر دے۔ لہذا دینی شخصیات ان معامالات میں خاص احتیاط کریں، جس طرح اولیاءاللہ کی اکثریت نے ان معاملات میں خاص احتیاط کی ہے، جس کی وجہ سے لوگوں کو نہ، تو اولیاءاللہ پر اُنگلی اُٹھانے کا موقع ملا، اور نہ ہی دین سے بدگمان ہوئے۔

سوال نمبر 37: اگر عوام کے مطابق، حکومت یا عدالت کسی مجرم کو سزا نہیں دے پارہی، خواہ وہ عام مجرم ہو یا گستاخ رسول تک ہو۔ عوام پھر بھی قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتی۔ شریعت کی روشنی میں سمجھیں۔

جذبات کو شریعت کے تابع کرنا ضروری ہے۔ حکمرانوں یا عدلیہ سے اختلاف اپنی جگہ، مگر امت میں فتنہ، کو پھیلانے سے روکنا بھی بہت ضروری ہوتا ہے۔ اور اگر حکومت وقت اور قاضی وقت کے فیصلے یا رویہ سے اگر کسی کو اختلاف ہو، تب بھی حکم اور فیصلہ حکومت کا اور قاضی کا ہی چلے گا۔ کیونکہ دوسری صورت میں فتنہ بڑھے گا۔ فتنہ اتنا بڑا جرم اور گناہ ہے، کہ ماضی میں صحابہ کرام نے حکمرانوں کی بے حساب، بے انصافیوں اور مظالم کے باوجود، بھی عوام کو حکمرانوں کے

خلاف بغاوت اور قتل کے لیئے نہیں اکسایا۔ تصور کر لیں، اگر قاضی بد دیانت ہے، یا حکومت وقت، بھی غلط ہے۔ تو پھر بھی، فکر مت کریں ہمارا، رب تو سچا اور انصاف والا ہے، وہ خود ہی، قاضی اور حکومت سے حساب لے لے گا۔

یاد رہے، حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالی عنہو، وہ ہیں، جنہوں نے حضرت امام حسینرضی اللہ تعالی عنہو، کی شہادت کے بعد بھی، یزید بد بخت کے قتل اور اس کے خلاف بغاوت کا حکم نہیں دیا۔ حالانکہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالی عنہو کو یزید بد بخت سے شدید اختلافات تھے۔ معاذ اللہ، کیا حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالی عنہو، کا عشق کم تھا، یا معاذ اللہ، ان کو شریعت کا علم کم تھا۔

جب حجاج بن یوسف نے، صحابی رسول حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہو، کو شہید کر کے، ان کا جسم مبارک، خانہ کعبہ کی دیوار پر لٹکا دیا، تو اس ظلم عظیم کے بعد، بھی عظیم صحابی رسول، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہو، نے حجاج بن یوسف کے خلاف بغاوت اور قتل کا فتوی نہیں دیا۔ معاذ اللہ، کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہو، کا عشق کم تھا، یا معاذ اللہ، ان کو شریعت کا علم کم تھا۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمت اللہ علیہ، حضرت امام ابو یوسف رحمت اللہ علیہ اور حضرت امام محمد رحمت اللہ علیہ، کے مطابق، گستاخ رسول تک کو سزا دینے سے پہلے، تین دن تک، توبہ کی دعوت دینی چاہیے، اگر وہ توبہ نہ کرے، تو پھر اسے قتل کرنا جائز ہے، مگر عورت کو پھر بھی قتل نہیں کرنا چاہیے۔ بے شک، گستاخ رسول کی سزا موت ہی ہے، اگر قاضی فیصلہ سنا دے، تو، مگر اس کا فیصلہ قاضی وقت ہی کرے گا۔

کسی کی اندھی تقلید میں مبتلا مت ہوں۔ قرآن و حدیث، سے رہنمائی لیں۔ قوم سے درخواست ہے کہ، چند نام نہاد لوگو ں کی باتوں میں آکر اپنے ملک کو تباہ مت کریں۔ کسی بھی جج، پولیس یا حکمران وقت، کے فیصلے سے اختلاف کرنا جائز ہے، مگر اختلاف کی صورت میں بھی، ملک میں فتنہ پھیلانے کی کسی کو بھی اجازت نہیں ہے۔ لہذا حکومت کو ان لوگوں

کے خلاف، سخت سے سخت ایکشن لینا چاہیے، جو ملک میں فتنہ پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں، اور لوگوں کو خود ہی مجرم ٹھہرا کر سزا دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

سوال نمبر 38: صحابہ کرام تو گستاخ رسول، بلکہ مرتد تک کی توبہ قبول کر لیتے تھے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمت اللہ علیہ کا فتوی بھی پڑھ لیں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، **نے اپنے دور خلافت میں** جھوٹی نبوت کے دعوے داروں اور اسلام سے مرتد ہونے والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ' نے پہلے اُن لوگوں کو خطوط ارسال کیے اور اُن کو دوبارہ اسلام میں آنے کی دعوت دی۔ اُن لوگوں میں ایک جھوٹی نبوت کا دعوے دار "طلیحہ" بھی شامل تھا۔ طلیحہ سے بڑا گستاخ اور مرتد کون ہو گا، مگر طلیحہ کو بھی پہلے سمجھایا گیا، کہ وہ اسلام قبول کر لے۔ مگر جب وہ نہ مانا تو پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی قیادت میں مسلمانوں نے طلیحہ اور اُس کے حامیوں سے جنگ کی۔ مگر طلیحہ جب جنگ ہارنے لگا تو اپنی بیوی کو لیکر بھاگ گیا۔ اور بعد میں اُس نے دوبارہ اسلام بھی قبول کر لیا۔ اور اُس کے اگلے ہی سال حج کرنے بھی چلا گیا۔ جب لوگوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو بتایا کہ طلیحہ تو حج کر رہا ہے، تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ' نے فرمایا تو پھر میں کیا کروں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے یہ نہیں فرمایا کہ اُسے قتل کر دو، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اُس نے اپنی جان بچانے کے لیے اسلام قبول کیا ہو۔

یہی طلیحہ بعد میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ' کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ بے شک کئی گستاخوں کو قتل بھی کیا گیا۔ مگر قتل سے پہلے اُن کو اسلام کی دعوت بھی دی گئی جب وہ نہیں مانے تو اُن کو قتل کیا گیا۔ لیکن اب ہمارے معاشرے میں تو شدت پسندی اتنی بڑھ گئی ہے کہ وہ لوگ جن کو شائد شریعت کی، الف، ب، بھی معلوم نہ ہو وہ لوگوں کو گستاخ ہونے کا فتوی بھی دیتے ہیں اور اُس کو قتل کرنے کا حکم بھی خود ہی سُنا دیتے ہیں۔ **اگر کسی پر**

گستاخی کاالزام ہو تو،اُس کو قانون کے حوالے کرناچاہیے۔آگے،عدالت کاکام ہے کہ وہ سزادے،یااگرعدالت کی نظر میں وہ بے گناہ ہے،توعدالت اُس کو رہا کر دے۔ مگر فیصلہ جج کا ہی ماناجائے گا،عوام کو فیصلے کااختیار نہیں۔

ہمارے معاشرے میں ایسالگتاہے، کہ کچھ جذباتی،لوگوں کواپنے آپ کو مسلمان ثابت کرنے کے لیے کسی دوسرے کو گستاخ ثابت کرنا بہت ضروری لگتاہے ۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ، حضرت امام ابویوسف رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت امام محمد رحمتہ اللہ علیہ، کے مطابق گستاخِ رسول،اور مرتد دونوں کو الزام ثابت ہونے کے بعد تین دن تک سمجھاناچاہیے،اور توبہ کی دعوت دیتے رہناچاہیے۔اگر وہ تین دن بعد بھی توبہ نہ کرئے تو پھر اُس کو قتل کر دیناچاہیے۔ لیکن عورت کو پھر بھی قتل نہیں کیاجائے گا۔ قتل کی سزاصرف مرد کے لیے ہے۔جب کہ، حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کے مطابق عورت ہو یامرد،اگراُن پر گستاخی ثابت ہو جائے،تواُن کو قتل کر دیاجائے۔

سوال نمبر39: آخر شب برات کی شرعی حیثیت کیاہے؟ اوراس رات عبادت کرنے کا کیافائدہ یانقصان (معاذ اللہ) ہے ؟

شبِ برات کامطلب ہے،آزادی کی رات،یہ آزادی جہنم سے ہے۔لفظ شب برات قرآن پاک یاحدیث پاک میں تونہیں لکھاہوا، مگر ترمذی شریف کی حدیث پاک سے ثابت ہوتاہے کہ اللہ تعالیٰ اس رات کو بے شمار لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتاہے۔اس لیے اس رات کو شب برات کہاجاتاہے۔اس رات کو عبادت کرنااوراس کے اگلے دن کاروزہ رکھنے کانبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح طور پر فرمایاہے۔اس رات کی عبادت اوردن کے روزے کابے حد ثواب ہے لہذااس موقع کوضائع نہیں کرناچاہیے۔ لیکن اگر کوئی اس رات کو کوئی خاص عبادت یااہتمام نہیں کرتاتواُس کو ہم گنہگار تو نہیں کہہ سکتے، مگر عبادت کرنے والاانشاءاللہ تعالیٰ اجر عظیم حاصل کرلے گا۔اس رات کی عبادت فرض یاواجب نہیں ھے۔ مگر یہ ایک انتہائی مستحب عمل ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

حدیث پاک نمبر1: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نصف شعبان کی رات آئے تو اس رات کو قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو۔اس رات اللہ تعالیٰ سورج کے غروب ہوتے ہی پہلے آسمان پر نزول فرمالیتا ہے اور صبح صادق طلوع ہونے تک کہتا رہتا ہے: کیا کوئی مجھ سے بخشش مانگنے والا ہے کہ میں اسے معاف کردوں؟ کیا کوئی رزق طلب کرنے والا ہے کہ اسے رزق دوں؟ کیا کوئی (کسی بیماری یا مصیبت میں) مبتلا ہے کہ میں اسے عافیت عطا فرمادوں؟۔ سنن ابنِ ماجہ، 1388

حدیث پاک نمبر2: اللہ تعالیٰ پندرھویں شعبان کی رات کو آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے، اور قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ تعداد میں لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے۔ (739، جامع ترمذی)

کچھ لوگ کہتے ہیں، کہ، ضعیف حدیث پاک کا حوالہ مت دیا کریں۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں، اُن سے پوچھیں کہ آپکو کیسے پتہ چلا، کہ، یہ احادیث پاک ضعیف ہیں۔ اُن کا جواب ہوگا کہ علما کرام، نے کچھ اُصول بتائے ہیں۔ جن سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ کہ کون سی احادیث پاک صحیح ہیں اور کون سی ضعیف ہیں۔ تو اُن لوگوں سے کہیں، کہ، جناب اِنہی علمائے کرام نے یہ اصول بھی تو بتایا ہے۔ ضعیف حدیث پاک فضائل کے باب میں معتبر ہوتی ہے۔

ضعیف کا مطلب جھوٹی حدیث پاک نہیں ہوتا۔ بعض وجوہات کی بنیاد پر اس کو کمزور حدیث پاک کہا جا سکتا ہے۔ لیکن جب اس میں کسی فضیلت کا ذکر کیا گیا ہو تو اُس کے ضعف کو نہیں دیکھتے، بلکہ اُس کی فضیلت کو مان لیتے ہیں۔ کیونکہ حرام اور حلال کو ثابت کرنے کے لیے حسن حدیث پاک ضروری ہوتی ہے۔ ضعف حدیث پاک فضیلت کے باب میں بالکل معتبر ہے۔ (اکثر محدیثن، اس اصول پر متفق ہیں)

فرض عبادت تو ہر حال میں کرنی ہی ہے۔ فرض عبادات کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ کے اس حد تک قریب ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس بندے سے محبت کرنے لگ جاتا ہے۔ اور رب تعالیٰ اُس بندے کے کان،

ہاتھ اور آنکھیں تک بن جاتا ہے۔ فرض عبادت تو ایک ڈیوٹی ہے جو ہر حال میں کرنی ہی ہے، جب کہ، نفلی عبادات ڈیوٹی سے زیادہ کرنے کو کہتے ہیں۔ قدرتی بات ہے جو انسان ڈیوٹی سے زیادہ کرے گا وہ اپنے رب کا خاص پیارا تو ضرور بنے گا۔

ثبوت کے لیے حدیث مبارکہ: کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جس نے میرے کسی ولی سے عداوت رکھی میں اس کے ساتھ اعلان جنگ کروں گا، میرے کسی بندے نے میرے فرض کردہ احکام کی بجاآوری سے زیادہ محبوب شے سے میرا قرب حاصل نہیں کیا اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں، جب میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اُس کے کان بن جاتا ہوں، جن سے وہ سُنتا ہے، اُس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضرور عطا فرماتا ہوں اور اگر کسی چیز سے میری پناہ چاہیے تو میں اُسے ضرور پناہ عطا فرماتا ہوں۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث: ٦٥٠٢)

سوال نمبر 40: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ، جس طرح انبیاء علیہ السلام کے تبرکات سے برکت حاصل کرنا ثابت ہے۔ لہذا، اس سے، ہمارے پیر صاحب کے تبرکات سے بھی برکت لینا ثابت ہوتا ہے؟ کیا نیک لوگوں کے قریب دفن ہونے کا کوئی فائدہ ہوتا ہے؟

انبیاء علیہ السلام کے تبرکات کو کبھی بھی اولیاء اللہ، یا اپنے پیر صاحب کے تبرکات سے نہ ملائیں۔ جو معاملہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہ السلام کے تبرکات کے ساتھ مخصوص فرمادیا ہے، لازمی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے وہ برکتیں اولیاء اللہ کے تبرکات کے ساتھ بھی مخصوص فرمائی ہوں۔

حدیث پاک سے تو یہ بھی ثابت ہے۔ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین، تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کا پانی بھی نہیں گرنے دیتے تھے اور اُسے بھی اپنے لیے تبرک کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ مگر آپ کے، پیر صاحب کے وضو کا پانی، ناپاک ہوتا

ہے، اور اس لئے گٹر میں گرادیا جاتا ہے۔ اُن لوگوں سے کہیں کہ حدیث پاک سے تو یہ بھی ثابت ہوتا ہے، کہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین، تو نبی پاک ﷺ کی تھوک شریف (لعب دھن) بھی زمین پر نہیں گرنے دیتے تھے، بلکہ اُسے اپنے ہاتھوں اور چہرے پر مل لیتے تھے۔ کیا آپ اپنے پیر صاحب کی تھوک اپنے چہرے پر ملتے ہیں؟
خدا کے لیے ان چیزوں کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اپنے پیر صاحب کا ادب اور احترام ضرور کریں۔ مگر اُن کو اُس مرتبے پر فائض کرنے کی کوشش مت کریں، جہاں پر وہ فائض ہو نہیں سکتے۔

حدیث پاک: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنھا نے سرکارِ مدینہ ﷺ کے مقدس بالوں کو ایک شیشی میں رکھ لیا تھا۔ جب کسی انسان کو نظر لگ جاتی یا کوئی مرض ہوتا تو آپ رضی اللہ تعالی عنھا اسی شیشی کو پانی میں ڈبو کر دیتی تھیں اور اس پانی سے شفاء حاصل ہوتی تھی۔ (صحیح البخاری، کتاب اللباس ۵۸۹۶)

حدیث پاک: حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ، نے بارگاہ نبوی ﷺ میں عرض کی، یارسول اللہ ﷺ آپ میرے گھر تشریف لائیں اور وہاں کسی جگہ نماز پڑھیں تاکہ میں اس جگہ کو نماز کی جگہ بنالوں۔ آقا و مولی ﷺ انکے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا، میں کس جگہ نماز پڑھوں؟ انہوں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا تو حضور ﷺ نے وہاں نماز ادا فرمائی۔
(بخاری۔ رقم الحدیث ۴۲۴)

نوٹ: نبی پاک ﷺ اور دیگر انبیاء علیہ سلام کے ان خاص معاملات، کو بنیاد بنا کر دیگر نیک لوگوں کی بزرگی ثابت کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ، انبیا علیہ سلام اور دیگر اولیا اللہ میں زمین اور آسمان سے بھی زیادہ، کا فرق ہے۔

اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کے قرب و جوار میں دفن ہونے کی تمنا کرنا محبوبانِ خدا کا طریقہ رہا ہے۔

حوالہ نمبر 1: امام رازی رحمۃ اللہ علیہ (م ٦٠٦ھ) فرماتے ہیں، حضرت یعقوب علیہ السلام نے وفات سے قبل وصیت فرمائی کہ مجھے ملک شام میں اللہ تعالیٰ کے نبی اور میرے والد حضرت اسحاق علیہ السلام کے پہلو میں دفن کیا جائے۔ جب آپ کا وصال

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

ہو گیا تو حضرت یوسف علیہ السلام آپ کا جسم مبارک لیکر مصر سے شام گئے اور وہاں حضرت اسحاق علیہ السلام کے قریب آپ کو دفن کیا۔ (تفسیر کبیر)

حوالہ نمبر 2: اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے وصال سے قبل اپنے بیٹے سے فرمایا، تم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جاکر میرا اسلام کہو اور اجازت مانگو کہ وہ مجھے میرے آقا کریم ﷺ اور میرے دوست صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے ساتھ دفن کیے جانے کیا جازت دے دیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، یہ جگہ میں نے اپنے لئے رکھی ہوئی تھی لیکن آج میں عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو اپنی ذات پر ترجیح دیتی ہوں۔ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے واپس جاکر یہ خوشخبری سنائی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے فرمایا، میرے نزدیک اس آرام گاہ سے بڑھ کر کوئی چیز اہم نہیں ہے۔ صحیح بخاری۔ رقم الحدیث ۱۳۹۲

حوالہ نمبر 3: رسول کریم ﷺ نے فرمایا، جب حضرت عزرائیل علیہ السلام روح قبض کرنے کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں آئے، تو موسیٰ علیہ السلام نے انہیں تھپڑ مارا جس سے انکی آنکھ ضائع ہو گئی، ملک الموت واپس بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوئے، اور عرض کی، الٰہی ! مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا ہی نہیں چاہتا، اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو پھر آنکھ عطا فرمائی اور فرمایا، جائو اور میرے بندے سے کہو اپنا ہاتھ بیل کی پشت پر رکھے، ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے میں اتنے سال اسکی عمر بڑھادوں گا، جب ملک الموت نے یہ پیغام پہنچایا تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی، الٰہی پھر کیا ہو گا؟ فرمایا، پھر موت آجائے گی، توآپ نے عرض کی، جب موت آنی ہی ہے تو ابھی آجائے، اے اللہ ! مجھے بیت المقدس کی سرزمین پر پہنچادینا۔ (بخاری کتاب الجنائز، مسلم باب فضائلِ موسیٰ) اسکی شرح میں امام نووی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں " حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بیت المقدس میں دفن ہونے کی خواہش صرف اس لیے کی کہ وہ بیشمار انبیاء کرام کا مدفن ہونے کے باعث متبرک ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال نمبر 41: کیا صرف اپنے اعمال پر ہی بھروسہ کرنا چاہئے؟ یا پھر نیک لوگوں سے نسبت (تعلق) کا بھی انسان کو کوئی فائدہ ہوتا ہے؟ اگر کوئی سید صاحب (سادات)، ظاہری طور پر نیک اعمال نہ کرتے ہوں تو کیا پھر بھی ایسے سید صاحب (سادات) کا احترام کرنا ہم پر لازم ہے؟

اگر روٹی کا کوئی ٹکڑا زمین پر گر جائے تو کیا ہم اُسے (استغفر اللہ) پیر سے کچل دیتے ہیں، یا اُسے اُٹھا کر صاف کر کے کھا لیتے ہیں یا اُسے اُٹھا کے ادب کے ساتھ کسی اُونچی صاف جگہ پر رکھ دیتے ہیں۔ اگر ہم کسی دفتر یا فیکٹری میں نوکری کرتے ہوں اور اگر ہماری فیکٹری کے مالک کا بیٹا خواہ اچھا ہو یا بُرا ہو، تو کیا ہم اس کا ادب پھر بھی نہیں کرتے؟ اگر ہم رزق کی نسبت سے گرے ہوئے روٹی کے ٹکڑے کی عزت کر سکتے ہیں، اپنی فیکٹری کے مالک کی نسبت سے اُس کے بیٹے کی عزت کر سکتے ہیں، خواہ وہ بیٹا نمازی ہو یا نہ ہو، خواہ وہ بیٹا نیک اعمال کرتا ہو یا نہ کرتا ہو، پھر بھی ہم اس کی عزت کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ ہماری فیٹری کے مالک کا بیٹا ہے۔

یاد رکھیں! ہم سادات کی عزت نبی پاک ﷺ کی نسبت کی وجہ سے کرتے ہیں۔ اعمال کی اہمیت سے انکار نہیں۔ نماز، روزہ، زکوۃ، حج، تمام ہی فرائض انتہائی اہم ہیں۔ مگر نسبت کی اہمیت کو کم سمجھنا، انتہا سے زیادہ بڑی بے وقوفی ہے۔ لہذا ہمیں سادات کا ادب کرنا چاہیے، اگر وہ گناہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ اُن سے خود ہی حساب کر لے گا۔ اگر کوئی سادات، کوئی غیر شرعی کام کرے، تو آپ کو اُس کا ساتھ بالکل نہیں دینا چاہیے۔ نسبت کا صحیح اور باقاعدہ فائدہ صرف تب ہی ہو گا اگر انسان کے اپنے عمال بھی اچھے ہوں گے۔ نسب سے زیادہ، عمل اور علم کا درست ہونا ضروری ہے، لہذا، اپنے نسب پر غرور مت کریں۔

حدیث پاک: جو شخص حصول علم کے لیے کوئی راستہ طے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے، اور جس کو اس کے عمل نے پیچھے کر دیا تو اسے اس کا نسب آگے نہیں کر سکے گا۔ ابوداؤد-643

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

یادرکھیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو جب خوشخبری دی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا **خاتونِ جنت ہیں تو اُس وقت آپ** صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ شرائط عائد نہیں کی تھیں کہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا، **اتنے حج کریں گیں، یا اتنے عمرے** کریں گیں، یا اتنی عبادات کریں گیں، تب ہی خاتونِ جنت بنیں گیں۔ یہ صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت ہی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا، **خاتونِ جنت ہیں۔ یہ مقام نسبت سے ملا ہے، مگر اعمال نے بھی، اس نسبت کی لاج نبھائی۔**

یادرکھیں: اسی طرح جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ، **کو بشارت دی** کہ آپ دونوں شہزادے، جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ **تو یہ اعزاز اُن دونوں شہزادوں کو نبی پاک** صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم **کی نسبت سے ملا تھا۔ مگر اعمال نے بھی اس نسبت کی لاج رکھی۔** لہذا نسبت کی اہمیت سمجھ کر کام کیا کریں۔ یہ نہ ہو کہ جن اعمال پر بھروسہ کر رہے ہیں وہ اعمال نسبت کی بے ادبی کی وجہ سے برباد ہو جائیں۔

نسبت سے فرق تو پڑتا ہے۔ گندم میں کنکر ہوتا ہے، کیا وہ کنکر گندم کے بھاؤ نہیں بکتا؟ وہ بھی گندم کے حساب سے ہی تلتا ہے۔ اسی طرح جو اللہ والوں کی مجالس میں بیٹھتا ہے، وہ کھرا نہ بھی ہو، کھوٹا ہی ہو، انشاءاللہ اس کا حساب کتاب، اور بھاؤ، اسی گندم کے بھاؤ لگ جائے گا اور انشاءاللہ وہ بھی اسی طرح بوریوں میں پیک ہو کے تُلے گا اور کندھوں پہ اٹھایا جائے گا، اور اگر وہ دور رہا تو آوارہ پڑے کنکر کی طرح پاؤں تلے روندا جائے گا یا اٹھا کر باہر پھینک دیا جائیگا۔ ایک آدمی نے دو اینٹیں لیں ایک اینٹ کو مسجد میں لگا دیا۔۔ اور ایک اینٹ بیت الخلا میں لگا دی۔۔ اینٹیں ایک جیسی۔۔ بنانے والا ایک۔۔ لگانے والا بھی ایک۔۔ لیکن ایک کی نسبت مسجد سے ہوئی۔۔ اور ایک کی نسبت بیت الخلا سے ہوئی۔۔ وہاں ہم ننگا پاؤں بھی رکھنا پسند نہیں کرتے اور جس اینٹ کی نسبت بیت اللہ سے ہوئی وہاں ہم اپنی پیشانیاں ٹیکتے ہیں اسکو ہونٹوں سے چومتے ہیں بوسہ دیتے ہیں، دونوں کے رتبے میں فرق کیوں ہوا۔ قیمت ایک تھی چیز بھی ایک تھی۔ ایک ہی طریقے سے دونوں اینٹ ایک انسان نے لگائی بھی۔۔ فرق صرف یہ تھا کہ دونوں کی نسبت الگ الگ تھی۔ اپنی نسبت اللہ والوں سے رکھیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ یقیناً بہت فرق پڑے گا۔

سوال نمبر 42: کئی لوگ کہتے ہیں کہ، نبی کریم ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت کے وقت، دعامانگتے ہوئے اپنا منہ بیت اللہ شریف کی طرف کرنا چاہیئے۔ قبر مبارک کی صرف چہرہ کرکے دعا نہیں مانگنی چاہیئے۔ آئیے دُرست معاملہ سمجھتے ہیں۔

جواب: جو لوگ اس طرح کی بات کریں ان سے پوچھیں کہ اگر ایک کمرے میں ۵۰ آدمی دائرے میں بیٹھے ہیں اور ان میں سے ایک آدمی کہتا ہے کہ آو ہم اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔ تو دائرے میں بیٹھے سارے لوگ اسی وقت اپنے ہاتھ اُٹھا لیتے ہیں اور اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔ اب یہ کہاں لکھا ہوا ہے کہ دائرے میں بیٹھے لوگ ایک دوسرے کی طرف منہ کرکے دعا نہیں مانگ سکتے۔ یا یہ کہاں لکھا ہے کہ پہلے دائرے میں بیٹھے سارے لوگ اپنا منہ قبلہ کی طرف کریں، اور پھر وہ دعا مانگیں۔ یہ بات درست نہیں ہے کہ نبی پاک ﷺ کی قبر شریف کی طرف منہ کرکے دعا نہیں مانگی جا سکتی، بلکہ نبی پاک ﷺ کی قبر شریف کی طرف منہ کرکے ہاتھ اُٹھا کر اگر کوئی اپنے اللہ سے دعا مانگے۔ تو یقین رکھنا چاہیے کہ یہ دعا نبی پاک ﷺ کی قبر شریف کی برکت سے رب تعالیٰ انشاءاللہ جلد اور ضرور قبول فرمائیں گے۔

سوال نمبر 43: کچھ لوگ سوال کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا مقام زیادہ بلند ہے "یا" حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا مقام زیادہ بلند ہے؟

اس سوال کے دو جواب ہیں، دونوں حصّے غور سے پڑھیں انشااللہ آپکو سمجھ آجائے گی۔

بیوی کی حیثیت سے اگر بیوی کی حیثیت سے دیکھا جائے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنھا بیوی ہیں نبی پاک ﷺ کی۔ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنھا بیوی ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ، کی۔ تو قدرتی بات ہے۔ کہ نبی پاک ﷺ کی بیوی افضل ہو نگی

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہو کی بیوی سے تو اس حساب سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا افضل ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے۔

بیٹی کی حیثیت سے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیٹی ہیں۔ نبی پاک ﷺ کی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا بیٹی ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہو کی۔ تو قدرتی بات ہے۔ اگر بیٹی کی حیثیت سے دیکھا جائے تو نبی پاک ﷺ کی بیٹی افضل ہو نگی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہو کی بیٹی سے۔ تو اس حساب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا افضل ہوئیں، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے۔

(خلاصہ)۔ جس رشتے، جس مقام، جس شخصیت کو نبی پاک ﷺ سے جتنی زیادہ قربت ہو گی اُس کا اُتنا ہی مقام بلند ہوتا چلا جائے گا۔

سوال نمبر 44: کیا خواب حقیقت ہوتا ہے؟ خواب کس سے بیان کرنا چاہئیے؟ کیا برے خواب سے ڈرنا چاہئیے؟ اور برا خواب دیکھ کر کیا کرنا چاہئیے؟

حدیث پاک: 1 "حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالی عنہو نے فرمایا، کہ میں (برے) خواب دیکھتا تھا اور اس کی وجہ سے بیمار پڑ جاتا تھا۔ آخر میں نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں بھی خواب دیکھتا اور میں بھی بیمار پڑ جاتا۔ آخر میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں پس جب کوئی اچھے خواب دیکھے تو اس کا ذکر صرف اسی سے کرے جو اسے عزیز ہو اور جب برا خواب دیکھے تو اللہ کی اس کے شر سے پناہ مانگے اور شیطان کے شر سے اور تین مرتبہ تھو تھو کر دے اور اس کا کسی سے ذکر نہ کرے پس وہ اسے ہر گز کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

(صحیح بخاری، کتاب التعبیر، رقم الحدیث ۷۰۴۴)

حدیث پاک: 2 "مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے، جب تک وہ اس کو بیان نہیں کرتا تو وہ پرندے کے پاوں پر ہے، لیکن جب وہ اسے بیان کر دیتا ہے تو وہ واقع ہو جاتا ہے۔" اور میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے کسی عزیز دوست یا عقل مند شخص کے سوا کسی اور سے بیان نہ کرو۔" ترمذی۔ اور ابو داود کی روایت میں ہے:

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

فرمایا: ”جب تک خواب کی تعبیر نہ کی جائے تو وہ پرندے کے پاوں پر ہوتا ہے، لیکن جب اس کی تعبیر بیان کی جاتی ہے تو وہ واقع ہو جاتا ہے۔“اور میرا خیال ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے کسی عزیز دوست یا عقل مند شخص کے سوا کسی اور سے بیان نہ کر۔“ ترمزی-2778،2779 ، ابوداود-5020

حدیث پاک:3 اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔اس لیے اگر کوئی برا اور ڈراونا خواب دیکھے تو بائیں طرف تھو تھو کر کے شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے۔اس عمل سے شیطان اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔“ صحیح بخاری-3292 صحیح مسلم-5903،4/2266

حدیث پاک:4 ”جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ مجھے عنقریب حالت بیداری میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ صحیح بخاری-6993 صحیح مسلم-5920،11/2266

سوال نمبر 45: روزِ جمعہ ماں باپ کی قبر پر حاضری کیوں دینی چاہیئے۔؟

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قبر پر ہر جمعہ کے دن زیارت کو حاضر ہو، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے اور ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے۔ (نوادر الاصول۔ للحکیم الترمزی۔۱۲۶)

سوال 46: کئی علماء کرام، نفلی عبادات پر بہت زور دیتے ہیں۔بلکہ کئی بار تو ایسا گمان ہوتا ہے کہ، شاید یہ نفلی عبادات اور مستحب معاملات، شاید فرائض سے بھی بڑھ کر ہیں۔اصل معاملہ کیا ہے؟

زندگی اور دین آسان ہے اور اسے آسان ہی رہنے دیں۔جب نبی محترم ﷺ نے، نفلی عبادات پر لوگوں کو مجبور نہیں کیا، تو ہمیں بھی لوگوں کو نفلی عبادات اور مستحب کاموں پر مجبور نہیں کرنا چاہیے۔ہمیشہ آسان راستہ اختیار کریں، کیونکہ

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

نبی محترم ﷺ، بھی ہمیشہ آسان راستہ ہی پسند فرماتے تھے۔اپنے آپ کواور دوسروں کوآزمائش میں مت ڈالیں۔ان معاملات کو سمجھنے کے لئے ان 2احادیث مبارکہ کوپڑھ لیں۔

حدیث پاک 1: حَضّرت عَائِشَہ صدِیّقَہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت ھے، وہ فرماتی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کودو کاموں میں سے ایک کااِنتخاب کرناھوتاتوآپ ﷺان دونوں میں سے زیادہ آسان کو منتخب فرماتے۔ بشرطیکہ وہ گناہ نہ ھوتااگروہ گناہ کاکام ھوتاتوآپ ﷺ سب لوگوں سے بڑھ کراُس سے دُور ھوتے.آپ ﷺ نے اپنی خاطر کبھی کسی سے اِنتقام نہیں لیا، سِوائے اِس صُورت کے، کہ اَللہ کی حد کوتوڑا جاتا۔ صحیح المسلم-6045

حدیث پاک 2 ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ، کی خدمت میں آیااور عرض کی کہ آپ مجھے کوئی ایساکام بتلایئے جس پر اگرمیں ہمیشگی کروں توجنت میں داخل ہو جاؤں۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کر‘اس کاکسی کوشریک نہ ٹھہرا‘ فرض نماز قائم کر‘فرض زکوٰۃ دےاوررمضان کے روزے رکھ۔دیہاتی نے کہااس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے‘ان عملوں پرمیں کوئی زیادتی نہیں کروں گا۔جب وہ پیٹھ موڑ کر جانے لگاتونبی کریم ﷺ،نے فرمایا کہ اگرکوئی ایسے شخص کودیکھنا چاہے جوجنت والوں میں سے ہوتووہ اس شخص کودیکھ لے۔ صحیح البخاری-1397

حدیث پاک 3: نجدوالوں میں ایک شخص نبی کریم ﷺ، کے پاس آیا، سرپریشان یعنی بال بکھرے ہوئے تھے، ہم اس کی آواز کی بھنبھناہٹ سنتے تھےاور ہم سمجھ نہیں پارہے تھے کہ وہ کیاکہہ رہاہے۔یہاں تک کہ وہ نزدیک آن پہنچا، جب معلوم ہواکہ وہ اسلام کے بارے میں پوچھ رہاہے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایاکہ اسلام دن رات میں پانچ نمازیں پڑھناہے،اس نے کہا،بس اس کے سواتواور کوئی نماز مجھ پر نہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا نہیں مگرتو نفل پڑھے(تواور بات ہے) نبی کریم ﷺ نے فرمایااوررمضان کے روزے رکھنا۔اس نے کہااورتو کوئی روزہ مجھ پر نہیں ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا نہیں مگرتو نفل روزے رکھے(تواور بات ہے) طلحہ نے کہااور نبی کریم ﷺ نے اس سے زکوٰۃ کا بیان کیا۔وہ کہنے لگاکہ بس اور کوئی صدقہ مجھ پر نہیں ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نفل صدقہ دے(تواور

بات ہے)راوی نے کہا پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا۔ یوں کہتا جاتا تھا، قسم اللہ کی میں نہ اس سے بڑھاؤں گا نہ گھٹاؤں گا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر یہ سچا ہے تو اپنی مراد کو پہنچ گیا۔ صحیح البخاری-46

نبی پاک ﷺ نفلی عبادت اکثر چھپ کر ادا فرماتے تھے اور فرائض سب کے سامنے ادا فرماتے تھے۔ جب کہ ہماری کئی جماعتوں کا اور علماء کرام کا اُلٹا معاملہ ہے، ہم لوگ نفلی اور مستحب کاموں میں تو خوب اعلانیہ حصہ لیتے ہیں، اور نفلی مستحب معاملات میں خوب جوش و خروش بھی دکھاتے ہیں۔ جب کہ فرائض کی طرف ہماری وہ توجہ نہیں ہوتی، جو، تو جہ اور جوش و خروش ہونا چاہیے۔

لہذا، لوگوں کو نفلی عبادات اور مُستحب اور جائز کاموں، مثلاً، میلاد شریف منانا، گیارہویں شریف منانا، عرس منانا، قل اور چہلم کرنا، وغیرہ وغیرہ کے لیے بہت زیادہ زور، نہ، دیا کریں۔ اگر کوئی فرض عبادات کے بعد خوشی ان کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لے تو بہت اچھی بات ہے، مگر ان جائز اور مُستحب کاموں پر اتنا زور، نہ، دیں کہ لوگ ان کاموں کو فرائض سے بھی زیادہ اہم سمجھنے لگ جائیں۔

سوال 47: کیا 5 فرض نمازوں میں، سنت اور نفل ادا کرنا بھی لازم ہیں؟ کئی علماء کہتے ہیں کہ، سنتِ موکدہ ادا نہ کرنے والا گناہ گار ہوتا ہے۔ کیا واقع ہی اسطرح ہے؟ کیا نماز میں سنتِ نہ پڑھنے والا گناہ گار ہوتا ہے؟ آخر نمازِ تراویح کس طرح نفلی نماز ہے؟ اور نمازِ تراویح کو اکیلا پڑھنا زیادہ افضل کیوں ہے۔؟

نبی پاک ﷺ کے اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین **کے زمانے میں** نماز کے لئے صرف فرض اور نفل نماز کے الفاظ ادا کئے جاتے تھے۔ بخاری شریف، مسلم شریف، اور حدیثِ پاک کی دیگر مستند ترین کتب، صحاح ستہ، میں ایک جگہ بھی، سنتِ موکدہ اور سنتِ غیر موکدہ کے الفاظ نہیں پائے جائیں گے۔ بعد میں آنے والے علماء نے سنتِ موکدہ اور سنتِ غیر موکدہ کے دو نئے الفاظ ایجاد کر لئے۔ وہ نفل جو نبی پاک ﷺ نے بہت باقاعدگی سے ادا فرمائے، اُن نوافل کو بعد میں آنے

والے علماء کرام نے، سنتِ موکدہ کا نام دے دیا۔ مثلاً فجر کی دو سنتیں، مغرب کی دو سنتیں۔ بعد کے علماء نے اپنی طرف سے نیک نیتی اور عوام کی آسانی کے لئے سنتِ موکدہ اور غیر موکدہ کے الفاظ ایجاد کئے۔ اس میں کوئی ہرج بھی نہیں ہے۔

اگر کوئی انسان 5 وقت نماز میں صرف فرض بھی ادا کرلے، تو بھی اُس کی نماز ادا ہو جاتی ہے۔ اور وہ نماز نہ ادا کرنے کے گناہِ عظیم سے بھی بچ جائے گا، مگر وہ انسان فرض کے ساتھ سنتیں اور نفل بھی اگر ادا کرلے گا، تو انشاءاللہ تعالیٰ، مزید اجر عظیم حاصل کرلے گا۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں، کہ سنتِ موکدہ ادا نہ کرنے والا گناہ گار ہوتا ہے، اُن سے کہیں، کہ قُرانُ و حدیث سے ثابت کریں، کہ سنتِ موکدہ ادا نہ کرنے والا گناہ گار ہے۔ اور یہ بھی بتائیں، کہ پھر اِس گناہ کی سزا بھی کیا ہے۔ جب آپ یہ سوال پوچھیں گے، تو پھر اُن لوگوں کے پاس کوئی جواب نہیں ہو گا۔

سُنت موکدہ کی چند مثالیں 1: تنہائی میں تراویح پڑھنا۔ کیونکہ نبی پاک ﷺ، نے ہمیشہ اکیلے نمازِ تراویح ادا فرمائی، نبی پاک ﷺ نے صرف تین دن جماعت کے ساتھ تراویح پڑھائی، باقی تمام عمر اکیلے ہی نمازِ تراویح ادا فرمائی بلکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے دورِ خلافت میں بھی اکیلے اکیلے ہی نماز تراویح ادا کی جاتی تھی۔ لہذا جب ثابت ہو گیا کہ، سنتِ موکدہ اصل ہیں وہ نفلی نماز ہے جو نبی پاک ﷺ نے باقاعدگی سے ادا فرمائی ہے۔ تو لہذا نمازِ تراویح، فرض نماز تو ہے نہیں، کیونکہ فرض نمازِ تو دن میں صرف پانچ ہیں۔ تو پھر نماز تراویح وہ نفلی نماز ہے، جس کو نبی پاک ﷺ تنہائی میں، مگر باقاعدگی سے ادا فرماتے تھے (اس لئے تراویح کو اکیلا پڑھنا زیادہ افضل ہے۔)۔ اس لئے کئی علماء نمازِ تراویح کو سنتِ موکدہ کہہ دیتے ہیں۔ مگر اصل میں نمازِ تراویح، ہے نفلی نماز ہی۔ 2۔ فجر کی دو سُنتیں، اور دیگر نمازوں کی سُنت موکدہ ادا کرنا 3 ۔ ہر نماز سے پہلے مسواک کرنا (کیونکہ نبی پاک ﷺ ہر نماز سے پہلے مسواک فرماتے تھے۔
4۔ مرد کا چہرے پر داڑھی رکھنا۔ 5 ۔ پیر کا روزہ رکھنا۔ (کیونکہ نبی پاک ﷺ پیر کا روزہ رکھتے تھے)

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

نبی پاک ﷺ نفلی عبادت اکثر چھپ کرادافرماتے تھے اور فرائض سب کے سامنے ادافرماتے تھے۔ جب کہ ہماری کئی جماعتوں کا اور علماء کرام کا اُلٹا معاملہ ہے، ہم لوگ نفلی اور مستحب کاموں میں توخوب اعلانیہ حصہ لیتے ہیں، اور نفلی مستحب معاملات میں خوب جوش وخروش بھی دکھاتے ہیں۔ جبکہ فرائض کی طرف ہماری وہ توجہ نہیں ہوتی، جو، توجہ اور جوش وخروش ہوناچاہیے۔ اہم بات: یادرکھیں، کہ، واضح حدیث پاک، کے مقابلے پر کبھی اپنے علماء کے فتوے مت پیش کیا کریں۔ علماء کرام کا ادب اپنی جگہ پر، مگر حدیث پاک، کے سامنے علماء کرام کے فتوے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ **لہذا کوشش کرنی چاہیے کہ کم از کم فرائض کے ساتھ سُنت موکدہ اور واجب کا اہتمام توضرور کیا جائے۔ لیکن جو انسان صرف فرض نماز ہی پڑھ لے، اُس کو طعنے نہ مارے جائیں۔**

حدیث پاک: ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ، کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ آپ مجھے کوئی ایسا کام بتلایئے جس پر اگر میں ہمیشگی کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کر' اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہرا' فرض نماز قائم کر' فرض زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھ۔ دیہاتی نے کہا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' ان عملوں پر میں کوئی زیادتی نہیں کروں گا۔ جب وہ پیٹھ موڑ کر جانے لگا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی ایسے شخص کو دیکھنا چاہے جو جنت والوں میں سے ہو تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ صحیح البخاری-1397 صحیح مسلم(107)

نفلی عبادات کو کبھی بھی کم اہمیت نہ دیں کیونکہ فرض عبادات کے، بعد، یہ نفلی عبادات رب تعالیٰ سے قُربت کا ایک خاص ذریعہ ہیں۔ فرض عبادت تو ہر حال میں کرنی ہی ہے۔ فرض عبادت تو ایک ڈیوٹی ہے جو ہر حال میں کرنی ہی ہے، جب کہ، نفلی عبادات ڈیوٹی سے زیادہ کرنے کو کہتے ہیں۔ قدرتی بات ہے جو انسان ڈیوٹی سے زیادہ کرے گا وہ اپنے رب کا خاص پیارا توضرور بنے گا۔

حدیث پاک (حدیثِ قدسی): فرض عبادات کے، بعد، نفلی عبادات کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ کے اس حد تک

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

قریب ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس بندے سے محبت کرنے لگ جاتا ہے۔ اور رب تعالیٰ اُس بندے کے کان، ہاتھ اور آنکھیں تک بن جاتا ہے۔ (صحیح البخاری (جز)، رقم الحدیث: ۶۵۰۲)

سوال 48: کیا عام حالات میں بھی (یعنی سفر کے بغیر)، ظہر، عصر، اور مغرب، عشاء کو اکھٹا پڑھ سکتے ہیں۔؟

افضل تو یہی ہے، کہ نمازوں کو ان کے مقررہ اوقات میں ہی ادا کیا جائے۔ مگر ظہر اور عصر اکھٹی پڑھی جا سکتی ہیں۔ بے شک ظہر کے وقت ہی ظہر عصر اکھٹی پڑھ لیں۔ یا عصر کے وقت، ظہر اور عصر اکٹھی پڑھ لیں۔ اسی طرح مغرب عشاء، اکھٹی پڑھنی جائز ہیں۔ خواہ مغرب کے وقت دونوں پڑھ لیں، یا رات کو دیر سے مغرب عشاء اکھٹی پڑھ لیں۔

حدیث پاک: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، کہ،: رسول اللہ ﷺ نے ظہر، عصر اور مغرب، عشاء کو مدینہ میں کسی خوف اور بارش کے بغیر جمع کیا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے پوچھا گیا: آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا؟ انھوں نے کہا تاکہ اپنی امت کو دشواری میں مبتلا نہ کریں اور ابو معاویہ کی حدیث میں ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے پوچھا گیا: آپ ﷺ نے کیا چاہتے ہوئے ایسا کیا؟ انھوں نے کہا: آپ نے چاہا اپنی امت کو دشواری میں نہ ڈالیں۔ صحیح مسلم-(جز)1633

نوٹ: نبی کریم ﷺ نے اکثر اوقات نمازوں کو ان کے مقررہ اوقات میں ہی ادا فرمایا ہے۔ لہذا ہمیں بھی اکثر ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ اور اس کو باقاعدہ عادت نہیں بنانا چاہیئے۔ لیکن ملا کر پڑھنا بھی بالکل جائز ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 49: کیاہم حدیث پاک سے ثابت کر سکتے ہیں، کہ وضو کے دوران چمڑے کے موزوں کے علاوہ ،عام جرابوں پر بھی مسح کرنا بالکل جائز ہے۔؟

اگر وضو کرنے کے بعد، آپ نے جرابیں پہن لی ہیں، تو کچھ دیر بعد دوبارہ وضو کرنے کی صورت میں اب آپ ان جرابوں پر ہی مسح کر سکتے ہیں۔ دوبارہ پاؤں دھونے کی ضرورت نہیں ہے۔(آجکل کی موجودہ عام جرابوں پر بھی مسح ہو سکتاہے، اس کے لیئے چمڑے کے موزے ہی ضروری نہیں ہیں۔ عام جراب بھی کافی ہے۔) **اور آپ 5 نمازوں تک مسح کر سکتے ہیں۔** اس دوران جب کبھی بھی وضو ٹوٹ جائے، تو آپ انہی جرابوں پر دوبارہ مسح کر لیں۔ مگر چھٹی نماز سے پہلے آپ کو پاؤں بھی دھونے ہیں، وضو کے لیئے۔ اگر 5 نمازوں کے دوران آپ نے کسی بھی وقت جرابیں اتار لیں، تو پھر اب آپ کو وضو کے دوران پاؤں کو بھی دھونا ضروری ہو گا۔ **اگر آپ مسافر ہیں، تو آپ 3 دن تک جرابوں کو اتارے بغیر، انہی جرابوں پر مسح کر سکتے ہیں۔**

حدیث پاک 1: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے عمامے اور موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔ اس کو روایت کیا معمر نے یحییٰ سے، وہ ابو سلمہ سے، انہوں نے عمرو سے متابعت کی اور کہا، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا (آپ واقعی ایسا ہی کیا کرتے تھے)۔ صحیح بخاری-205

حدیث پاک 2: حضرت شریح بن ہانی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا، کے پاس موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھنے کی غرض سے حاضر ہوا، ! تو انہوں نے کہا: ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے۔ ہم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات (کا وقت) مقرر فرمایا۔ صحیح مسلم-639

ترمذی شریف کی صحیح روایت سے ثبوت کہ، امام اعظم حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ، بھی آخری عمر میں، چمڑے کے علاوہ، جرابوں پر بھی مسح کے قائل ہو گئے تھے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

حدیث پاک 3: حضرت ابو مقاتل سمر قندی رحمۃ اللہ علیہ، کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، کے پاس ان کی اس بیماری میں گیا جس میں ان کی وفات ہوئی تو انہوں نے پانی منگایا، اور وضو کیا، وہ پاتابے (جرابیں)، پہنے ہوئے تھے، تو انہوں نے ان پر مسح کیا، پھر کہا: آج میں نے ایسا کام کیا ہے جو میں نہیں کرتا تھا۔ میں نے پاتابوں (جرابوں) پر مسح کیا ہے حالانکہ میں نے جوتیاں نہیں پہن رکھیں۔ ترمذی-99

سوال نمبر 50: حالانکہ نبی کریم ﷺ کی رفاقت سے بڑھ کر کسی بھی انسان کی کوئی رفاقت نہیں ہو سکتی، مگر پھر بھی جب صحابہ کرام کو اپنے گھر کی یاد ستانے لگی۔ تو نبی کریم ﷺ نے بجائے ان کو طعنہ مارنے کے، ان کی فطرت کو سمجھتے ہوئے خود ہی اپنے گھروں کو واپس جانے کا حکم ارشاد فرمادیا۔ مگر آج کل کے کئی علماء دوسرے انسان کی فطرت یا مجبوری کا کوئی لحاظ تک نہیں کرتے۔ آخر کیا کریں۔؟

حدیث پاک: میں، (حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ)، نبی کریم ﷺ، کی خدمت میں اپنی قوم (بنی لیث) کے چند آدمیوں کے ساتھ حاضر ہوا اور میں نے آپ ﷺ کی خدمت شریف میں بیس راتوں تک قیام کیا۔ آپ ﷺ بڑے رحم دل اور ملنسار تھے۔ جب آپ ﷺ نے ہمارے اپنے گھر پہنچنے کا شوق محسوس کر لیا تو فرمایا کہ اب تم جا سکتے ہو۔ وہاں جا کر اپنی قوم کو دین سکھاؤ اور (سفر میں) نماز پڑھتے رہنا۔ جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو وہ امامت کرائے۔ صحیح بخاری-628

نوٹ: دوسروں کے عشق پر شک کرنا اور اپنے آپ کو زیادہ بڑا عاشق رسول سمجھنا چھوڑ دیں۔ اگر صحابہ کرام کی ان باتوں پر گرفت نہیں کی گئی، تو یقین رکھیں ہمارا رب تو غفور و رحیم ہے، ان شاءاللہ تعالیٰ، وہ ہم گنہگاروں پر بھی ہمیشہ اپنا رحم، فضل اور معافی کا ہی معاملہ فرمائے گا۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

اہم بات: اس حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ ،اعلی اخلاق اور حکمت سے معاملات کو سمجھانا چاہیئے۔اور دوسرے انسان کو غلطی کرنے پر لعن طعن کرنے کی بجائے،اس کو انسان ہونے کا مارجن دیں،اور نرم مزاجی سے معاملات کو حل کریں۔

سوال 51: کچھ لوگ ایک وتر پڑھتے ہیں،اور کچھ لوگ 3 وتر پڑھتے ہیں،آخر درست کیا ہے۔؟؟ کیا سواری پر نوافل اور وتر ادا کئے جا سکتے ہیں۔؟

دین میں بہت آسانیاں ہیں،اور،ان آسانیوں کو لوگوں سے چھپانا نہیں چاہیئے۔وتر، 1، 3، یا 5، سب ہی حدیث پاک سے ثابت ہیں۔

حدیث پاک: ”وتر ہر مسلمان پر حق (ضروری،واجب) ہے،جسے پسند ہو کہ وہ پانچ وتر پڑھے تو وہ پانچ پڑھے،جو تین پڑھنا پسند کرے تو وہ تین پڑھے اور جسے ایک وتر پڑھنا پسند ہو تو وہ ایک پڑھے۔“ ابوداود-1422،ابن ماجہ-1190

حدیث پاک: ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہو، سے پوچھا گیا کیا امیر المومنین معاویہ رضی اللہ تعالی عنہو، کے بارے میں آپ کے پاس کوئی جواب یا فتویٰ ہے کہ وہ صرف ایک وتر پڑھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: وہ درست ہیں کیونکہ وہ ایک فقیہ شخص ہیں۔اور ایک دوسری روایت میں ہے: ابن ملیکہؒ نے فرمایا: معاویہ نے نماز عشاء کے بعد ایک رکعت وتر پڑھی،اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہو، کے آزاد کردہ غلام آپ کے پاس تھے،انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہو، کے پاس آکر انہیں بتایا تو انہوں نے فرمایا: انہیں چھوڑ دو کیونکہ انہیں نبی ﷺ کی صحبت اختیار کرنے کا شرف حاصل ہے۔ رواہ البخاری-3765

نوٹ: ایک مرتبہ دوبارہ ثابت ہوا، کہ ،اگر کوئی ایک وتر پڑھ لے تو وہ بھی بالکل درست اور جائز ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

حدیث پاک: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہو، بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ دوران سفر اپنی سواری پر جس طرف وہ رخ کرتی، نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور آپ رکوع و سجود کے لیے سر کا اشارہ فرماتے تھے۔ آپ فرائض کے علاوہ نماز تہجد اور نماز وتر اپنی سواری پر ادا کرتے تھے۔ متفق علیہ، صحیح بخاری-1000، صحیح مسلم-37،38،700

حدیث پاک: حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہو، بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دوران سفر نفل پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو آپ اپنی سواری پر قبلہ رخ ہو کر تکبیر کہہ کر نماز پڑھتے اور سواری جس رخ چاہتی چلتی جاتی۔ ابوداود-1225

سوال 52: کئی فرقہ پرست، مولوی حضرات کہتے ہیں کہ، قرآن مجید کو ترجمہ کے ساتھ مت پڑھو، کیونکہ اس طرح تم گمراہ ہو سکتے ہو (معاذاللہ)۔ لہذا صرف، ہمارے ہی فرقے کے علماء کا لکھا ہوا، ترجمہ اور تفسیر پڑھو۔ آخر کیا کریں؟؟

ہر سال لاکھوں، غیر مسلم، قرآن پاک کا ترجمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتے ہیں۔ وہ قرآن پاک پڑھ کر، گمراہ نہیں ہوتے، بلکہ گمراہی سے ہدایت کی طرف آجاتے ہیں۔ کیونکہ یہ اصل کتاب ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ، نے تو قرآن پاک، تمام انسانوں کے لیئے نازل فرمایا ہے۔ اور یہ تو کتاب ہدایت ہے۔ اصل میں فرقہ پرست مولوی صاحبان، جانتے ہیں کہ، اگر کوئی انسان قرآن پاک کا ترجمہ خود پڑھنا شروع کر دے گا تو، وہ انسان ان کے فرقہ سے نکل جائے گا۔ اور اس کا شعور بلند ہو جائے گا، اور وہ فرقہ پرست مولوی حضرات کی غلطیوں پر اعتراضات شروع کر دے گا۔

فرمانِ الٰہی: ایک سیدھی سیدھی کتاب جو اس نے اس لیے نازل کی ہے کہ لوگوں کو اپنی طرف سے ایک سخت عذاب سے آگاہ کرے، اور جو مومن نیک عمل کرتے ہیں ان کو خوشخبری دے کہ ان کو بہترین اجر ملنے والا ہے- "یہ اللہ کی کتاب ہے، اس میں کوئی شک نہیں، ہدایت ہے اُن پرہیزگار لوگوں کے لیے" سورہ کہف، مفہوم آیت نمبر 1 اور 2 اور سورہ بقرہ-آیت نمبر 1

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

فرمانِ الٰہی: اور بیشک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے، پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے ؟

سورۃ القمر-آیت نمبر 17

ہمیشہ اپنی عقل کو استعمال کیا کریں، کیونکہ، میرا رب تو عقل استعمال نہ کرنے والوں پر خباثت کو لازم قرار دیتا ہے۔

فرمانِ الٰہی: اور وہ ان لوگوں پر خباثت کو لازم قرار دے دیتا ہے جو عقل استعمال نہیں کرتے ہیں۔

سورت یونس، جزآیت نمبر-100

نوٹ: قرآن کریم کو صرف برکت کے لیئے ہی گھروں میں مت رکھیں، بلکہ اس کو ترجمہ کے ساتھ پڑھیں، تاکہ اللہ تعالٰی کا خوف ہمارے دلوں میں پیدا ہو، اور ہم عبرت اور ہدایت حاصل کر کے اپنی اصلاح کر سکیں۔ قرآن و حدیث کو ترجمہ سے پڑھنا شروع کر دیں، تاکہ صحیح اور غلط کا فرق جان سکیں۔

5 اہم نکات، جن کی مدد سے ہم درست اور غلط، علماء کا فرق جان سکتے ہیں۔

1۔ سب سے پہلے دیکھیں، کہ آپ کے فرقہ میں جو بھی معاملات رائج ہیں اور جو بھی عبادت کا طریقہ آپ کو بتایا گیا ہے، کیا وہ قرآن پاک، اور صحیح حدیث پاک سے واضح ثابت ہوتا ہے۔؟

2۔ کیا آپ کے علماء یہ تو نہیں کہتے کہ، اپنے فرقہ کے عقائد دوسروں کے سامنے ذکر مت کرنا؟ اگر یہ ہے تو اس کا مطلب ہے کہ کچھ دال میں کالا ضرور ہے، جسے آپ کے علماء چھپانا چاہتے ہیں، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کی باتیں قرآن و حدیث سے ثابت نہیں ہوتی ہیں۔

3۔ اسلام تو نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ہی مکمل ہو گیا تھا۔ لہذا کچھ تو اپنا دماغ بھی استعمال کرنا سیکھیں۔ لہذا دیکھیں، کہ آپ لوگوں کے جو بھی معاملات اور طریقے ہیں، کیا وہ صحابہ کرام سے ثابت ہوتے ہیں؟ اگر نہیں تو پھر ان معاملات کا ثبوت کیا ہے؟

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

4۔ فرض، حلال و حرام اور شریعت کے بنیادی احکامات کے لیئے تو قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک کا ہونا لازم ہے۔ جبکہ نفلی عبادات، وغیرہ، ضعیف حدیث سے بھی ثابت کیئے جا سکتے ہیں، کیونکہ ضعیف حدیث پاک، کوئی معاذاللہ جھوٹی حدیث پاک (موضوع حدیث پاک)، نہیں ہوتی، صرف سند میں صحیح حدیث سے سے کچھ کمزور ہوتی ہے۔

5 ۔ اگر آپ کے معاملات ضعیف حدیث پاک سے بھی ثابت نہیں ہوتے، تو کم از کم، اب تو اپنی عقل استعمال کرنا شروع کر دیں۔

کسی بھی مولوی صاحب کا ترجمہ پڑھ لیں۔ مگر پڑھیں ضرور کیونکہ صرف، چند آیات مبارک کے ترجمے اور تفسیر میں علماء میں اختلاف ہے۔ باقی تقریباً سب کا ترجمہ ایک ہی ہے۔اور جن آیات کے ترجمے میں علماء میں اختلاف ہے، ان چند آیات کا ترجمہ، دیوبندی، بریلوی، وہابی اور شیعہ علماء، سب کا پڑھیں، انشاءاللہ تعالی، آپ کو درست مطلب سمجھ آ جائے گا۔ ہو سکتا ہے، کہ آپ جن مولوی صاحب کا ترجمہ درست سمجھ کر پڑھ رہے ہوں، اس میں کچھ کمی ہو، لہذا خاص کر اختلافی مسائل والی آیات کا ترجمہ دیگر علماء کا بھی ضرور پڑھیں، تاکہ آپ کی مزید رہنمائی ہو سکے۔ انشاءاللہ تعالیٰ ، ہدایت مل جائے گی۔

سوال 53: وہ کونسی کچھ نشانیاں ہیں، جن کی مدد سے ہم گمراہ اور غلط علماء کو پہچان سکتے ہیں۔؟

ان علماء کے اکثر معاملات، قرآن و صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہوتے، جب ان سے کہا جائے کہ، اپنے معاملات اور حرکتوں کو قرآن و صحیح حدیث سے ثابت کریں، تو غصہ میں آجاتے ہیں، اور بجائے ثابت کرنے کے، کہتے ہیں کہ، ہمارے بزرگ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے، کیا وہ سب غلط تھے؟ لیکن قرآن و صحیح حدیث سے اپنے معاملات ثابت نہیں کر سکیں گے۔ اور دلیل کا جواب دلیل سے دینے کی بجائے، غصہ، بدزبانی اور جذباتیت سے کام لیتے ہیں، کیونکہ یہ اندر سے جانتے ہیں، کہ قرآن و صحیح حدیث سے تو یہ اپنے آپ کو درست ثابت کر نہیں سکتے، لہذا، بدزبانی، غصہ اور جذباتی باتوں

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سے ہی اپنا دفاع کرتے ہیں۔ ظاہری طور پر خوب میٹھی باتیں کریں گے، مگر اصل میں اپنے پیر صاحبان کی شان بیان کرنے میں ہی اپنی زیادہ تر توانائیاں صرف کرتے نظر آئیں گے۔ اپنے بیانات میں زیادہ تر وقت اپنے فرقہ کے بزرگوں کی کرامات، اور اپنے فرقہ کے بزرگوں کے قصے اور واقعات ہی بیان کرتے نظر آئیں۔

ان علماء کی نظر میں اپنے فرقہ کی تبلیغ ہی دین کی تبلیغ ہوتی ہے۔ اپنے علاوہ دیگر مسلمانوں کے فرقہ کے علماء کے شدید خلاف رہتے ہیں، بلکہ اپنے علاوہ دوسرے فرقہ کے مسلمانوں کے پیچھے نماز تک نہیں پڑھتے۔ یہ علماء اپنے فرقہ کے بڑوں کی اندھی تقلید کے قائل ہوتے ہیں۔ اگر ان کو بتایا جائے کہ، آپ کے بزرگوں کی فلاں فلاں بات قرآن و صحیح حدیث کے خلاف جاتی ہے، تو بجائے اپنی اصلاح کرنے کے، اس طرح کے جوابات پیش کریں گے، کہ انسان ان کی جہالت پر حیران ہی رہ جاتا ہے۔

عشق، ادب اور محبت کے نام پر لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں، اور لوگوں کے چندوں پر ہی اپنا خرچہ بھی چلاتے ہیں۔ یہ علماء عام لوگوں کو یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ، عام انسان میں تو اہلیت ہی نہیں ہے کہ، قرآن و حدیث خود پڑھ اور سمجھ سکے۔ تاکہ، لوگ ان علماء کے ہی ہمیشہ محتاج رہیں۔

اگر ان علماء کی زندگیوں پر ذرا غور سے نظر ڈالیں، تو پتا چلتا ہے کہ، ان کی زندگی کا فوکس لوگوں کو اپنے فرقہ اور اپنے پیر صاحبان کا مرید کرنا ہوتا ہے۔ اور یہ لوگ اپنے اپنے فرقوں کے بڑوں کی اندھی محبت اور اندھی تقلید میں اتنے آگے نکل چکے ہوتے ہیں، کہ قرآن و صحیح حدیث سے غلط ثابت ہونے کے باوجود بھی اپنے غلط موقف پر ڈٹے رہتے ہیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 54: ایک وقت میں 3 طلاقیں اکھٹی دینے سے طلاق واقع نہیں ہو جاتی ہے، کیونکہ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شروع کے زمانے میں ایک وقت میں 3 طلاقیں، صرف ایک ہی شمار ہوتی تھی،اور اس طرح میاں بیوی کے درمیان صلح کی گنجائش باقی رہتی تھی۔ بعد میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں ترمیم کی تھی،اور ایک وقت میں 3 طلاق کو مکمل نافذ کر دیا، جس سے میاں بیوی کے درمیان صلح کی گنجائش ختم کر دی گئی۔

یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے۔اس میں اہل حدیث علماء اور شیعہ علماء کا موقف ہے، کہ ایک وقت میں 3 طلاق دینے سے صرف ایک طلاق ہی واقع ہوتی ہے۔ جبکہ اہل سنت کا موقف ہے کہ ،ایک وقت میں 3 طلاق دینے سے 3 طلاق نافذ ہو جاتی ہے۔اس معاملے میں، میری رائے مشہور صحابیِ رسول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہے۔اور میں بھی 3 طلاق کو اصل میں 1 طلاق ہی مانتا ہوں۔ لہذا میری رائے میں ہمیں نبی کریم ﷺ کی رائے کو مقدم رکھنا چاہیئے۔اور تین طلاق کو ایک ہی ماننا چاہیئے۔ میری نظر میں اس معاملے میں وہابی اور شیعہ حضرات کا موقف انتہائی مضبوط ہے۔اور 3 طلاق، اصل 1 ہی ہوتی ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مبارک میں بھی یہی اصول تھا۔

حدیث پاک: حضرت طاوس سے منقول ہے کہ حضرت ابو صہباء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے ابن عباس ! کیا آپ نہیں جانتے کہ بیک وقت تین طلاقیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں، نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور میں ، ایک طلاق سمجھی جاتی تھیں ؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ نسائی-3435

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 55: صحیح حدیث پاک سے ثبوت کہ، ہم جیسے عام عوام کو حکومتی معاملات میں زیادہ نہیں بولنا چاہیئے۔ عام انسان اور خاص لوگوں کا فرق سمجھیں۔

حدیث پاک: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب لوگوں پر دھوکے سے بھرپور سال آئیں گے۔ ان میں جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھوٹا کہا جائے گا۔ بددیانت کو امانت دار سمجھا جائے گا اور دیانت دار کو بددیانت کہا جائے گا۔ اور رُوَيْبِضَہ باتیں کریں گے، کہا گیا: رُوَيْبِضَہ (کا مطلب) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''حقیر آدمی (عام آدمی)، عوام کے معاملات میں رائے دے گا۔'' ابن ماجہ-4036

لہذا عام آدمی کو ضرورت سے زیادہ ملکی معاملات میں نہیں بولنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کی علمی اور ذہنی سطح اتنی نہیں ہے، کہ ملکی معاملات کی گہرائی کو سمجھ سکے۔ تمام دنیا میں ہی اصل معاملات اپنے اپنے ملک کے خاص لوگ ہی اصل میں چلا رہے ہوتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے، کہ، ان خاص لوگوں میں کوئی کمی نہیں، مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ، یہ لوگ پاکستان کا انتہائی اہم سرمایہ ہیں، اور عام عوام ان کی فراست اور سمجھ تک نہیں پہنچ سکتی۔ لیکن جو بات ان کی بھی قرآن پاک و صحیح حدیث کے خلاف جاتی ہو، اس پر عمل مت کریں۔ کیونکہ ہدایت کا اصل سرچشمہ صرف اور صرف قرآن پاک و صحیح حدیث ہی ہے۔

یہ ہیں وہ خاص لوگ!

پاکستان کے گریڈ 20 سے اوپر کے افسران، پاکستان کے پہلے بڑے 500 بزنس مین،

پاکستان کے ٹاپ 50 کے انتہائی معتبر علماء کرام (مفتی تقی عثمانی صاحب، غامدی صاحب، ڈاکٹر اسرار احمد صاحب، پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب وغیرہ)، پاکستان کے ٹاپ کے سائنسدان (ڈاکٹر ثمر مبارک مند صاحب وغیرہ)،

پاکستانی فوج کے جرنیل، پاکستان کے بڑے اور مشہور سیاستدان (عمران خان، نواز شریف، زرداری، وغیرہ)،

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

ہماری بڑی یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز وغیرہ وغیرہ۔

پاکستان کی ان خاص شخصیات کی غلط باتوں پر تنقید ضرور کریں مگر حکمت کے ساتھ۔ کیونکہ کئی کمزوریوں کے باوجود یہ شخصیات پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی اور اثاثہ ہیں۔ کسی بھی سیاسی یا مذہبی رہنماء کی اندھی تقلید میں مبتلا مت ہوں۔ اور مرتے دم تک اپنا دماغ استعمال کرتے رہیں، ترجمہ کے ساتھ قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک پڑھتے رہیں، ان شاءاللہ تعالیٰ، دنیا اور آخرت دونوں میں ہمیشہ کامیاب رہیں گے۔

سوال 56: تمام گھر والوں کی طرف سے صرف ایک قربانی بھی کافی ہے۔ لیکن اگر استطاعت ہو تو زیادہ سے زیادہ قربانی کرنی چاہیئے۔ بلکہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے اور اپنے فوت شدہ والدین کی طرف سے بھی قربانی کرنا جائز ہے۔

حدیث پاک: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی قربانی کے کچھ اونٹ خود نحر فرمائے اور کچھ اونٹ کسی اور نے نحر کیے۔ سنن نسائی—4424

نوٹ: نبی کریم صلی ﷺ سے ایک سے زیادہ قربانی ثابت ہے، لہذا اگر کوئی استطاعت رکھتا ہو، تو ایک سے زیادہ قربانی ضرور کرے۔ اپنی ایک واجب قربانی کے بعد، جو انسان جتنی زیادہ قربانی دے، وہ نفلی عبادات میں آتا ہے۔

حدیث پاک: حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں تم لوگوں میں قربانیاں کس طرح ہوتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے زمانہ مبارک میں آدمی اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری کی قربانی کر دیا کرتا تھا۔ (اس

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

میں سے) وہ خود بھی کھاتے، اور دوسروں کو بھی کھلاتے۔ بعد میں لوگ فخر (کے طور پر زیادہ جانور ذبح) کرنے لگے تو وہ حال ہو گیا جو آپ (آج کل) دیکھ رہے ہیں۔ ابن ماجہ-3147

نوٹ: اگر کوئی ثواب کی نیت سے ایک سے زائد نفلی قربانی کرلے، تو وہ ناجائز تو نہیں ہے۔ لیکن، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک زمانے میں صحابہ کرام، تمام گھر والوں کی طرف سے صرف ایک قربانی کرتے تھے۔

حدیث پاک: حضرت حنش رضی اللہ تعالیٰ عنہ (الکنانی، صنعانی) سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ دو مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں ان کی طرف سے قربانی کیا کروں۔ چنانچہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے قربانی کیا کرتا ہوں۔
ابوداؤد—2790

نوٹ: اپنی طرف سے قربانی کرنے کے ساتھ ساتھ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اور اپنے مرحوم والدین کی طرف سے بھی نفلی قربانی کی جاسکتی ہے۔ اور جس انسان کی مالی حیثیت جتنی اچھی ہو، اتنی ہی اچھی اور زیادہ قربانی کرنی چاہیئے۔ مگر نیت صرف اور صرف، اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی ہونی چاہیئے، دنیا کو دکھانے کی نیت نہیں ہونی چاہیئے۔

سوال 57: شریعت کی روشنی میں سمجھیں، کہ اسرائیل اور بھارت سے سفارتی اور تجارتی تعلقات، استوار کرنے سے امت مسلمہ کا فائدہ کس طرح ہے۔؟

آج پاکستانی عوام کی اکثریت، جذباتی اور کم تعلیم یافتہ ہے، لہذا کئی لوگ اپنے مفادات کی خاطر عوامی جذبات کو استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ اندر سے اکثر سیاستدان، علماء کرام اور دیگر حکمران اور اثر رسوخ والا طبقہ اچھی طرح جانتا ہے کہ، اسرائیل اور بھارت سے سفارتی اور تجارتی تعلقات میں یہ صرف پاکستان، بلکہ فلسطینی مسلمانوں اور بھارتی مسلمانوں

سب کا ہی فائدہ ہے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ، عوام کے سامنے سچ بیان کرنے کا حوصلہ کم لوگوں میں ہے۔ کیونکہ ہمیں عوام کے جذبات سے کھیلنا جو ہوتا ہے۔ اسرائیل یا بھارت کے ساتھ سفارتی یا تجارتی تعلقات کا مطلب یہ نہیں کہ، ہم ان کے مظالم کو تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ اس طرح امید ہے کہ، ہم حکمت اور فراست سے اپنے فلسطینی اور بھارتی مسلمانوں کے زیادہ کام آسکیں گے۔

قائداعظم رحمت اللہ علیہ نے 1948 میں جب اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا تھا، اس وقت کے حالات اور زمینی حقائق بہت مختلف تھے۔ لیکن آج 75 سال بعد زمینی حقائق بہت تبدیل ہو چکے ہیں۔ قائداعظم رحمت اللہ علیہ کا فیصلہ اس وقت کے حقائق کے مطابق درست تھا، مگر آج 75 سال بعد اگر ہم پاکستانی واقعی فلسطین کے مسلمانوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں، تو اس کے لیئے ہم پاکستانیوں کو اسرائیل سے حکمت اور فراست سے بات شروع کرنی ہو گی۔ اور باقاعدہ بات چیت کے لیئے سفارتی تعلقات کا ہونا ضروری ہے۔

ہم میں سے اکثر جذباتی اور کم علم، پاکستانیوں کی سوچ کا معیار چیک کریں، کہ، ہم کہتے ہیں کہ، ہمارا سب سے بڑا دشمن بھارت اور اسرائیل ہے۔ کیونکہ بھارت کشمیری مسلمانوں پر اور اسرائیل فلسطینی مسلمانوں پر قابض ہے اور مظالم بھی کرتے ہیں۔ لہذا پاکستان، ان دونوں ممالک کے شدید خلاف ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے، کہ، بھارت اور اسرائیل دونوں مسلمانوں پر مظالم کرتے ہیں۔

لیکن وہ امریکہ اور یورپ جس نے تقریباً 15 لاکھ مسلمانوں کو عراق میں اور تقریباً 20 لاکھ مسلمانوں کو افغانستان میں شہید کر دیا، اس امریکہ اور یورپ کے ویزے اور ان ممالک میں رہائش اختیار کرنے کے لیئے ہم مرے جا رہے ہوتے ہیں۔ جبکہ بھارت اور اسرائیل نے مل کر بھی اس سے آدھے سے بھی آدھے مسلمانوں کو آج تک شہید نہیں کیا۔ مگر ان دونوں ممالک کے ساتھ ہم تجارتی تعلقات کے بھی خلاف ہیں، اور اسرائیل سے تو سفارتی تعلقات کے بھی خلاف ہیں۔

وہ فرانس جس کے بدبخت صدر نے سرکاری طور پر ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اعلانیہ گستاخی کی اس فرانس کے ساتھ ہم نے تجارتی یا سفارتی تعلقات ختم نہیں کیئے۔ **وہ سویڈن** جہاں اعلانیہ، عید کے دن مسجد کے سامنے، عدالت کی اجازت سے ایک بدبخت نے گستاخی کی نیت سے قرآن پاک کو جلایا۔اس سویڈن سے تو ہمارے سفارتی اور تجارتی دونوں تعلقات ہیں۔ لیکن اسرائیل اور بھارت جو ان ممالک کی نسبت بہت بہتر ہیں، ان سے تجارتی اور اسرائیل سے تو سفارتی تعلقات کے تک کئی جذباتی پاکستانی خلاف ہیں۔

یادر ہے کہ، سفارتی تعلقات یا تجارتی تعلقات کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ، آپ ان ممالک کے مظالم یا غلط باتوں پر خوش ہیں یا ان کی تائید کرتے ہیں، لیکن اگر یہ تعلقات ہوں گے، تو امید ہے کہ کچھ نہ کچھ آپ کی بات کا دوسرے ملک پر اثر ہو سکتا ہے۔ اسلامی شریعت کے شروع کے دور ہی سے غیر مسلم دشمنوں کے ساتھ بھی سفارتی تعلقات رکھے جاتے تھے۔ بلکہ تجارتی معاہدے بھی کیئے جاتے تھے۔اور تجارتی قافلوں کو مختلف معاہدوں کے تحت تحفظ بھی فراہم کیا جاتا تھا۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ، 1973 کے رمضان المبارک میں جب سعودی عرب، مصر، اردن، شام کویت اور دیگر مسلم ممالک نے مل کر اچانک جب اسرائیل پر حملہ کیا تو، اس کا مسلمانوں کو کتنا نقصان ہوا۔ایک تو اسرائیل نے تمام اسلامی ممالک کو نہ صرف بدترین شکست دی، بلکہ مسلمانوں کے بہت بڑے علاقے پر قبضہ بھی کر لیا۔اور اس کے بعد فلسطینی مسلمانوں کے لیئے بھی زمین مزید تنگ ہو گئی۔ لہذا جوش سے نہیں ہوش سے کام لینا چاہیئے۔

اگر دشمن سے لڑنا ہے تو پہلے عملی اور دنیاوی تیاری خوب کریں، صرف زبانی جمع خرچ سے کام نہیں چلائیں۔اس وقت حقیقت یہ ہے، کہ کفار سے لڑنے کے لیئے ہمیں ہتھیار بھی کفار سے ہی خریدنے پڑتے ہیں۔ پہلے علم، سائنس اور اسلحہ بنانے میں کمال حاصل کریں، پھر آگے کی بات کریں۔ لہذا جوش نہیں ہوش سے بھی کام کرنا سیکھیں۔ حکمت اور

فراست بزدلی نہیں ہوتی، بلکہ یہ بڑے مقصد کی کامیابی کے لیئے وقتی چھوٹی ناکامی یا شکست بھی ہو سکتی ہے۔ لہذا جوش نہیں ہوش سے کام کرنا سیکھیں، اور جذبات کو شریعت کے تابع کرنا سیکھیں۔

صلح حدیبیہ کی شرائط پر ایک نظر ڈالیں تو ظاہری طور پر یہ شرائط مسلمانوں کے خلاف لگتی تھیں، اور صحابہ کرام بھی اس وقت شدید غمگیں تھے، مگر نبی کریم ﷺ نے پھر بھی اس معاہدے کو قبول فرمایا۔ اور بعد میں یہی معاہدہ فتح مکہ کی بنیاد بنا۔

جس طرح بھارت نے کشمیر پر قبضہ کیا ہوا ہے، اسی طرح اسرائیل نے فلسطین پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ مگر پاکستان کشمیریوں کی حمایت بھی کرتا ہے، مگر بھارت سے سفارتی تعلقات بھی رکھتا ہے، اور تجارتی معاملات بھی اکثر و بیشتر ہوتے رہتے ہیں۔ اسی طرح اسرائیل سے بھی سفارتی اور تجارتی تعلقات رکھے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ دشمن سے بھی بات چیت کا دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ اختلافات اپنی جگہ مگر حکمت اور فراست کے راستے کو بھی کھلا رکھنا چاہیئے۔ یاد رہے کہ، ترکی، مصر، اردن، ملائشیا، انڈونیشیا اور دیگر کئی مسلمان ممالک فلسطینی مسلمانوں کے حق میں آواز بھی اٹھاتے ہیں، مگر ساتھ ہی اسرائیل سے سفارتی اور تجارتی مراسم بھی رکھتے ہیں۔ اور یہ درست اور مناسب طریقہ بھی ہے۔

سوال 58: اگر کسی مسلمان کو اپنے علم، شعور اور عقل کے مطابق یقین ہو، کہ، دوسرے فرقہ کے مسلمان گمراہ ہیں، تو ایسے میں اس کا رویہ دوسرے فرقہ کے مسلمانوں سے کیسا ہونا چاہیئے۔؟

اگر صحابہ کرام، لاکھ اختلافات کے باوجود بھی، اپنے زمانے کے بد ترین لوگوں کو نہ صرف برداشت کر لیتے تھے، بلکہ ان کے پیچھے نماز تک پڑھ لیتے تھے۔ تا کہ امت میں فتنہ نہ پھیلے۔ تو پھر آپ لوگوں کو ملکی مفاد میں اچھے اور درست کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنے سے کیا چیز روکتی ہے۔؟ اپنے مفادات کی خاطر آپ لوگوں نے عوام کے درمیان اتنی نفرتیں کیوں پیدا کر دی ہیں؟

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

حدیث پاک: جب باغیوں نے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو گھر میں قید کیا ہوا تھا۔ تو ایسے میں کچھ مسلمان، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے۔ جب کہ باغیوں نے ان کو گھیر رکھا تھا۔ انہوں نے کہا، کہ (امیر المومینین)، آپ ہی عام مسلمانوں کے امام ہیں۔ مگر آپ پر جو مصیبت ہے وہ آپ کو معلوم ہے۔ ان حالات میں باغیوں کا مقررہ امام نماز پڑھا رہا ہے۔ ہم ڈرتے ہیں کہ اس کے پیچھے نماز پڑھ کر گنہگار نہ ہو جائیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے جواب دیا نماز تو جو لوگ کام کرتے ہیں ان کاموں میں سب سے بہترین کام ہے۔ تو وہ جب اچھا کام کریں تم بھی اس کے ساتھ مل کر اچھا کام کرو اور جب وہ برا کام کریں تو تم ان کی برائی سے الگ رہو۔ (صحیح بخاری-695)

یعنی ثابت ہوا کہ، اگر شدید اختلافات کے باوجود بھی مخالفین کے پیچھے اگر نماز تک پڑھی جاسکتی ہے، تاکہ فتنہ نہ پھیلے۔ تو کیا آج کل کے، سیاسی مخالفین، یا مذہبی فرقے، بریلوی، دیوبندی، شیعہ اور وہابی، وغیرہ کیا ان گستاخوں سے بھی بدتر ہیں، جنہوں نے امیر المومینین تک کو قید کر کیا تھا؟ جس طرح فتنہ کو پھیلنے سے روکنے کے لیئے، کسی غلط امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا یہ مطلب نہیں کہ، ہم اس کے غلط کاموں کی بھی تائید کرتے ہیں۔ اسی طرح دوسری سیاسی جماعتوں کی ملکی مفاد کے لیئے تائید کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

اگر امیر المومینین، کو قید کرنے والے گستاخوں، کے پیچھے نماز تک پڑھی جاسکتی ہے، تو ملکی اور اسلامی مفاد میں آجکل کے سیاسی اور مذہبی مخالفین کے ساتھ بھی مل کر کام کیا جاسکتا ہے۔

اختلاف رائے، ضرور رکھیں۔ اور جس کی جو غلط بات ہو، اس پر تنقید بھی ضرور کریں، مگر اخلاق اور تہذیب کے دائرے میں رہ کر۔ کسی ایک کی غلطی یا گناہ، کسی دوسرے کے گناہ کا جواز قرار نہیں دیا جاسکتا۔

جس کو دیکھو، اسلام کے نام پر عوام کی ہمدردی حاصل کرنے میں لگا ہوا ہے۔ اور اصل میں عوام کو آپس میں تقسیم کروا کر اور لڑوا کر اپنا ذاتی مفاد حاصل کر رہا ہے۔ اور عوام کی بھی جہالت کا یہ عالم ہے، کہ اپنے اپنے، سیاسی اور مذہبی قائدین کی اندھی تقلید اور اندھی محبت میں مبتلا ہیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

اگر واقعی آپ اس نفرت اور شدت پسندی سے باہر نکلنا چاہتے ہیں تو، قرآن و حدیث کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ، آپ کا شعور انتہائی بلند ہونا شروع ہو جائے گا۔ اور آپ ان مفاد پرست اور فرقہ پرست، سیاسی اور مذہبی قائدین کے فریب کو سمجھ سکیں گے، اور پاکستان اور امت کو یکجا کرنے میں اپنا مثبت کردار ادا کر سکیں گے۔

قادیانی کوئی مسلمانوں کا فرقہ نہیں ہے۔ بلکہ قادیانی پکے کافر ہیں۔ یہ پوسٹ مسلمانوں کے مختلف فرقوں، مثلاً، بریلوی، دیوبندی، شیعہ اور وہابی وغیرہ سے متعلق ہے۔

سوال 59: اپنے اپنے پیر صاحبان، بزرگوں اور صحابہ کرام، کی برسی، عرس، یوم شہادت یا یوم پیدائش منانے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ویسے اگر ہم سارے ہی صحابہ کرام کی یوم وفات اور بزرگوں کے عرس منانا شروع کر دیں، تو اس طرح تو شاید ہر روز ہی کئی، صحابہ کرام اور بزرگوں کی یوم وفات ثابت ہو جائے۔ اور ہم شاید انہی معاملات سے باہر نہ نکل سکیں۔ شاید ہی وجہ تھی کہ، نہ تو نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو یہ تعلیم دی اور نہ ہی صحابہ کرام نے آگے امت کو اس طرح کا راستہ دکھایا۔

کبھی آپ نے غور کیا ہے، کہ، نبی کریم ﷺ کی تو تاریخ وفات اور تاریخ پیدائش پر تو آج تک امت میں اتفاق نہیں ہو سکا۔ کوئی 12 ربیع الاوّل کہتا ہے، تو کوئی 7 اور کوئی 9 ربیع الاوّل کو ثابت کرتا ہے۔ اور کئی تو ربیع الاوّل کے ہی قائل نہیں۔ لیکن اپنے اپنے بزرگوں کی عرس کی تاریخ میں لوگوں کو کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ذرا سوچیں، آخر امت اپنے نبی کریم ﷺ کی تاریخ وفات کیسے یاد نہیں رکھ سکی۔ آخر کیا وجہ ہے کہ، کسی بھی صحیح حدیث پاک سے واضح طور پر نبی کریم ﷺ کی تاریخ وفات ثابت نہیں ہوتی۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

ہمارے اصل بزرگوں اور اسلاف کی نظر میں سالانہ عرس، برسی وغیرہ منانے کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔ سینکڑوں سال بعد آنے والے لوگوں نے یہ معاملات ایجاد کیئے ہیں۔ اصل میں کسی کی بھی تاریخ وفات یا تاریخ پیدائش، کو یاد رکھنا اتنا اہم نہیں ہے، جتنا، نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کو عملی طور پر اپنانا اور ان پر عمل کرنا ہے۔ جبکہ ہم آجکل کے مسلمانوں کی اکثریت، اپنے اپنے بزرگوں اور مخصوص صحابہ کرام کے عرس، اور یوم تو خوب دھوم سے مناتے ہیں اور تاریخوں کو بھی خوب یاد رکھتے ہیں، مگر دین کی اصل تعلیمات سے بہت دور جا چکے ہیں۔

بہر حال اس تمام تحریر کے بعد، یاد رہے، کہ، صحابہ کرام، یا بزرگوں کے عرس، برسی اور تاریخ شہادت، اور تاریخ پیدائش منانے کو زیادہ سے زیادہ ایک مستحب عمل قرار دیا جاسکتا ہے، وہ بھی اس صورت میں جب اس میں کوئی خلاف شریعت عمل شامل نہ کیا جائے۔ اگر کوئی اس دن قرآن پاک کی تلاوت کرے، نعمت شریف پڑھے، سیرت نبی اکرم ﷺ پر بیان کرے، یا دینی علم کی محفل منعقد کرے، تو اس حد تک تو جائز ہے، مگر پھر بھی زیادہ سے زیادہ مستحب ہی قرار دی جاسکتی ہے۔ کاش کہ پہلے ہم کم از کم، فرائض اور دیگر بنیادی معاشرتی معاملات تو ہم سیکھ لیں۔

سوال 60: آخر کیا وجہ ہے، کہ، پاکستان کو امریکہ، یورپ اور بھارت کی طرح قابل، ایماندار اور اچھے حکمران کیوں نہیں ملتے؟

بھارت کے 5 فیصد، بنگلہ دیش کے 3 فیصد، جبکہ پاکستان کے صرف 1 فیصد لوگ ٹیکس فائلر ہیں، اور پاکستان کے اکثر لوگ تو اپنی آمدنی پر ڈائریکٹ ٹیکس تک نہیں دیتے۔ اور حکومت مجبور ہو کر سیلز ٹیکس لگا کر کام پورا کرتی ہے، تو اس ٹیکس چور قوم کے حکمران بھی اسی طرح کے ہی ہوں گے۔ جو قوم گنے کی گاڑی سے گنے تک چوری کرنے سے باز نہ

آئے، کوکا کولا کی گاڑی الٹنے پر، بجائے مدد کرنے کے، الٹا، اسی گاڑی سے بوتل چوری کرنے سے باز نہ آئے۔ اور آئل ٹینکر الٹنے پر، آئل چوری کرنے سے باز نہ آئے، تو یہ قوم ایسے ہی حکمرانوں کے قابل ہے۔

جو قوم جھوٹ خوب بولتی ہو، کاروبار میں خوب 2 نمبری کرتی ہو، اخلاق میں بہت گرچکی ہو، بغیر تحقیق کے باتیں آگے سے آگے پھیلانے میں ماہر ہو، محنت سے جی چرائے اور راتوں رات امیر بننے کے خواب دیکھنے میں ماہر ہو، اس قوم کو اپنے حکمرانوں سے بھی کوئی خاص اچھی امیدیں وابستہ نہیں کرنی چاہئیں۔ جو قوم 30 منٹ مشاعرہ پڑھنے والے کو 1 لاکھ، اور سنگر کو 5 لاکھ، جبکہ 30 دن نماز پڑھانے والے امام کو 20، ہزار دے۔ جو قوم اپنے اپنے فرقہ کے مولویوں اور اپنی سیاسی جماعتوں کے اکابرین کی اندھی تقلید میں مبتلا ہو۔ جو قوم اپنی عقل استعمال کرنے کی بجائے، ہر وقت جذبات سے کام لے، اور حکمت، فراست سے کام نہ لے۔ جو قوم قرآن مجید کو گھر میں برکت کے لیئے تو ضرور رکھے، مگر ترجمہ پڑھنے کی سعادت حاصل نہ کرے۔ جو قوم عشق مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم، کا دعوٰی تو ضرور کرے، مگر حدیث پاک، کی کتابوں کو خود پڑھنے کی کوشش تک نہ کرے۔ تو پھر قدرتی بات ہے، کہ، اس قوم کو کوئی بھی مولوی اور کوئی بھی سیاست دان، کسی بھی ٹرک کی بتی کے پیچھے لگا سکتا ہے۔

جیسے عوام کے اعمال، ویسے ہی حکمران۔ لہذا، حکمرانوں کو گالیاں دینے اور بُرا بھلا کہنے کی بجائے، اپنے اعمال پر توجہ دیں۔ یہ موقف حدیث پاک، سے درست ثابت ہوتا ہے۔

حدیث پاک: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ''میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں بادشاہوں کا مالک اور بادشاہوں کا بادشاہ ہوں، بادشاہوں کے دل میرے دستِ قدرت میں ہیں، جب لوگ میری اطاعت کریں تو میں ان کے بادشاہوں کے دلوں کو رحمت اور نرمی کرنے کی طرف پھیر دیتا ہوں اور جب لوگ میری نافرمانی کریں تو میں اُن کے بادشاہوں کے دلوں کو سختی اور سزا کی طرف پھیر دیتا ہوں پھر وہ لوگوں کو سخت ایذائیں

دیتے ہیں، تو تم اپنے آپ کو بادشاہوں کو بد عادینے میں مشغول نہ کرو بلکہ ذکر اور عاجزی میں مصروف رہو تاکہ تمہارے بادشاہوں کی طرف سے میں کافی ہو جاؤں۔" (مشکاۃ المصابیح، 3721)

نوٹ: پہلے اپنے اعمال اور حرکتوں کو تو درست کریں، ان شاءاللہ تعالیٰ، حکمران بھی بہتر مل جائیں گے۔ لہذا عاجزی اختیار کریں، اور ذکر اللہ، اور عبادت میں اپنا دل لگائیں، ان شاءاللہ تعالیٰ، غلط حکمرانوں کے اور دیگر ہر طرح کے شر سے ہمیشہ محفوظ رہیں گے۔

سوال 61: آخر پاکستان میں دہشت گردی، شدت پسندی اور خود کش حملوں، کی سب سے بڑی وجہ شدت پسند، اور کٹر مولوی صاحبان کس طرح ہیں؟

کئی لوگوں کو صرف اپنے فرقہ کے اسلام اور شریعت کے علاوہ اور کچھ نظر ہی نہیں آتا۔ اور ان کی نظر میں اسلام صرف وہی ہوتا ہے، جو ان کے اپنے مولوی صاحبان بیان کریں۔ ان لوگوں کی نظر میں دوسرے فرقہ کے مسلمان، بدعتی، گستاخ، اور معاذاللہ، مشرک تک قرار دیئے جاتے ہیں۔ اصل میں جو دینی مدرسے بچوں کے ذہن میں دوسرے فرقہ کے مسلمانوں کے لیئے خوب نفرت پیدا کرتے ہیں، اور اپنے علاوہ دیگر فرقہ کے مولوی صاحبان کے پیچھے نماز تک نہیں پڑھتے، وہ تمام مولوی صاحبان اس مسئلے کی جڑ ہیں۔ **حالانکہ صحیح حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ، شدید اختلافات کے باوجود بھی دوسرے کلمہ گو مسلمان کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ (صحیح بخاری-695)۔ مگر کٹر اور فرقہ پرست مولوی کو سمجھائے کون؟**

کئی شدت پسند جماعتیں کسی کو بھی گستاخ رسول قرار دے کر اس کو خود قتل کرنے پر تک یقین رکھتی ہیں۔ توہین مذہب کے نام پر کسی دوسرے کو قتل کرنا عام ہوتا جارہا ہے۔ کئی شدت پسند اور کٹر مولوی، عوام کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، کہ توہین مذہب اور توہین رسالت کے ملزم کو پولیس اور عدالت سزا نہیں دے پاتی، لہذا اس کو عوام خود ہی سزا دے

سکتی ہے۔ تو دوسری طرف ایک جاہل اور بد بخت میلاد شریف کی محفل پر خود کش حملہ کر کے جنت میں جانے کا دعٰوی کرتا نظر آتا ہے۔ یہ جہالت اور شدت پسندی کی چند بد ترین مثالیں ہیں۔ **تقریبا ہر ہی فرقہ میں (بریلوی، دیوبندی، وہابی اور شیعہ) میں معتدل اور شائستہ علماء کرام موجود ہیں، لیکن گزشتہ چند سالوں سے ہر فرقہ کے شدت پسند اور کٹر مولوی صاحبان نے اپنے اپنے فرقہ کو ہائی جیک کر رکھا ہے۔** اور معتدل اور حکمت والے علماء کرام عوام کی بہتر رہنمائی نہیں کر پا رہے ہیں۔ کیونکہ کٹر شدت پسند اور فرقہ پرست مولوی حضرات نے جذبات کی بنیاد پر عوام کو اپنے پیچھے لگایا ہوا ہے۔ ان معتدل اور حکمت والے علماء کرام کو آگے بڑھ کر امت کی اصلاح کی کوشش کرنی ہو گی۔

میں یہ نہیں کہ رہا کہ، مذہبی شدت پسندی کی اور دہشت گردی کی مکمل وجہ صرف اور صرف کٹر اور فرقہ پرست مولوی حضرات ہی ہیں۔ بلکہ میں تو یہ کہ رہا ہوں کہ، اس دہشت گردی اور خود کش حملوں کی سب سے بڑی وجہ کٹر اور فرقہ پرست مولوی حضرات کی گمراہیت پر مبنی تعلیم ہے۔ دیگر عوامل کو بھی ڈسکس کیا جا سکتا ہے۔ مگر سب سے بڑے مسئلہ پر زور دینا زیادہ ضروری ہے۔ یہاں تو عالم یہ ہے، کئی کٹر مولوی صاحبان تو دوسرے فرقہ کے ذبیحہ کو تک جائز نہیں سمجھتے۔ ہر دوسرا انسان اپنے علماء اور پیر صاحبان کی عقیدت میں اندھا ہوا جا رہا ہے۔ اور حالات اس حد تک خراب ہو چکے ہیں، اپنے فرقہ کی تبلیغ کو ہی اسلام کی تبلیغ سمجھا جاتا ہے۔ اور عقل کا استعمال بالکل نہیں کیا جاتا۔ یہ سب ہمیں مدارس میں بتایا اور پڑھایا جاتا ہے، کوئی حکومتی ادارہ آ کر ہمیں دوسرے فرقہ والوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع نہیں کرتا، مگر ہمارے فرقہ کا کٹر مولوی ضرور کرتا ہے۔

ہمارے معاشرے میں اپنے اپنے مذہبی اور سیاسی قائدین کی اندھی تقلید کی روش پڑ چکی ہے۔ یہ اندھی تقلید 1000 بیماریوں کی ایک بیماری ہے۔ اوپر سے ہم پاکستانی جذباتی بھی خوب ہیں۔ دنیاوی اور دینی تعلیم دونوں میں خوب پیچھے بھی ہیں۔ اپنا دماغ استعمال کرنے کا رجحان بھی خاصہ کم ہے، لہذا کوئی بھی مذہبی یا سیاسی لیڈر ہمیں کسی بھی ٹرک کی بتی کے پیچھے لگا سکتا ہے۔ **اختلاف ضرور کریں، مگر حکمت اور دلیل کے ساتھ۔** دوسرے کی بات سننے کا حوصلہ پیدا کریں۔ مگر

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

یہ حوصلہ کہاں سے آئے گا؟ **اس حوصلہ اور شعور کو حاصل کرنے کے لیئے، آج سے ہی قرآن وحدیث کا ترجمہ خود پڑھنا شروع کردیں۔ ان شاءاللہ تعالی**، خود بھی کامیاب رہیں گے اور معاشرے میں بھی مثبت تبدیلی آنے کا باعث بنیں گے۔ اس کے ساتھ دنیاوی تعلیم بھی خوب حاصل کریں، تاکہ اقوام عالم کا سامنا بہتر انداز میں کر سکیں۔

سوال 62: آخر برصغیر میں سینکڑوں سالوں سے مسلمان اور دیگر مذاہب کے لوگ مل کر رہتے رہے ہیں، مگر 1905 کے بعد ایسا کیا ہوا کہ، فرقہ واریت اور شدت پسندی کا بدترین سلسلہ شروع ہو گیا۔

جب تک برصغیر میں مغلوں کی مرکزی حکومت قائم رہی، تب تک مسلمانوں میں فرقہ واریت اور شدت پسندی کافی حد تک کنٹرول رہی۔ اس وقت دینی معاملات میں عام عوام زیادہ تر صوفیاء کرام، سے ہی زیادہ مستفید ہوتی تھی۔ مغلوں میں کئی کمزوریاں اپنی جگہ مگر پھر بھی صوفیاء کرام کا احترام اکثر کیا کرتے تھے۔ اور سلسلہ چشتیہ کے علماء کا مغلوں کے دور میں تبلیغ کے سلسلہ میں بہت بڑا کردار تھا۔ بادشاہ سلیم جہانگیر کا نام بھی، مشہور چشتیہ سلسلہ کے بزرگ حضرت سلیم چشتی رحمت اللہ علیہ کے نام پر ہی رکھا گیا تھا۔ اس زمانے میں صوفیاء کرام عوام میں برداشت اور رواداری کو پروان چڑھانے میں انتہائی اہم کردار ادا کیا کرتے تھے۔ اور اسلام کی محبت اور برداشت کی تعلیم کو عام کرتے تھے۔ لہذا لوگوں میں برداشت اور تدبر پیدا ہوتا گیا۔

لیکن 1857 کی جنگ آزادی کے بعد جب مغلوں کی حکومت ختم ہوئی، تو اس کے بعد کچھ لوگوں نے دینی معاملات میں اپنا عمل دخل بڑھانا شروع کر دیا، اور اس سلسلے میں 2 اہم مذہبی ادارے قائم ہو گئے، ایک ادارہ دیوبند اور ایک ادارہ بریلی۔ اور یہیں سے ایک طرح 2 نئے فرقہ بھی وجود میں آ گئے۔ دیوبندی فرقہ اور بریلوی فرقہ۔ حالانکہ اصل میں یہ

دونوں اپنے آپ کو حنفی کہتے ہیں، اور پیچھے سے ان کے اکابرین بھی مشترکہ ہیں۔ مگر بعد میں ان دونوں فرقوں نے ایک دوسرے کے خلاف شدید ترین نفرت کا آغاز کر دیا۔

بلکہ بریلوی فرقہ کے بانی احمد رضا خان بریلوی صاحب نے 1906 میں ایک کتاب لکھی، حسام الحرمین، اس کتاب میں احمد رضا صاحب نے دیوبندی اور وہابی علماء کو کافر تک قرار دے دیا۔ یہاں سے شدید ترین فرقہ واریت اور نفرت کا سفر شروع ہو گیا۔ اس کے جواب میں دیوبندی علماء کی طرف سے کتاب "المہند المفنند" لکھی گئی۔ جس میں بریلوی جماعت کے بارے میں شدید سخت کلمات لکھے گئے۔ غرض یہ کہ ایسی نفرت کی فضا بنادی گئی، جہاں لوگ ایک دوسرے کے پیچھے نماز تک نہیں پڑھتے تھے۔ مسلمانوں کی کوئی مرکزی حکومت تو اب تھی نہیں، لہذا انگریز حکومت بھی مسلمانوں کے ان باہمی اختلافات کو دیکھتی رہی، اور صوفیاء کرام اور آستانوں والے بزرگ بھی ان فرقہ پرست جماعتیں کے مابین صلح نہ کرواسکے۔ نفرت اور فرقہ واریت کی تعلیم ان جماعتوں کی پہچان بن گئی۔ دوسری طرف صوفیاء کرام اور آستانوں والے بزرگوں کی طرف کئی بدعات بھی عام ہونا شروع ہو گئیں، اور عام عوام کو دینی رہنمائی میں انتہائی مشکل حالات کا سامنا کرنا پڑا۔

لہذا کوئی اپنی عقل اور شعور کے مطابق بریلوی جماعت سے منسلک ہو گیا، تو کوئی دیوبندی جماعت سے۔ لیکن عوام کی اکثریت آج بھی صوفیاء کرام اور آستانوں والے بزرگوں سے ہی وابستہ ہے۔ یہاں بھی کئی کمزوریاں موجود ہیں، مگر کم از کم، یہ لوگ فرقہ واریت اور شدت پسندی کو ہوا نہیں دیتے۔ ان صوفیاء کرام اور آستانوں والے بزرگوں کے ہاں، یہ نہیں پوچھا جاتا، کہ تم بریلوی ہو یا دیوبندی، شیعہ یا وہابی۔۔۔ یہ لوگوں کو ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع بھی نہیں کرتے۔ اور آج بھی برداشت کا سبق عوام کو دیتے ہیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

ہم یہ **نہیں کہ رہے کہ ان صوفیاء کرام کے ہاں**، سب درست ہی ہے، لیکن کم از کم، فرقہ واریت اور شدت پسندی نہیں ہے، جس کی گزشتہ 100 سال میں ایک بدترین مثال بریلوی اور دیوبندی جماعت نے پیش کی ہے۔ گزشتہ 12 سے 14 سال سے جب سے انٹرنیٹ عام ہونا شروع ہوا ہے، تو اس کے بعد دیوبندی اور بریلوی علماء نے بھی اپنی اصلاح پر کام شروع کر دیا ہے۔ اب عوام بریلوی اور دیوبندی علماء سے وہ سوال کرتے ہیں، جن کے جوابات ان کے پاس نہیں ہوتے۔ لہذا اب آہستہ آہستہ بہتری آنا شروع ہو گئی ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے، کہ نہ تو ہر صوفیاء (صوفی بزرگ، آستانے والے پیر صاحبان) درست ہے، اور نہ ہی ہر بریلوی عالم دین، وہابی، شیعہ یا دیوبندی عالم دین غلط ہے۔ آپ کو تمام ہی مکتبہ فکر میں ہر طرح کے لوگ مل جائیں گے۔ اصل فیصلہ صرف اور صرف قرآن و حدیث اور، اُس کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ اجمین کا فعل ہے۔ جو جو معاملات قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک سے ٹکراتے جائیں، اُن کو چھوڑ دیں۔ روز قیامت ہر انسان سے اس کی عقل، علم اور شعور کے مطابق ہی حساب ہو گا۔ لہذا قرآن و حدیث کو تھام لیں اور بس۔ لہذا مرتے دم تک اپنا دماغ استعمال کرتے رہیں، اور اندھی تقلید کسی بھی فرقے کے عالم دین کی مت کریں۔

سوال 63: اسرائیل اور امریکہ کو گالیاں اور بد دعائیں دینے سے پہلے ذرا ان حقائق پر بھی نظر ڈالیں۔

فلسطینی مسلمانوں کے ساتھ شاید اتنا برا اسرائیل اور مغرب نے نہیں کیا، جتنا امت مسلمہ کے جذباتی اور کھوکھلے نعرے لگانے والے قائدین، جذباتی عوام، اور بلکہ خود فلسطینی عوام نے اپنے ساتھ کیا ہے۔ حماس جیسی جماعتیں فائدہ کم اور نقصان زیادہ دیتی ہیں۔ گزشتہ 20 سال میں حماس فلسطینیوں کے لیئے ایک انچ زمین تک اسرائیل سے حاصل کر نہیں سکی۔ بلکہ حماس کے ہر حملہ کے بعد فلسطینی ریاست مزید سکڑ جاتی ہے، اور اسرائیل کا رقبہ مزید بڑھ جاتا ہے۔ اسرائیل

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

تو برا ہے ہی، مگر حماس نے جتنا فلسطینی عوام کا نقصان کیا ہے، اس کا جواب کون دے گا۔؟ مگر ہم مسلمانوں کو کیا پرواہ ہے، ہمیں تو وہ اچھا لگتا ہے، جو بڑی بڑی باتیں کرے، خواہ اس کے اپنے پلے کچھ بھی نہ ہو۔

مسلمان ممالک سے پہلی بڑی غلطی یہ ہوئی کہ جب 1948 میں اسرائیل وجود میں آیا تو اس وقت اس کا رقبہ بہت تھوڑا تھا۔ اس وقت تقریبا 20 فیصد علاقہ یہودیوں کے پاس تھا۔ اور 80 فیصد تقریبا مسلمانوں کے پاس تھا۔ مگر مسلمان ممالک نے اس کو تسلیم نہیں کیا۔ اور اپنی طاقت کا غلط اندازہ لگاتے ہوئے، اسرائیل کے ساتھ کئی جنگیں لڑیں۔ اور ہر جنگ ہارنے کے بعد مسلمانوں کا علاقہ کم سے کم ہوتا گیا۔ اور آج تقریبا 80 فیصد سے زائد علاقہ پر اسرائیل قابض ہے، اور فلسطینی سکڑ کر 20 فیصد سے بھی کم جگہ پر موجود ہیں۔ مسلمان ممالک سائنس اور ٹیکنالوجی میں تو خوب پیچھے ہیں، مگر جذباتی نعروں میں ورلڈ چیمپئن ہیں۔

شاید ہم خیال کرتے ہیں کہ، امریکہ اور یورپ سے اسلحہ خرید کر ہم اسی کو شکست دے سکتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ، جن ممالک نے امت مسلمہ کی سب سے بڑی قوت سلطنت عثمانیہ کو ہی ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا ہو، ان کے آگے باقی اسلامی ممالک کی کیا حیثیت اور طاقت ہو گی۔ ایک اصول یاد رکھیں، جب کوئی ملک جنگ ہار جاتا ہے، تو اس ہارنے والے ملک کے ساتھ پھر ذلت آمیز سلوک ہی کیا جاتا ہے۔ اور جیتنے والا ملک اگر اپنی خوشی سے ہارنے والے ملک کو کچھ ڈھیل دے دے، تو اس کو غنیمت جانا جاتا ہے۔

وہ وقت جب اسرائیل اور مغرب مسلمانوں کو زیادہ علاقہ دے رہا تھا، اس وقت مسلمانوں نے معاہدے تسلیم نہیں کیئے۔ اور اب حالت یہ ہے کہ، اب اسرائیل شیر بن چکا ہے۔ اور ہم صرف نعرے لگانے والے کھوکھلے لوگ۔ ہم شاید بھول گئے تھے، کہ ہم ہارے ہوئے لوگ تھے، اور دوسری طرف جنگ عظیم جیتنے والی قوتیں تھیں، لہذا اس وقت جو مل رہا تھا، خوشی خوشی لے لینا چاہیئے تھا۔ کیونکہ ہمارے سامنے سلطنت عثمانیہ کی شکست ابھی تازہ تازہ تھی۔ جب دوسری جنگ عظیم میں جرمنی اور سلطنت عثمانیہ دونوں کو انگلینڈ، فرانس اور امریکہ کے ہاتھوں بدترین شکست ہوئی، تو

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

اس کے بعد جنگ جیتنے والے ممالک نے ترکی (سلطنت عثمانیہ) اور جرمنی، دونوں کو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا۔ جرمن حکمران ہٹلر نے تو شکست دیکھ کر خودکشی تک کر لی۔ اسی طرح سلطنت عثمانیہ کے بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے۔ اور دوسری جنگ عظیم جیتنے والے ممالک نے، سلطنت عثمانیہ میں سے کئی نئے ممالک تشکیل دیئے، جس طرح، سعودی عرب، اردن، شام، فلسطین، مصر، یمن وغیرہ وغیرہ۔۔۔ اور اصل ملک ترکی مشکل سے اپنی حیثیت برقرار رکھ سکا۔

بڑی بڑی باتیں کرنے سے پہلے یاد کر لیا کریں، جب رمضان المبارک 1973 کو تقریباً تمام عرب ممالک نے اچانک بہت بڑا حملہ اسرائیل پر کیا، تو اس کا کیا نتیجہ نکلا، اسرائیل اکیلے نے تمام مسلمان ممالک کو شکست دے دی۔ اسی لیئے کہتا ہوں کہ، پہلے مطلوبہ طاقت حاصل کریں، پھر اپنی طاقت کا اظہار کریں۔ اپنی طاقت سنبھال کر رکھیں، جذباتی مت بنیں، لیباء اور عراق کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ حکمت اور فراست سے کام کریں، جذباتی بن کر نہیں۔ اسرائیل ایک حقیقت ہے، مصر، اردن، ترکی اور دیگر کئی ممالک اس کو تسلیم کر چکے ہیں، اور اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات بھی رکھتے ہیں، اب باقی اسلامی ممالک کو بھی کوئی مل بیٹھ کر ایسا معاہدہ اسرائیل کے ساتھ کرنا چاہیئے، جس میں فلسطینی مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ مراعات بھی حاصل ہوں، اور اسرائیل اور فلسطین مل کر رہ سکیں۔ اور حماس جیسی جماعتوں کو بھی مذاکرات کی میز پر آنا چاہیئے، ورنہ جس طرح گزشتہ 20 سال سے حماس کی کارروائیوں سے فلسطین سکڑتا جارہا ہے، وہ مزید سکڑ سکتا ہے۔ اب امت مسلمہ کو زبانی نعروں کے بجائے زمینی حقائق کے مطابق کڑوے فیصلے کرنے ہوں گے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 64: اگر کسی کو نماز جنازہ کی دعا نہ آتی ہو تو وہ کس طرح نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے؟ آخر نماز جنازہ کا طریقہ کیا ہے؟

اگر کسی کو نماز جنازہ کی مخصوص دعائیں نہ آتی ہوں، تب بھی وہ نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے۔ کیونکہ نماز جنازہ میں کئی دعائیں ثابت ہیں، اگر آپ کو وہ دعائیں نہیں آتی تو آپ، رب جعلنی ہی پڑھ لیں۔ اور اگر وہ بھی نہیں آتی تو سورتہ فاتحہ ہی دوبارہ پڑھ لیں۔

نماز جنازہ کا طریقہ

نماز جنازہ میں 4 تکبیرات پڑھی جائیں گی۔

پہلی تکبیر کے بعد سورتہ فاتحہ پڑھی جائے گی۔ ایک اور روایت سے یہ بھی ثابت ہے کہ، سورتہ فاتحہ کے ساتھ کوئی دوسری سورت بھی پڑھی گئی ہے۔

دوسری تکبیر کے بعد درود پاک پڑھنا چاہیئے۔

تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیئے دعا پڑھی جائے گی۔ اگر آپ کو وہ مخصوص دعائیں نہیں آتی تو آپ، رب جعلنی ہی پڑھ لیں۔ اور اگر وہ بھی نہیں آتی تو سورتہ فاتحہ ہی دوبارہ پڑھ لیں۔

چوتھی تکبیر کے بعد سلام پڑھا جائے گا۔ صحابیِ رسول سے صرف ایک طرف کا سلام ثابت ہے۔ مگر تابعی سے دونوں طرف کا سلام بھی ثابت ہے۔

ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ بھی بلند کرنے چاہیئے۔ جس طرح پہلی تکبیر پر اللہ اکبر کہ کر کرتے ہیں۔

حوالہ جات: صحیح بخاری-1333،1335 سنن نسائی–1989 ابوداؤد-3201،722 ترمذی-1024 صحیح مسلم-2234۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 65: آخر میں نے اپنا پرانا فرقہ (بریلوی فرقہ)، تبدیل کیوں کیا؟ اور آج میرا تعلق کس فرقہ یا جماعت سے ہے؟

چند سال پہلے تک میرا تعلق بریلوی فرقہ سے تھا۔ وہاں مجھے احساس ہونے لگا کہ ،اس فرقہ کے کئی معاملات قرآن و حدیث سے بالکل ثابت نہیں ہوتے۔ لہذا اس کے بعد میں نے تحقیق کا سفر شروع کیا اور قرآن و حدیث کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنا شروع کیا۔ تو میرا علم وسیع ہونے لگا۔ اور مجھے کئی معاملات سمجھ میں آنے شروع ہو گئے،اور کئی سوالات کے جوابات ملنے شروع ہو گئے۔ ہمارے اس فرقہ میں دوسرے فرقوں کے مسلمانوں لیئے شدید نفرت پیدا کی جاتی تھی۔ اور ہم لوگ دوسرے فرقہ کے مسلمانوں کے پیچھے نماز تک نہیں پڑھتے تھے۔

مگر آج میری نظر میں صوفیاء کرام،اور صوفیانہ اسلام کی تعلیمات قرآن و حدیث کے زیادہ قریب ہیں۔ میری عقل علم اور شعور کے مطابق ،نہ تو تمام ، بریلوی، دیوبندی وہابی یا شیعہ غلط ہیں،اور نہ ہی تمام صوفیاء بزرگوں کی تمام ہی باتیں درست ہیں۔ بس میری نظر میں مسلمانوں کا سب سے بڑا فرقہ یا جماعت ، جس کا تعلق پیر صاحبان، آستانوں والے بزرگوں سے ہے،وہ شاید اسلام کی حقیقی روح کے زیادہ قریب ہے۔ اور دیگر فرقوں کی نسبت ان کے عقائد قرآن و صحیح حدیث کے زیادہ قریب ہیں۔

اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ ، تمام صوفیاء کی تمام ہی تعلیمات درست ہیں، صوفیاء کرام یا آستانے والے پیر صاحبان بھی انسان ہیں،اور ان کی بھی کئی تعلیمات یا ان کی قرآن و حدیث کی کئی تشریحات سے اختلاف کیا جا سکتا ہے۔ لہذا ان کی جو باتیں قرآن و صحیح حدیث کے خلاف جائیں،ان پر بالکل عمل مت کریں۔ پہلے میں ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب، غامدی صاحب اور ڈاکٹر اسرار احمد صاحب وغیرہ کے شدید خلاف ہوتا تھا۔ مگر جوں جوں، قرآن و حدیث کا ترجمہ خود پڑھنا شروع کیا، تو میرے رویے میں تبدیلی آنی شروع ہو گئی۔ آج میری سوچ یہ ہے، کہ بریلوی، دیوبندی وہابی، صوفی حضرات اور شیعہ یہ تمام مسلمانوں کی ہی شاخیں ہیں۔ اور ان میں اختلافات ضرور ہیں۔ مگر اختلافات کے باوجود بھی ہم سب مسلمان ایک دوسرے کے پیچھے نماز تک پڑھ سکتے ہیں، کیونکہ یہ صحیح پاک سے ثابت ہوتا ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

(صحیح بخاری۔695)۔

لہذا جس کی جو بات قرآن و صحیح حدیث پاک سے غلط ثابت ہو، اس بات پر عمل مت کریں،خواہ وہ صوفیاءہوں ، بریلوی علماءہوں، یا دیوبندی،، یا وہابی یا شیعہ علماء، خواہ کوئی بھی ہوں۔ مگر درست بات کی تائید کر دیں۔ یہ علماء بھی انسان ہیں۔اور ان تمام ہی فرقہ کے علماء سے غلطی بھی ہو سکتی ہے۔اور اندھی تقلید کسی بھی سیاسی یا مذہبی قائد کی مت کریں۔ مرتے دم تک اپنا دماغ استعمال کرتے رہیں۔اور یاد رہے کہ ،ہدایت کا اصل سرچشمہ صرف اور صرف قرآن و صحیح حدیث پاک ہی ہے،اور اس کے بعد صحابہ کرام کی سنت سے روشنی حاصل کریں۔ان شاءاللہ تعالیٰ، کبھی گمراہ نہیں ہوں گے۔

سوال66: آخر کیسے معلوم ہو سکتا یہ کہ کوئی انسان اپنے پسندیدہ سیاسی یا مذہبی لیڈر کی اندھی تقلید میں مبتلا ہے۔؟ اور ایسے انسان سے کس طرح ڈیل کرنا چاہیئے؟

کسی بھی سیاسی یا مذہبی لیڈر کی اندھی تقلید اور محبت میں مبتلا لوگوں سے آپ جب بھی کوئی بات کریں گے، وہ بات گھما پھرا کر اپنے قائد کی طرف لے آئیں گے،اور اس کی تعریفیں شروع کر دیں گے۔اندھی تقلید میں مبتلا لوگوں کو اپنی سیاسی جماعت یا مذہبی فرقہ کے علاوہ دوسرے جاہل، بدعقیدہ، گمراہ، غدار دین اور وطن دشمن نظر آتے ہیں۔

بحث برائے بحث کرنا ان کی عادت ہوتا ہے، اپنے قائد کے جھوٹ کو بھی سچ مانتے ہیں اور دوسروں کے سچ کو بھی جھوٹ مانتے ہیں۔اپنی عقل استعمال نہیں کرتے اور جو ان کا لیڈر کہتا ہے، آنکھیں بند کر کے تسلیم کر لیتے ہیں۔ان اندھی تقلید والوں کی اکثریت بداخلاق، جذباتی اور بد تہذیب بھی ہوتی ہے۔ان کی نظر میں اپنے مذہبی لیڈر کی اندھی محبت، اسلام کی محبت ہے اور اپنے سیاسی قائد کی اندھی محبت، وطن کی محبت ہے۔اور اپنے مخالفین کو ذلیل کرنا ان کا مشغلہ ہوتا ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

اندھی تقلید میں مبتلا لوگ یہ تسلیم کرنے کو ہی تیار نہیں ہوتے کہ ہو سکتا کہ ان کا مخالف انسان اپنی عقل علم اور شعور کے مطابق درست ہی فیصلہ کر رہا ہو، لہذا اس کی نیت پر شک تو مت کریں۔ دلوں کے حال تو اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ اور یہ بھی تو ہو سکتا ہے، کہ آپ جسے درست جانتے ہیں وہی غلط ہو۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ،ہدایت اور رہنمائی کا اصل سرچشمہ تو صرف اور صرف قرآن پاک اور صحیح احادیث مبارکہ ہی ہیں۔ کسی بھی مذہبی یا سیاسی لیڈر کی جو بھی بات قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک سے ٹکرائے، اس بات کو رد کر دیں، اور درست باتوں کو تسلیم کر لیں۔

اگر آپ کا پالا ان اندھی تقلید میں مبتلا لوگوں سے پڑے تو ان کے سامنے اپنا موقف تمیز سے بیان کر دیں، لیکن ان سے بحث مت کریں۔ کیونکہ عام طور پر ان کو سچ یا جھوٹ کی پرواہ نہیں ہوتی، ان کا مشن ہر حال میں اپنے پسندیدہ لیڈر کا دفاع کرنا ہوتا ہے-ان اندھی تقلید والوں کے لیئے بس دعا کیا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم کو ان کو اور تمام مسلمانوں کو ہدایت عطا فرمائیں اور ہم سب کے گناہ معاف فرمائیں۔ آمین

سوال 67: ان تمام لوگوں سے درخواست، جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اہل بیت سے محبت کا دعٰوی کرتے ہیں، مگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف بولتے ہیں۔ قرآن پاک و صحیح حدیث پاک کی روشنی میں اس معاملے کو سمجھیں۔

مانا کہ صحابہ کرام کے درمیان کئی معاملات میں اختلافات تھے، صحابی رسول حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ بھی ہوئی تھی، مگر بعد میں دونوں کی صلح ہو گئی تھی۔ لہذا اب 1400 سال بعد صحابہ کے باہمی اختلافات پر ہمیں بولنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ہمیں اپنی اوقات میں رہنا چاہیئے۔ اور جہاں تک تعلق ہے، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا، تو یاد رہے کہ اس کا ذمہ دار یزید بدبخت اور اس کے ساتھی تھے۔ یزید بدبخت، بے شک

صحابی رسول **حضرت امیر معاویہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ **کا بیٹا تھا، مگر حضرت امیر معاویہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ **، کا اس شہادت اور ظلم عظیم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔** اس گندی اولاد کی وجہ سے **حضرت امیر معاویہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ **پر اعتراض کرنا درست نہیں ہے۔**

اصول یاد رکھیں: جو صحابی جتنی جلدی ایمان لائے اور جتنی زیادہ نبی کریم ﷺ کی صحبت پائی، ان کا درجہ اتنا ہی بلند ہو گا۔ لہذا خلفاء راشدین، اور شروع زمانے کے دیگر سینئر صحابہ کرام کا درجہ بعد میں ایمان لانے والا صحابہ سے زیادہ ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ ہم بعد میں ایمان لانے والے صحابہ، **مثلاً حضرت امیر معاویہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ **و دیگر کی گستاخی** کریں۔ کیونکہ ہمارے لیئے تمام کے تمام ہی صحابہ کرام انتہائی قابل احترام ہیں۔

فرمانِ الٰہی: جس شخص نے تم میں سے فتح (مکہ) سے پہلے خرچ کیا اور لڑائی کی وہ (اور جس نے یہ کام بعد میں کیئے) برابر نہیں۔ ان کا درجہ ان لوگوں سے کہیں بڑھ کر ہے جنہوں نے بعد میں خرچ (اموال) اور (کفار سے) جہاد و قتال کیا۔ اور خدا نے سب سے (ثواب) نیک (کا) وعدہ تو کیا ہے۔ اور جو کام تم کرتے ہو خدا ان سے واقف ہے۔

(سورۃ الحدید، آیت نمبر 10 جز۔)

لہذا اگر دعوی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اور اہل بیت سے محبت کا ہے،** کم از کم، حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی ہی سنت پر عمل کر لیں ۔ اگر **حضرت امیر معاویہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ، **معاذ اللہ، غلط انسان ہوتے، تو حضرت امام زین العابدین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ، لوگوں کو ضرور بتاتے کہ، **حضرت امیر معاویہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ، **ایک غلط انسان تھے۔** اگر **حضرت امام زین العابدین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے **حضرت امیر معاویہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ **کو برا بھلا نہیں کہا، تو آپ لوگ بھی اپنے جذبات کو شریعت کے تابع رکھیں۔ اور حضرت امیر معاویہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اور دیگر صحابہ کرام** رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین **کے خلاف بول کر اپنے گناہوں میں اضافہ مت کریں۔** ہمارے لیئے نبی کریم ﷺ، کے تمام کے تمام صحابہ کرام ہی قابل احترام ہیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

حدیث پاک: مشہور صحابی رسول ﷺ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا، کہ امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں، انہوں نے وتر کی نماز صرف ایک رکعت پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ خود فقیہ ہیں (یعنی عالم دین اور مفتی، یعنی صحابہ کرام میں بھی مفتی)۔ صحیح بخاری-3765

جس شخصیت کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی عظیم شخصیت فقیہ یعنی مفتی قرار دے رہی ہیں، ان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ پر ہم جیسے چھوٹے لوگوں کو اپنی زبانیں بند ہی رکھنی چاہیئں۔ اگر **حضرت امام زین العابدین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ، **حضرت امام جعفر صادق** رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور دیگر بزرگ شخصیات نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف نہ تو لوگوں کو اُکسایا اور نہ ہی خود کوئی بات ان کے خلاف کی، تو کم از کم ان بزرگ شخصیات کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ہی آپ لوگ بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف بولنا بند کر دیں۔

سوال 68: نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد، تو صحابہ کرام تک کی کیفیت تبدیل ہو گئی تھی۔ تو خود اندازہ کریں کہ آج کے مسلمان کی کیا حالت ہو سکتی ہے۔

حدیث پاک: صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ، جب وہ دن ہوا جس میں رسول اللہ ﷺ (پہلے پہل) مدینہ میں داخل ہوئے تو اس کی ہر چیز پر نور ہو گئی، پھر جب وہ دن آیا جس میں آپ کی وفات ہوئی تو اس کی ہر چیز تاریک ہو گئی، اور ابھی ہم نے آپ کے دفن سے ہاتھ بھی نہیں جھاڑے تھے کہ ہمارے دل بدل گئے۔ ترمذی-3618

نوٹ: نبی کریم ﷺ کے دور مبارک سے ہم جتنا دور ہوتے جائیں گے، قدرتی بات ہے، اتنا ہی ہم برکتوں سے دور ہوتے جائیں گے۔ خلفاء راشدین کے بعد تو طرز حکمرانی بالکل ہی تبدیل ہو گیا تھا۔ لہذا آج کے دور میں جتنا زیادہ ذکر

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

اللہ کر سکتے ہیں، کرتے رہیں، اور جتنا زیادہ درود پاک پڑھ سکتے ہیں، پڑھتے رہیں۔ تاکہ آفات، مصیبتوں اور مشکلات سے بچے رہیں۔

سوال 69: ہم پاکستانیوں کو عادت پڑ چکی ہے، اپنے حکمرانوں کو برا بھلا کہنے کی۔ یہ حقیقت ہے کہ ہمارے حکمرانوں میں کئی کمزوریاں ہیں، لیکن ہم یہ نہیں تسلیم کرنے کو تیار کہ، جیسے عوام ویسے ہی حکمران۔

ہمیں نیک سیرت، ایماندار، قابل اور اعلی اخلاق والے حکمران چاہیئے، جبکہ ہمارے اپنے اخلاق کا یہ عالم ہے، کہ ایک دوسرے کو یوتھیا اور پٹواری کہہ کر ذلیل کرتے ہیں۔ اپنے سے مختلف سیاسی یا مذہبی سوچ رکھنے والوں کو ذلیل کرنا اور اپنے آپ کو قابل سمجھنا اور دوسروں کو حقیر سمجھنا ہمارے معاشرے میں عام ہو چکا ہے۔

ہم خود وہ ہیں، جو میٹرک تک بغیر نقل کے پاس نہیں کر سکتے۔ لہذا اپنے ہمارے لیئے نقل جائز ہے۔ معاذاللہ۔ لیکن حکمران ایماندار چاہیئے۔ کاروبار میں 2 نمبری عام ہے، دکھاتے کچھ ہیں، بیچتے کچھ اور ہیں۔ لیکن حکمران ایماندار چاہیئے۔

بحیثیت قوم ہم ٹیکس چور بھی ہیں، خواہ کاروباری ہوں یا عام عوام۔۔۔ ہوٹل جا کر کھانا کھا کر کچا بل مانگتے ہیں، تا کہ ٹیکس سے بچ سکیں۔ مگر حکمران ایماندار چاہیئے۔

جس لیڈر کو ہم پسند کرتے ہیں وہ، جھوٹ بولے، چوری کرے، نکما ہو، بدکردار ہو۔۔۔ کچھ بھی ہو، ہم نے اپنے لیڈر کا اس طرح دفاع کرنا ہے، کہ معاذاللہ، گویا وہ کوئی پیغمبر ہے۔ اصل میں ہماری اکثریت اپنے اپنے قائدین کی بدترین اندھی تقلید میں مبتلا ہے۔ اور دوسری پارٹی کا لیڈر اگر کوئی اچھا کام بھی کر دے گا، تو اس میں کیڑے نکالنا ہم اپنا فرض

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سمجھتے ہیں۔ سچ کو سننے کی طاقت ہم میں نہیں ہے۔ ہمیں صرف وہی سچ لگتا ہے، جو ہمارا پسندیدہ لیڈر کہے، خواہ وہ فضول ترین بونگی ہی کیوں نہ ہو۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ، ہم پاکستانی بحیثیت قوم جھوٹے نکمے، نالائق، نااہل اور حاسد ہیں۔ ہم میں سے جو محنتی اور قابل پاکستانی اپنے اپنے شعبوں میں کامیاب ہو جاتے ہیں، ہم ان سے حسد کرنے لگ جاتے ہیں اور اپنے کامیاب، محنتی اور قابل پاکستانیوں کو ہی مختلف طریقوں سے برا بھلا کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہم خود تو نکمے، سست اور نالائق ہیں، لہذا کامیاب پاکستانیوں کو ذلیل کر کے اپنے دل کی بھڑاس نکال لیتے ہیں۔ لیکن حکمران ہمیں عادل اور انصاف پسند چاہیئے۔

جیسے عوام کے اعمال، ویسے ہی حکمران- لہذا، حکمرانوں کو گالیاں دینے کی بجائے، اپنے اعمال پر توجہ دیں۔

یہ موقف حدیث پاک، سے بھی درست ثابت ہوتا ہے۔

حدیث پاک: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ”میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں بادشاہوں کا مالک اور بادشاہوں کا بادشاہ ہوں، بادشاہوں کے دل میرے دستِ قدرت میں ہیں، جب لوگ میری اطاعت کریں تو میں ان کے بادشاہوں کے دلوں کو رحمت اور نرمی کرنے کی طرف پھیر دیتا ہوں اور جب لوگ میری نافرمانی کریں تو میں اُن کے بادشاہوں کے دلوں کو سختی اور سزا کی طرف پھیر دیتا ہوں پھر وہ لوگوں کو سخت ایذائیں دیتے ہیں، تو تم اپنے آپ کو بادشاہوں کو بد دعا دینے میں مشغول نہ کرو بلکہ ذکر اور عاجزی میں مصروف رہو تاکہ تمہارے بادشاہوں کی طرف سے میں کافی ہو جاؤں۔“ (مشکاۃ المصابیح، 3721)

نوٹ: اس حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ، جیسے عوام ویسے ہی حکمران۔ لہذا عاجزی اختیار کریں، اور ذکر اللہ، اور عبادت میں اپنا دل لگائیں، ان شاءاللہ تعالیٰ، غلط حکمرانوں کے اور دیگر ہر طرح کے شر سے ہمیشہ محفوظ رہیں گے۔

جب تک ہم اپنے کرتوتوں کو درست کرنے پر توجہ نہیں دیں گے، اسی طرح اقوام عالم میں ذلیل ور سواء ہوتے رہیں گے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم سب قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ پڑھنا شروع کریں۔ اور ساتھ ساتھ صحیح حدیث پاک کا مطالعہ بھی شروع کردیں، ان شاءاللہ تعالیٰ ہمارا علمی اور شعوری معیار بلند ہونا شروع ہو جائے گا۔ اور ہمیں معاملات کو حکمت اور فراست کے ساتھ ڈیل کرنا آجائے گا۔

سوال 70: کئی مولوی صاحبان کہتے ہیں، کہ قرآن پاک میں لکھا ہے، کہ کئی لوگ قرآن پاک خود پڑھ کر گمراہ ہو جاتے ہیں، لہذا ہمارے فرقہ کے علماء کا ہی ترجمہ اور تفسیر پڑھیں۔ آج اصل معاملہ سمجھیں۔

کئی فرقہ پرست مولوی صاحبان عوام کو اپنے ساتھ منسلک رکھنے اور عوام سے اپنے فرقہ کے علماء کی اندھی تقلید کروانے کی خاطر قرآن پاک کی مکمل آیات تک نہیں بیان کرتے، بلکہ ایک آیت کا صرف مخصوص حصہ بیان کرکے لوگوں کو قرآن پاک سے ہی دور کردیتے ہیں۔ تاکہ لوگ ان فرقہ پرست علماء کے محتاج رہیں، اور خود قرآن پاک پر غور تک نہ کریں اور سمجھیں۔

اب اس آیت مبارکہ کا مکمل ترجمہ پڑھیں، جس کو بنیاد بنا کر فرقہ پرست مولوی حضرات لوگوں کو قرآن سے ہی دور کردیتے ہیں۔

فرمان الٰہی: بے شک اللہ تعالیٰ نہیں شرماتا کہ وہ کسی مچھر یا اس سے بھی کسی حقیر تر چیز کی مثال دے، سو جو ایمان لائے وہ جانتے ہیں کہ ان کے رب کی طرف سے یہ مثال درست ہے اور کافر لوگ تو کہتے ہیں کہ ایسی حقیر چیزوں کی مثال سے اللہ کو کیا سروکار؟ اس طرح اللہ بہت سے لوگوں کو گمراہ رہنے دیتا ہے اور بہت سے لوگوں کو ہدایت دیتا ہے اور گمراہ صرف فاسقوں کو کرتا ہے۔ سورۃ البقرہ، آیت نمبر 26

اس آیت مقدسہ سے معلوم ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ، صرف ان جاہل اور فاسق لوگوں کو گمراہ کرتا ہے، جو قرآن پاک کی آیات کا مذاق اڑاتے ہیں، معاذاللہ، اور کہتے ہیں کہ، اللہ تعالیٰ، مچھر یا اس طرح کی مثالیں کیوں بیان کرتا ہے۔

قرآن پاک سے بڑھ کر ہدایت کی کوئی دوسری کتاب نہیں ہے۔ آج بھی ہر سال لاکھوں لوگ قرآن پاک کا ترجمہ پڑھ کر امریکہ اور یورپ وغیرہ میں مسلمان ہو رہے ہے۔ وہ لوگ خود قرآن پاک کا ترجمہ پڑھ کر ہدایت پا رہے ہیں، گمراہ نہیں ہو رہے۔ بلکہ گمراہی سے ہدایت یافتہ بن رہے ہیں۔ لہذا اپنا دماغ استعمال کرنا سیکھیں، اور قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ پڑھنا شروع کریں، ان شاءاللہ، آپ کا دماغ روشن ہو جائے گا۔ علم و حکمت کا اصل سرچشمہ صرف اور صرف قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک ہی ہے۔

سوال 71: کئی مایوسی پھیلانے والے پاکستانی، اکثر اوقات مسلمانوں اور بالخصوص پاکستان میں موجود کمزوریوں کو خوب بیان کرتے ہیں، جبکہ امریکہ، یورپ سے خوب متاثر ہیں، آج معاملہ سمجھیں۔

یہ حقیقت ہے کہ، ہم مسلمانوں اور بالخصوص پاکستانیوں میں کئی کمزوریاں موجود ہیں اور ان کی اصلاح کے لیئے ہمیں کوشش بھی کرنی چاہیئے۔ لیکن مسلمانوں کی تذلیل کرتے رہنا اور مسلمانوں کو عیسائیوں، کفار وغیرہ سے حقیر ظاہر کرنے کا رویہ، اصل میں اللہ تعالیٰ کی ناشکری کی ایک بدترین مثال ہے۔ کیونکہ ایک کمزور ترین مسلمان بھی اس کافر

سے بہتر ہے، جو میرے رب کو ہی نہیں مانتا۔ کبھی مسلمانوں کے مسلمانوں پر حقوق کے بارے میں جاننے کی کوشش کریں، آپ کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ ہم یہ نہیں کہ رہے کہ دیگر مذاہب کے لوگوں کی تذلیل کریں۔ لیکن کم از کم اپنے مذہب اسلام اور مسلمانوں کا بھی احترام کرنا سیکھیں۔

اصل میں کچھ احساس کمتری میں مبتلا لوگ مغرب سے انتہائی متاثر ہوتے ہیں۔ یہ لوگ پاکستانی معاشرے کی برائیاں تو خوب بیان کریں گے، لیکن یہ لوگ آپ کو کبھی نہیں بتائیں گے کہ، امریکہ اور یورپ میں 4 سے 5 سال کے بچوں کو بھی Sex سے متعلق وہ معلومات فراہم کی جاتی ہیں جو اسلام کے بالکل خلاف ہیں اور بچے کو Double Minded بنا دیتی ہیں۔ بچہ گھر میں کچھ اور سیکھتا ہے، اور سکول میں کچھ اور۔ یہ حقیقت ہے کہ امریکہ اور یورپ میں بھی کئی انتہائی اچھے اور نیک مسلمان موجود ہیں، اور پاکستان یا دیگر مسلم ممالک میں کئی بدکار لوگ بھی موجود ہیں۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ، مغرب میں گمراہ ہونے کے مواقع اور امکانات بہت زیادہ ہیں۔

اصل میں امریکہ، یورپ، جاپان وغیرہ نے انسانی نفس کی بدترین خواہشات اور کبائر گناہ (شراب نوشی، سیکس، مادر پدر آزادی)، کو قانونی طور پر جائز قرار دے کر اپنی جاہل عوام کے دل جیت لیئے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف نفس کے خلاف جہاد کو تو ہمارے دین میں جہاد اکبر تک کہا گیا ہے۔ اور مغرب نے بدترین گناہوں کو ویسے ہی قانونی طور پر جائز قرار دے کر، معاشرے کو تباہ کر دیا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ پاکستان میں کئی بنیادی مسائل موجود ہیں۔ سہولیات کا فقدان ہے، صحت، تعلیم، صفائی، کے مسائل ہیں۔ کرپشن، انصاف کا فقدان، اور سیاسی عدم استحکام بھی عام ہے۔ لیکن کیا امریکہ اور یورپ وغیرہ میں سب اچھا ہے؟؟؟ ذرا اس پر بھی نظر ڈالیں۔۔۔۔ آج کل مغرب کے دو اہم ترین رول ماڈل، بل گیٹس اور ایلون مسک ہیں، دونوں دنیا کے امیر ترین افراد میں بھی شمار ہوتے ہیں۔ دونوں اعلانیہ اپنی گرل فرینڈز (پارٹنر) کے ساتھ بغیر شادی کے رہتے ہیں۔ کیونکہ اس معاشرے میں بغیر شادی کے رہنا قانونی طور پر بھی جائز ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

جس معاشرے میں لاکھوں مرد و عورت، بغیر شادی کے رہتے ہوں، اور یہ قانونی اور معاشرتی طور پر جائز تسلیم کیا جاتا ہو۔۔۔ کیا یہ کوئی کم قیمت ہے، اس معاشرے میں رہنے کی؟؟؟

پاکستان میں رہنا کوئی نیک رہنے کی گارنٹی نہیں ہے، اور لازمی نہیں کہ کوئی امریکہ اور یورپ میں رہ کر کوئی بدکار ہی بنے گا۔ لیکن بحیثیت مجموعی مسلم معاشرے، کو خواہ پاکستان ہو، یا سعودی عرب، مصر، شام، UAE وغیرہ کو امریکہ یا یورپ وغیرہ پر ترجیح دینا، یا مسلم معاشرے کی تذلیل کرتے رہنا انتہائی قابل افسوس عمل ہے۔ امریکہ، یورپ وغیرہ نے تو بغیر شادی کے مرد و عورت کے ساتھ رہنے کو اور زنا کے ساتھ بچوں کی پیدائش تک جیسی حرام خوری کو قانونی طور پر جائز قرار دیا ہوا ہے۔ اور شراب نوشی تک کو قانونی طور پر جائز قرار دیا ہوا ہے، اس معاشرے کو مسلم معاشرے پر ترجیح دینا انتہائی قابل افسوس ہے۔

اپنے ملک پاکستان کو کمتر جاننا اصل میں اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی ناشکری ہے۔ اصل میں کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے، ہر وقت دوسروں پر تنقید کرتے رہنا، اور اپنے آپ کو انتہائی قابل سمجھنا، اور دوسروں کو نکما اور نالائق سمجھنا۔ یہ منفی سوچ والے لوگ ہوتے ہیں۔ جو مسلمان اپنے مذہب اور اپنے ملک پاکستان کا دفاع نہیں کر سکتا، اور اکثر وقت خامیاں ہی نکالتا رہتا ہے، ایسے احساس کمتری میں مبتلا انسان کے لیئے ہمیں خلوص نیت سے دعا کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ، ہم سب کو ہدایت عطا فرمائیں۔ آمین

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال72: آج 2024 کا پاکستان بہتر ہے یا 1980،1990 یا 2002 کا پاکستان۔۔۔

غلطی کہاں پر ہوئی؟ اور اس کا حل کیا ہے؟

مسائل ضیاء الحق صاحب کے مارشل لاء کے زمانے میں بھی تھے،اور 90 کی دھائی میں نواز شریف اور بینظر کے دور حکومت میں بھی تھے۔ لیکن پاکستان کی مالی حالت میں انتہائی بہتری مشرف صاحب کے زمانے میں آنا شروع ہوئی۔

پاکستانی عوام کا معیار زندگی 2000 کے بعد ایک دم تبدیل ہونا شروع ہو گیا۔ 80 اور 90 کی دھائی میں لاہور جیسے شہر میں پورے محلے میں صرف چند لوگوں کے پاس ہی گاڑی 🚗 ہوتی تھی۔اور آج 2024 میں ماشاءاللہ پاکستان کی سڑکیں گاڑیوں سے بھری ہوئی ہیں۔ لیکن 1980 اور 1990 کی دھائی میں شاید لوگوں میں اللہ تعالٰی کی شکر گزاری کی کیفیت زیادہ تھی۔اور آج 2024 میں ہم لوگ زیادہ نعمتوں کے باوجود بھی شاید ناشکری بہت کرتے ہیں۔ صبر اور شکر شاید آج 2024 میں بہت کم ہو گیا ہے۔

لاہور جیسے شہر میں بھی عام لوگ صرف عید، شادی بیاہ کے علاوہ نئے کپڑے کم ہی خریدتے تھے۔ کیونکہ مالی حالات ہی اجازت نہیں دیتے تھے۔ جبکہ آج عام پاکستانی کے کپڑوں کا معیار بہت بہتر ہو چکا ہے۔

لاہور جیسے شہر میں بھی AC صرف چند ہی گھروں میں ہوتا تھا،اور وہ بھی صرف چند گنتی کے گھنٹوں کے لیئے چلا یا جا سکتا تھا۔ کیونکہ بجلی 1980 اور 1990 میں بھی انتہائی مہنگی تھی۔ لیکن آج 2024 میں پاکستان میں کتنے AC ہیں شاید حساب لگانا بھی ممکن نہیں ہے۔ لیکن 1980 اور 1990 کی دھائی میں شاید لوگوں میں اللہ تعالٰی کی شکر گزاری کی کیفیت زیادہ تھی۔اور آج 2024 میں ہم لوگ زیادہ نعمتوں کے باوجود شاید ناشکری بہت کرتے ہیں۔ صبر اور شکر شاید آج 2024 میں بہت کم ہو گیا ہے۔

جس انسان کا زندگی کا خواب 1990 کی دھائی میں Honda CG 125 ہوتا تھا، وہ آج گاڑی چلا رہا ہوتا ہے، مگر پھر بھی ناخوش۔۔ شاید ہمارے اندر سے آج اطمینان ختم ہوتا جا رہا ہے۔

پہلے 1980 اور 1990 کی دھائی میں عام لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی خوش ہو جاتے تھے۔ اور آج 2024 میں کئی لوگوں بڑی بڑی نعمتوں کے باوجود بھی ناخوش رہتے ہیں۔ دلوں کا اطمینان اور سکون کم ہوتا جا رہا ہے۔ کیوں آخر کیوں۔۔؟؟؟

مسئلہ فوجی یا سیاسی حکومتوں کا نہیں ہے۔ مسئلہ ہمارے اندر ہے۔ اصل میں 2002 کے بعد سے ایک پاکستان میں پیشہ توخوب آنا شروع ہو گیا، اور ساتھ ہی جنرل مشرف نے پاکستان میں میڈیا کو بھی آزاد کر دیا۔ اور یہ آزادی صرف آزادی ہی نہیں تھی بلکہ مادر پدر آزادی تھی۔ جس نے نئے رجحانات کو بھی جنم دیا۔ اور لوگوں میں دین سے دوری بھی بڑھنے لگی۔ جنرل ضیاء الحق کے دور میں عمومی طور پر لوگوں کا مذہبی رجحان زیادہ تھا۔ غلط باتیں تب بھی تھیں مگر حالات اتنے خراب نہیں تھے، رشوت تب بھی تھی، مگر انتہائی محدود، لوگوں میں مروت اور لحاظ کافی تھا۔ لیکن جنرل مشرف نے پاکستانی معاشرے کو انتہائی لبرل بنانے کی کوشش کی، اس زمانے میں رشوت اور کرپشن بھی فروغ پانے لگی، لیکن کرپشن اور رشوت کا عروج پاکستان میں 2008 سے 2024 کا زمانہ ہے۔ خواہ عمران خان صاحب کی حکومت ہو یا نواز شریف یا زرداری صاحب کی، معاشرے کی اخلاقی اقدار انتہائی پست سے پست ہوتی جا رہی ہیں۔ ہم بد اخلاقی اور بدتمیزی میں بہت دور تک نکل گئے ہیں۔

میری نظر میں ہم پاکستانیوں کو اللہ تعالیٰ کی ناشکری مار گئی ہے۔ ہم بحیثیت مجموعی ایک ناشکری اور بے صبر قوم بنتے جا رہے ہیں۔ جہاں ہم پاکستانیوں کو دیناوی علم اور ہنر سیکھنا چاہیئے، وہیں ہمیں اپنے رویوں کو بھی بہتر بنانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا سیکھنا پڑے گا۔ دوسروں کی تذلیل کر کے اپنے آپ کو درست ثابت کرنے کا رویہ چھوڑنا پڑے گا۔ اگر ہم نے اپنی اصلاح نہ کی تو دنیاوی نعمتوں کی بہتات کے باوجود بھی دل ❤️ کا سکون نہیں مل سکے گا۔ یاد رہے، اللہ تعالیٰ

کا واضح فرمان ہے، "وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں، سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔" (سورۃ رعد، آیت نمبر 28)۔ لہذا یاد رکھیں، ہم اپنے رب سے دور رہ کر خوش نہیں رہ سکتے۔ ہم سب کو اپنا دل عبادت میں لگانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ان شاءاللہ تعالیٰ، راستے آسان اور معاملات بہترین ہونے شروع ہو جائیں گے۔

سوال 73: اگر کوئی شخص، قرآنی آیات سے بیمار کو دم کرنے، قرآن پاک پڑھانے، یا علم دین سیکھانے، کی اجرت لے، تو اس پر تنقید مت کیا کریں۔ صحیح حدیث پاک سے سمجھیں۔

حدیث پاک: چند صحابہ ایک پانی سے گزرے جس کے پاس کے قبیلہ میں ایک بچھو کا کاٹا ہوا ایک شخص تھا۔ قبیلہ کا ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا کیا آپ لوگوں میں کوئی دم جھاڑ کرنے والا ہے۔ ہمارے قبیلہ میں ایک شخص کو بچھو نے کاٹ لیا ہے چنانچہ صحابہ کی اس جماعت میں سے ایک صحابی اس شخص کے ساتھ گئے اور چند بکریوں کی شرط کے ساتھ اس شخص پر سورہ فاتحہ پڑھی، اس سے وہ اچھا ہو گیا وہ صاحب شرط کے مطابق بکریاں اپنے ساتھیوں کے پاس لائے تو انہوں نے اسے قبول کر لینا پسند نہیں کیا، اور کہا کہ اللہ کی کتاب پر تم نے اجرت لے لی۔ آخر جب سب لوگ مدینہ آئے تو عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! ان صاحب نے اللہ کی کتاب پر اجرت لے لی ہے۔ آپ نے فرمایا جن چیزوں پر تم اجرت لے سکتے ہو ان میں سب سے زیادہ اس کی مستحق اللہ کی کتاب ہی ہے۔ صحیح بخاری-5737

نوٹ: ہمیں علماء کرام اور دینی شخصیات کو حسب حیثیت زیادہ سے زیادہ ہدیہ (پیسے)، خود ہی دینے چاہیئے۔ کیونکہ ان کے وقت کی قیمت تو ہم ادا کر ہی نہیں سکتے۔ عام استاد، ڈاکٹر، انجینئر وغیرہ کے وقت کو تو ہم بڑا قیمتی جانتے ہیں، اور علماء کرام کے وقت اور علم کو کوئی لوگ خاص اہمیت نہیں دیتے، حالانکہ جو انسان دین کی تعلیم اور علم دے، وہ باقی شعبہ زندگی کے لوگوں سے کئی درجے افضل ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 74: آخر کیا وجہ ہے کہ، کئی 5 وقت کے نمازی اور اعلیٰ تعلیم یافتہ، بلکہ یورپ اور امریکہ کے پڑھے لکھے لوگ بھی یا تو خود دہشت گرد بن جاتے ہیں، یا دہشت گرد مذہبی جماعتوں کو سپورٹ کرتے ہیں۔۔۔کیوں؟؟

اصل میں کئی لوگوں کے مطابق اسلام کیونکہ اللہ تعالیٰ کا دین برحق ہے، لہذا اس کو طاقت کے زور پر دنیا پر نافذ کرنا انتہائی ضروری ہے۔اور ان میں سے کئی لوگ اس حد تک چلے جاتے ہیں کہ جو مسلمان ان کی شریعت کی تشریح سے اختلاف کرتے ہیں، تو پھر یہ شدت پسند لوگ اپنے سے مختلف نظریہ اسلام رکھنے والے مسلمانوں پر خودکش حملوں اور مسلمانوں کے قتل عام تک کو جائز قرار دے دیتے ہیں۔

اس سوچ کے مسلمان آپ کو عام مدرسوں سے لے کر پاکستان کی اعلیٰ یونیورسٹیوں بلکہ امریکہ اور یورپ کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں بھی مل جائیں گے۔دورِ حاضر میں داعش، القاعدہ، لشکر جھنگوی، TTP اور دیگر کئی جماعتیں اس کی واضح مثال ہیں۔جو جاہل اور خبیث لوگ آج بھی شیعہ مسلمانوں کو شہید کرتے ہیں، یا میلاد شریف کی محافل پر خودکش حملے کر مسلمانوں کو شہید کرتے ہیں، یا مزارات اولیاءاللہ پر خودکش حملہ کر کے مسلمانوں کو شہید کرتے ہیں، یہ درندہ صفت لوگ اپنی طرف سے تو دنیا سے شرک، یا بدعت کا خاتمہ کر رہے ہوتے ہیں، اور ان کی تربیت اس طرح کی جاتی ہے کہ، تم تو ان لوگوں کو قتل کر کے سیدھے جنت میں داخل ہو جاوگے۔اس سوچ کے لوگوں کے مطابق طالبان تو شہید ہیں، معاذاللہ، لیکن یہ لوگ پاک فوج کے شہداء کو شہید تک تسلیم نہیں کرتے۔انتہائی ڈھیٹ قسم کے یہ لوگ ہوتے ہیں۔

اصل میں مسلمانوں میں ایک شدت پسندانہ گروہ کی سوچ ہے، کہ دین یا قرآن پاک کی جو تشریح ہم کرتے ہیں وہی درست ہے۔اور جو ہماری تشریح یا ہمارے فلسفہ اسلام کو نہیں مانتا وہ انتہائی قابل نفرت ہے۔اور کئی مواقع پر تو یہ لوگ اپنے سے مختلف اسلام کی تشریح کرنے والے مسلمانوں کا قتل تک جائز سمجھتے ہیں۔ایسے خبیث لوگ کل بھی تھے اور آج بھی ہیں۔اس سوچ کے شدت پسند لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں خوارج کے نام سے موجود تھے۔اور آج بھی مختلف ناموں سے موجود ہیں۔ یہ مسئلہ کوئی آج پیدا نہیں ہوا، بلکہ یہ سینکڑوں سال پہلے شروع ہو چکا

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

تھا۔جب کئی لوگوں نے معاذاللہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان صلح کے کامیاب معاہدے کے بعد معاذاللہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف ہی فتوے دینے شروع کر دیئے تھے۔یہ لوگ بعد میں خارجی کہلائے گئے۔جن کو آج ہم خوارج بھی کہتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ امت مسلمہ کی اکثریت ان جاہلوں کے عقیدے کو تسلیم نہیں کرتی۔آج بھی مسلمانوں کی اکثریت تسلیم کرتی ہے، کہ اسلام تلوار سے نہیں بلکہ صوفیاء کرام کی تبلیغ سے دنیا میں پھیلا ہے۔اور اسلام امن اور محبت کا دین ہے۔لہذا اپنے بچوں کو ایسے لوگوں، اداروں، مدرسوں اور صحبت سے دور رکھیں جو اپنے علاوہ دوسروں کو قابل نفرت سمجھیں اور اپنی دین کی تشریح کے علاوہ کسی دوسرے کے موقف کو برداشت کرنے کی طاقت نہ رکھیں۔

اور آخر میں ذرا خود بھی کچھ تحقیق کریں، کہ آخرالقاعدہ، طالبان، TTP، لشکر جھنگوی، اور اس طرح کی دیگر جماعتوں کا تعلق کن مذہبی جماعتوں، تنظیموں اور لوگوں سے جا کر ملتا ہے۔بس ان لوگوں، تنظیموں اور مذہبی جماعتوں سے اپنے آپ اور اپنے پیاروں کو دور رکھیں۔ ایک کہاوت ہے کہ انسان اپنے دوستوں سے پہچانا جاتا ہے۔

A man is known by the company he keeps

لہذا نظر رکھیں اپنے پیاروں پر۔انسان کو اپنی طرف سے اچھی صحبت میں بیٹھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔آج بھی مسلمانوں کی اکثریت عراق میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمت اللہ علیہ، ترکی میں مولانا روم رحمت اللہ تعالیٰ، بھارت میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمت اللہ علیہ، پاکستان میں حضرت داتا گنج بخش رحمت اللہ علیہ، حضرت سلطان باھو رحمت اللہ علیہ اور دیگر اولیاءاللہ کی احسان مند ہے، جنہوں نے محبت اور حکمت سے اسلام کو دنیا بھر میں پھیلایا۔آگے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کی مدد، رہنمائی اور فوری ہدایت عطاء فرمائیں، اور ہم سب کو ہمیشہ اپنی حفظ وامان میں رکھیں۔آمین

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 75: آخر ایک عام مسلمان کو کس طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ، کون سے علماء اور مولوی صاحبان کٹر اور فرقہ پرست ہیں؟ یہ کٹر اور فرقہ پرست مولوی صاحبان اور علماء، امریکہ اور اسرائیل سے بھی زیادہ امت مسلمہ کے لیئے خطرناک ہیں۔ کیونکہ۔۔

امریکہ اور اسرائیل کا تو ہمیں پتہ ہے کہ وہ ہم مسلمانوں کے ساتھ مخلص نہیں ہیں۔ لیکن جو مولوی صاحبان امت مسلمہ کے مختلف فرقوں کو اندر سے ایک دوسرے کے خلاف کر کے امت مسلمہ کو کمزور کر رہے ہیں، ان کی پہچان انتہائی ضروری ہے، تاکہ امت مسلمہ ان سے محفوظ رہ سکے۔

پہچان نمبر 1: کٹر اور فرقہ پرست مولوی صاحبان آپ کو دوسرے فرقہ کے مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کریں گے۔ حالانکہ بخاری شریف کی صحیح حدیث پاک نمبر 695 سے ثابت ہوتا ہے، کہ شدید ترین اختلافات کے باوجود بھی کلمہ گو مسلمان کے پیچھے نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ کیونکہ یہ تو امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واضح حکم ہے۔ (یاد رہے قادیانی پکے کافر ہیں، وہ کوئی مسلمانوں کا فرقہ نہیں ہیں)۔ لیکن دیوبندی، بریلوی، وہابی، شیعہ اور اہلسنت کلمہ گو مسلمان ایک دوسرے کے پیچھے اختلافات کے باوجود نماز پڑھ سکتے ہیں۔

پہچان نمبر 2: کٹر اور فرقہ پرست مولوی صاحبان، دوسرے فرقہ کے مسلمانوں کو بدعقیدہ، مشرک، گستاخ، بدمذہب وغیرہ کہہ کر پکاریں گے، اور اپنے فرقہ کے لوگوں کے دلوں میں دوسرے فرقہ والوں کے لیئے شدید نفرت پیدا کریں گے، تاکہ ان کے فرقہ والے دوسرے فرقہ والوں کی کوئی بات یا دلیل سننے کے لیئے تک تیار نہ ہوں۔

پہچان نمبر 3: بند کمروں میں اپنے فرقہ کے لوگوں کے درمیان یہ کٹر مولوی صاحبان، دوسرے فرقوں کے مسلمانوں پر کفر اور شرک کے فتوے تک لگاتے ہیں، لیکن TV پروگراموں میں میٹھی میٹھی باتیں کریں گے۔ بند کمروں میں یہ لوگ اپنے فرقہ والوں کو شدت پسندی پر اکساتے ہیں اور باہر آکر امت مسلمہ کے خیر خواہ بنتے ہیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

پہچان نمبر4: یہ آپ کو یا قرآن پاک اور حدیث پاک ترجمہ کے ساتھ پڑھنے منع کریں گے، یا پھر کہیں گے اگر ترجمہ پڑھنا ہی ہے، تو ہمارے فرقہ کے علماء کا ہی لکھا ہوا ترجمہ پڑھو، اور ہمارے ہی فرقہ کے علماء کی ہی تفسیر پڑھو۔ یہ آپ کو دیگر علماء کے تراجم یا انگریزی میں قرآن پاک کا ترجمہ، اور حدیث پاک کا ترجمہ پڑھنے سے منع کریں گے، کیونکہ ان کو ڈر ہوتا ہے، کہ جب آپ خود ترجمہ پڑھنا شروع کر دیں گے تو آپ کو معلوم ہونا شروع ہو جائے گا، ان مولوی صاحبان اور اس فرقہ کی کئی باتیں تو قرآن و حدیث کے بالکل خلاف جاتی ہیں۔

پہچان نمبر5: یہ آپ کو اپنا دماغ استعمال کرنے کا مشورہ نہیں دیں گے، بلکہ کہیں گے، کہ ہمارے فرقہ کے علماء جو کہتے ہیں اس کو آنکھیں بند کر کے تسلیم کر لو، اور اپنی عقل استعمال مت کرو۔ جب کہ اللہ تعالیٰ تو قرآن پاک میں انسان کو اپنی عقل استعمال کرنے کی واضح ترغیب دیتے ہیں۔

خواہ ہم ہوں یا دوسرے فرقوں کے مسلمان، ہم میں سے کوئی بھی مکمل نہیں ہے، ہم سب میں ہی کئی کئی کمزوریاں ہیں۔ لہذا ہمیں اپنے آپ کو معاذ اللہ، ولی اللہ نہیں سمجھنا چاہیئے، اور نہ ہی دوسرے فرقہ کو کمتر اور ذلیل سمجھنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے امت مسلمہ کی اکثریت ان کٹر اور فرقہ پرست مولوی صاحبان کی باتوں میں نہیں آتی، اور باہمی بھائی چارہ پر یقین رکھتی ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ تقریباً ہر ہی فرقہ میں کئی کٹر مولوی صاحبان موجود ہیں، جو امت مسلمہ کو اندر سے کاٹنے کی کوشش میں مسلسل لگے ہوئے ہیں، ان مولوی صاحبان سے دور رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 76: کئی مایوسی پھیلانے والے پاکستانیوں کے مطابق، پاکستانی عوام کو غلام بنایا ہوا ہے، پاکستانی جرنیلوں نے، بڑے سرکاری افسران نے، بڑے کاروباری افراد نے، عدلیہ نے وغیرہ وغیرہ۔۔۔ آج ان پاکستانیوں کی اپنی اصلیت ملاحظہ فرمائیں۔

ان مغرب زدہ لوگوں میں ایسے پاکستانی بھی موجود ہیں، جن کو آج برطانیہ یا کینیڈا کا ویزہ مل جائے تو پاکستان سے اگلے دن بھاگ جائیں گے۔ اور وہاں جا کر ملکہ برطانیہ (اب برطانوی بادشاہ)، کے ساتھ وفاداری کا حلف اٹھا کر، ان ممالک کی شہریت لے کر، ان غیر مسلم حکمرانوں کی غلامی کا طوق اپنے گلے میں خود ڈال لیں گے۔ مگر پاکستانی عوام کو آزادی کا چورن فروخت کرتے رہیں گے۔ خود تو باقاعدہ عیسائیوں کی غلامی کا حلف اٹھائیں گے، ہم پاکستانیوں کو پاکستان اور اس کے اداروں کے خلاف اکساتے رہیں گے۔

دوسری جانب کئی پاکستانی جو خود تو اب بیرون ملک جا چکے ہیں، اب وہاں سے پاکستان میں موجود کئی لوگوں کو تو انگریزوں کے کتے نہلانے کا طعنہ مارتے ہیں، مگر خود برطانیہ، کینیڈا کی شہریت لے کر ملکہ برطانیہ (اب بادشاہ برطانیہ) کی وفاداری کا حلف اٹھاتے ہیں۔ اور بھول جاتے ہیں کہ، ملکہ برطانیہ کی وفاداری کا حلف، انگریزوں کے کتے نہلانے سے زیادہ بڑا غلامی کا ثبوت ہے۔

ان مغرب کے دیوانوں کو پاکستان میں تو قانون، انصاف کی اعلیٰ ترین مثال چاہیئے۔ مگر اگر ان کی ملکہ برطانیہ، برطانوی حکومت، عراق میں 10 لاکھ سے زیادہ مسلمانوں کو شہید کر دے، تو اس پر ان کا خون جوش نہیں مارتا، کہ ملکہ برطانیہ کی غلامی کا طوق اپنی گردن سے پھینک دیں، اور واپس پاکستان آ جائیں۔ مگر پاکستان میں ذرا کچھ ہو جائے تو ان کو ساری اخلاقی اور سیاسی اقدار یاد آ جاتی ہیں۔

ان لوگوں نے اپنے بیوی بچوں کو تو امریکہ، برطانیہ یا یورپ رکھنا ہے، اور ان ممالک کی وفاداری کا حلف بھی لینا ہے۔ مگر پاکستان میں رہنے والے پاکستانیوں کو پاکستان کے خلاف اکساتے رہنا ہے۔ ان لوگوں سے محتاط رہیں، جو اپنے بیوی بچوں کو تو ذرا تکلیف نہیں دینے دیتے اور خود تو ملکہ برطانیہ کی غلامی میں بھی خوش ہیں، مگر پاکستانیوں کو ورغلا کر گمراہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے، کئی کمزوریوں کے باوجود بھی پاکستانی ادارے، پولیس، فوج، ISI، بیوروکریسی وغیرہ، یہ ہم پاکستانیوں کی انتہائی حفاظت کرتے ہیں، جس کا شاید ایک عام پاکستانی کو احساس تک نہیں ہے۔

لوگوں کی باتوں میں آکر اپنی فوج، عدلیہ، بزنس مین، پولیس، علماء کرام (خواہ کسی بھی فرقہ کے ہوں)، بیوروکریسی، ISI، اور اپنے پاکستان کو بدنام مت کریں۔ اچھے اور برے لوگ ہر ہی شعبے زندگی میں ہوتے ہیں۔ لیکن کسی بھی سیاسی یا مذہبی رہنماء کی اندھی تقلید میں مبتلا ہو کر پاکستان کو نقصان مت پہنچائیں۔

سوال 77: ملکی معیشت کے لیے بہتر کیا ہے؟ جمہوریت یا مارشل لا، (ڈیکٹیٹر شپ)- دیکھئے کہ 1991 کے بدترین معاشی بحران سے بھارت کیسے نکلا۔

بھارت میں 1991 میں بھی جمہوریت تھی، اور آج بھی جمہوریت ہے۔ لیکن، 1991 میں بھارت دیوالیہ ہونے والا تھا، اور اتنے برے حالات تھے کہ بھارت کے سنٹرل بنک کا سونا، تک، بنک آف انگلینڈ میں گروی رکھنا پڑا، تاکہ صرف، 60 کروڑ ڈالر کا قرضہ حاصل کیا جاسکے۔ اور آج وہی بھارت ہے، جس کے پاس 600 ارب ڈالر سے زائد کے ذخائر موجود ہیں۔ حالانکہ 1991 میں ایک پاکستانی کی اوسط سالانہ آمدنی 412 ڈالر تھی، اور ایک بھارتی کی اوسط سالانہ آمدنی تقریباً 300 ڈالر تھی۔ جبکہ اس وقت پاکستان میں چند سال پہلے ہی ضیاء الحق کا 10 سالہ مارشل لاء ختم ہوا

تھا۔ جبکہ 2021 میں، گزشتہ تقریباً 14 سال سے پاکستان میں جمہوریت ہے، ایک پاکستانی کی اوسط سالانہ آمدنی تقریباً 1800 ڈالر ہے، اور ایک بھارتی کی اوسط سالانہ آمدنی تقریباً 2200 ڈالر ہے۔

بھارت کے معاشی حالات میں بہتری تب آئی جب، بھارتی حکومت نے 1991، 1992 میں کچھ بنیادی فیصلے کیے۔

1. بھارتی حکومت نے بزنس مین پر پابندیاں ختم کر دیں، اور پرمٹ کلچر کا خاتمہ کیا۔

2. بھارتی حکومت پہلے فیکٹریوں کی مصنوعات کی قیمتوں کا تعین خود کرتی تھی۔ اس سسٹم کو ختم کیا گیا۔ ہر فیکٹری والا، اپنی چیزوں کی قیمت اپنے حساب سے رکھ سکتا تھا۔

3. ڈالر کو کھلا چھوڑ دیا گیا۔ حکومت کا کنٹرول ڈالر سے ختم کر دیا گیا۔ اوپن مارکیٹ اکانومی کا سسٹم لانچ کر دیا گیا۔

4. ملٹی نیشنل کمپنیوں کو بھارت میں کاروبار کرنے کی اجازت دی گئی۔ اور حکومتی عمل دخل کو کاروباری شخصیات سے کم سے کم کر دیا گیا۔

ان اقدامات کے بعد بھارت میں مہنگائی کا ایک سیلاب آ گیا، اور افراط زر Inflation تقریباً 30 فیصد سے بھی بڑھ گیا۔ مگر بھارتی حکومت نے عوام کی تنقید اور پریشر کو برداشت کیا۔ اور آنے والے وقت میں حالات میں بہتری آنے لگی۔ بیرون ملک سے لوگ آ کر بھارت میں فیکٹریاں لگانے لگے، روزگار کے مواقع عوام کو ملنے لگے اور ملک میں ترقی کا دور شروع ہونے لگا۔ **دوسری طرف، چین، دوبئ، سعودی عرب، میں جمہوریت نہیں ہے، مگر معاشی حالات پھر بھی بہت اچھے ہیں۔** کیونکہ، معاشی پالیسیاں اچھی بنائی ہیں اور ان پر سختی سے عمل بھی کیا جاتا ہے۔ تو ثابت ہوا، معیشت کا تعلق جمہوریت یا ڈیکٹیٹر شپ سے اتنا نہیں ہے، جتنا درست معاشی پالیسیوں سے ہے۔

چند تجاویز، پاکستانی معیشت کی بہتری کیلئے

1۔ ڈالر کو زبردستی کم قیمت پر رکھنے کی کوشش مت کریں۔ بلکہ ڈالر کو کھلا چھوڑ دیں۔

2۔ صرف عوام کی وقتی خوشی اور حمایت حاصل کرنے کے لیئے قیمتوں کو زبردستی کم کرنے کے ڈرامے کرنا چھوڑ دیں۔

3۔ فری مارکیٹ اکانومی کو اپنائیں، اور سٹیل مل، اور اس جیسے اداروں کو فوری طور پر فروخت کر دیں۔

4۔ کمران عوام کو سچ بتائیں، عوام کو خوش کرنے کے لیے جھوٹی خوشخبریاں نہ سنایا کریں، بلکہ ملکی مفاد میں سخت معاشی فیصلے کرنے کی ہمت پیدا کریں

جمہوریت کئی کمزوریوں کے باوجود بھی ڈیکٹیٹر شپ، سے عام طور پر بہتر ہی ہے۔ لیکن سیاسی لیڈران کو بھی درست معاشی پالیسیوں کو ہی اپنانا پڑے گا، خالی جمہوریت سے ہی کام نہیں چلے گا۔ معیشت کے عالمی نظام کو سمجھیں اور اس کے مطابق پالیسیوں کو ترتیب دیں۔ بھارت نے اپنی غلطیوں سے سیکھا اور آج کافی بہتر حالت میں ہے۔

سوال 78: آخر ہم پاکستانیوں کی ایک تعداد، بداخلاق، جلد باز اور اندھی تقلید میں مبتلا کیوں ہے؟ اس کی زیادہ بڑی وجہ فرقہ پرست علماء ہیں، یا، مطلب پرست سیاسی قائدین یا کچھ اور۔۔۔؟

انتہائی دکھ کی بات ہے کہ ایک وقت تھا کہ مسلمان اپنے اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے دنیا میں ممتاز تھے۔ اور غیر مسلم، ہمارے اولیاء اللہ کے اعلی اخلاق اور برداشت کے رویوں سے متاثر ہو کر مسلمان ہو جاتے تھے۔ لیکن جب سے سلطنت عثمانیہ اور مغل حکومت کا خاتمہ ہوا ہے، مسلمانوں کے اخلاق کا بھی بیڑا غرق ہو گیا ہے۔ ہر دوسری مسجد کسی نہ کسی فرقہ سے منسوب ہے، اور وہاں اپنے فرقہ کے علاوہ دوسرے فرقہ کے مسلمانوں سے متعلق نفرتیں خوب پیدا کی جاتی ہیں۔ اور دوسرے فرقہ کے مسلمانوں کو بدعتی، گستاخ، بدمذہب اور معاذاللہ مشرک تک قرار دے کر اپنے فرقہ

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

کی اندھی تقلید میں مبتلا لوگوں سے داد وصول کی جاتی ہے۔اور دوسرے فرقہ کے مسلمانوں کے پیچھے نماز تک پڑھنے سے منع کیا جاتا ہے۔ معاذاللہ

اصل میں پاکستان میں 10 فیصد سے بھی کم لوگ، بمشکل میٹرک پاس ہیں،اوپر سے 99 فیصد سے زیادہ مسلمانوں نے آج تک قرآن پاک کا اردو، پنجابی یا انگریزی ترجمہ تک نہیں پڑھا۔دینی اور دنیاوی دونوں ہی لحاظ سے ہم انتہائی پسماندہ ہیں۔لہذا اس پسماندہ قوم کے جذبات کو بھڑکانا انتہائی آسان ہے۔پہلے صرف کٹر اور فرقہ پرست مولوی صاحبان ہی اس جہالت کا فائدہ اٹھا کر نفرت کے پہاڑ پیدا کر کے ان پہاڑوں پر بیٹھ کر عوام پر راج کرتے تھے۔اب اس نفرت کو جدید طریقہ سے سیاسی محاذ پر پھیلا کر کئی سیاسی قائدین بھی عوام کی مجموعی جہالت اور جذباتیت کا بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

ہمارا دین تو ہمیں،اختلافات کے باوجود بھی تمیز سے بات کرنا سکھاتا ہے۔فرعون سے بڑھ کر بدبخت اور خبیث کون ہو گا؟ مگر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی فرعون کے پاس جانے کا حکم دیا،تو ان کو بھی فرعون سے نرم لہجے میں بات کرنے حکم دیا۔

فرمان الٰہی: اور اس سے نرمی سے بات کرنا شاید وہ غور کرے یا ڈر جائے۔ سورہ طہٰ،آیت نمبر-44

معلوم ہوا، کہ بدترین دشمن سے بھی اخلاق سے اور حکمت سے بات کرنی چاہیئے ایک طرف فرقہ پرست مولوی صاحبان نے اخلاق کا جنازہ نکالا ہوا ہے،تو دوسری طرف مطلب پرست سیاسی قائدین نے قوم کے اخلاق کو مزید تباہ و برباد کر دیا ہے۔دین تو ہمیں اخلاق سکھاتا ہے، لیکن ہمارے فرقہ پرست مولوی صاحبان اور مطلبی سیاسی قائدین ہمیں بداخلاقی کی تعلیم دیتے ہیں۔فیصلہ خود کریں کہ کس کا زیادہ قصور ہے، ہمارا اپنا، فرقہ پرست مولوی صاحبان کا یا مطلبی سیاسی قائدین کا۔

سوال 79: جنات سے متعلق نظریہ، سائنس بمقابلہ اسلام۔اسلام کچھ اور کہتا ہے اور سائنس کچھ اور۔۔۔ فیصلہ ہم نے کرنا ہے، کہ ہم کس کو درست تسلیم کرتے ہیں۔

سائنس جنات پر یقین نہیں رکھتی، جبکہ قرآن پاک میں تو سورۃ جن تک موجود ہے۔ جو اللہ تعالیٰ جنات کے وجود کی گواہی دیتا ہے، وہی اللہ تعالیٰ، ہمیں اسی قرآن پاک میں جنات سے بچنے کا طریقہ بھی عنایت فرماتا ہے۔ (سورۃ فلق، وسورۃ الناس)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل عطاء فرما کر آزاد چھوڑ دیا ہے۔ ایک طرف تو، اسی عقل کے استعمال سے ہر سال لاکھوں غیر مسلم، قرآن پاک کا ترجمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتے ہیں۔ تو دوسری طرف اسی عقل کے غلط استعمال سے چند مسلمان بہک کر کافر تک ہو جاتے ہیں۔ جس طرح مرزا قادیانی، مسلمان سے کافر ہو گیا۔

سائنس کہتی ہے کہ غیب کچھ نہیں ہوتا، لیکن اللہ تعالیٰ تو قرآن پاک میں غیب پر ایمان لانے کا حکم دیتے ہیں۔ ہدایت اس کو ملتی ہے، جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

فرمان الٰہی: یہ کتاب ہے جس میں شک کی گنجائش نہیں اس میں اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے ہدایت ہے- جو غیب پر ایمان لاتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے انہیں دیا اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں- نیز وہ آپ کی طرف نازل شدہ (وحی) پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے (نبیوں پر) اتاری گئی اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں. (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 2 سے 4)

نوٹ: قرآن پاک کو سائنس پر، پرکھنے کی کوشش نہ کریں، بلکہ سائنس کو قرآن پاک کے مطابق پرکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

سوال 80: آخر ایسا کیا ہوا کہ، مغل حکومت کے خاتمے کے بعد برصغیر میں بریلوی اور دیوبندی فرقے پیدا ہو گئے۔ اور سلطنت عثمانیہ کے خاتمے کے بعد عرب میں وہابی اور جہادی تنظیموں نے سر اٹھانا شروع کر دیا۔اور امت مسلمہ بدترین فرقہ واریت میں داخل ہو گئی۔؟

سینکڑوں سال سے عربوں پر ترکی کی سلطنت عثمانیہ اور برصغیر میں مغلیہ سلطنت کی حکومت تھی۔ یہ دونوں بادشاہتیں انتہائی طاقتور اور منظم مرکزی حکومت کے تحت کام کرتی تھیں۔اور ان دونوں کے ہوتے دنیائے اسلام میں دو ہی بنیادی فرقے تھے، شیعہ اور دوسرا اہلسنت (صوفی اسلام، آستانوں والے پیر صاحبان)۔اور تقریبا 90 فیصد سے زیادہ مسلمان اہلسنت سے ہی تعلق رکھتے تھے۔ان اہلسنت میں حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی سارے ہی شامل تھے۔

ترکی اور عرب میں شیخ اکبر حضرت ابن عربی رحمت اللہ علیہ (سلطنت عثمانیہ کے اکابرین کے پیر صاحب)، حضرت حضرت مولانا روم رحمت اللہ تعالیٰ، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمت اللہ علیہ کی تعلیمات سے عوام زیادہ تر فیض یاب ہوتے تھے۔ جبکہ برصغیر میں حضرت داتا گنج بخش رحمت اللہ علیہ، اور سلسلہ چشتیہ کے بزرگوں، حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمت اللہ، حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمت اللہ علیہ، حضرت فرید الدین گنج شکر رحمت اللہ علیہ و دیگر اولیاء اللہ کی تعلیمات سے مسلمان زیادہ تر فیضیاب ہوتے تھے۔سلطنت عثمانیہ اور مغل حکومت کے بادشاہ کئی کمزوریوں کے باوجود بھی اولیاء اللہ کا کافی احترام کرتے تھے، اور ان کی کافی باتوں پر عمل بھی کر لیتے تھے، اور اگر عمل نہ بھی کرتے، تو کم از کم، اولیاء اللہ کا عام طور پر کافی لحاظ ضرور کرتے تھے۔ جبکہ عوام تو ان اولیاء اللہ سے انتہائی رہنمائی حاصل کرتی تھی۔

لیکن جب سے مسلمانوں کی یہ دونوں مضبوط مرکزی حکومتیں ٹوٹ گئیں، تب کئی مسلمانوں نے اپنے اپنے چھوٹے چھوٹے گروہ یا فرقے بنا لیئے۔ سعودی عرب میں وہابی، الحدیث سوچ کی فکر غالب آ گئی، مصر میں تنظیم الاخوان وجود میں آ گئی، اس کا نظریہ تھا، کہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں اللہ تعالیٰ کا اسلام طاقت کے زور پر نافذ کرنا درست ہے۔اس سوچ

سے کئی لوگ برصغیر میں بھی متاثر ہو گئے،اور برصغیر میں بھی کئی جہادی سوچ کے لوگ پیدا ہو گئے۔دوسری طرف برصغیر میں اہلسنت سے دو مزید گروہ یا فرقے پیدا ہو گئے، بریلوی اور دیوبندی،ان دونوں نے ایک دوسرے کے خلاف شدید ترین نفرت اور فتووں کی فضا پیدا کر دی۔اور ایک دوسرے کے خلاف کفر اور شرک تک کے فتوے دینے شروع کر دیئے۔اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی، کہ ان کے کٹر مولوی صاحبان تو ایک دوسرے کے پیچھے نماز تک نہیں پڑھتے۔ غرض یہ کہ نفرت اور بداخلاقی اور اپنے علاوہ دوسروں کو برداشت نہ کرنے کا کلچر عام ہونا شروع ہو گیا۔

اور کئی لوگ بھولنا شروع ہو گئے کہ اسلام تلوار سے نہیں بلکہ اخلاق، حکمت اور تبلیغ سے پھیلا تھا۔لیکن الحمدللہ رب العالمین،آج بھی مسلمانوں کی اکثریت اہلسنت سے ہی وابستہ ہے،اور جب سے انٹرنیٹ عام ہوا ہے، چھوٹے اور شدت پسند گروپوں یا فرقوں کی اصلیت لوگوں کے سامنے کھلتی جا رہی ہے،اور لوگ ان شدت پسندوں سے دور ہو کر دوبارہ آہستہ آہستہ اہلسنت میں شمولیت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔اہلسنت میں بھی کوئی ہر بات درست نہیں ہے۔ان میں بھی کئی کمزوریاں موجود ہیں۔لیکن کم از کم، یہ لوگ مسلمانوں میں ایک دوسرے سے نفرت پیدا نہیں کرتے،اور اخلاق اور رواداری کو پروان چڑھاتے ہیں۔بس یاد رکھیں جس کسی کی بھی جو بات قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک سے ٹکرائے، اس بات کو چھوڑ دیں،اور درست بات کی تائید کر دیں۔ہر ہی فرقہ میں معتدل اور حکمت والے علماء موجود ہیں جو اتحاد امت پر زور دیتے ہیں،ان کو ضرور سنا کریں۔مگر کٹر اور شدت پسند علماء سے دور رہیں، جو ایک دوسرے کے پیچھے نماز تک نہیں پڑھتے اور ایک دوسرے پر شرک، کفر، بدعقیدگی اور گستاخی کے فتوے لگا کر امت کو مزید تقسیم کرتے رہتے ہیں۔

سوال 81: کئی لوگ کہتے ہیں کہ، جب مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں صحابہ کرام کے مزارات نہیں ہیں، اور میلاد شریف بھی نہیں منایا جاتا، تو پھر ترکی، مصر، اردن، شام، یمن، پاکستان، بھارت وغیرہ میں یہ معاملات کیوں ہیں؟ یعنی آخرامت کی اکثریت ان معاملات کی قائل کیوں ہے؟

بدھ کا دن تھا، 8 شوال 1925 جب سعودی عرب کی وہابی حکومت نے اپنے وہابی علماء کے کہنے پر مدینہ منورہ میں تمام مزارات شہید کردیئے۔ جنت البقیع میں اہل بیت کے مزارات تھے، بلکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار شریف تو بہت بڑا تھا، اسی طرح مکہ مکرمہ میں جنت المعلی کے تمام مزارات جن میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس بھی شامل تھا، شہید کردیا گیا۔ معاذاللہ

پہلی جنگ عظیم سے پہلے سینکڑوں سالوں سے سلطنت عثمانیہ سعودی عرب اور عرب کے اکثر علاقوں پر حکومت کر رہے تھے، اور ان کا تعلق مسلمانوں کے سب سے بڑے فرقہ یا جماعت اہلسنت (صوفی ازم، آستانوں والے پیر صاحبان) سے تھا۔ برصغیر کے مغل حکمران بھی اسی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ مگر پہلی جنگ عظیم میں شکست کے بعد ترکی کمزور ہوگیا، تو آل سعود نے مکہ مکرمہ اور مدینہ سمیت حجاز مقدس کی سرزمین پر اپنی حکومت بنالی، اس علاقے کا نام آل سعود کی نسبت سے سعودی عرب رکھ دیا۔

اصل میں اسلام کے اوائل سے بنیادی طور پر 2 ہی فرقہ رہے ہیں، شیعہ اور اہلسنت (صوفی ازم، آستانوں والے پیر صاحبان)، اسی لیئے پوری دنیا میں آپ کو مزارات نظر آتے ہیں، کیونکہ یہ جائز ہیں۔ اور خلاف شریعت نہیں ہیں۔ اگر مزار میں دفن ہونا ناجائز ہوتا، تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی خواہش کا اظہار نہ فرماتے کہ ان کو نبی ﷺ کے مزار اقدس میں دفن کیا جائے۔ بلکہ وہ دونوں کہتے ہم کو کسی کھلے قبرستان میں دفن کرنا۔ لہٰذا اس عمل سے مزارات میں دفن ہونا تو ثابت ہوگیا ہے۔ اور سینکڑوں سالوں سے اس پر عمل بھی ہو رہا تھا۔

اصل میں سلطنت عثمانیہ اور مغل حکومت کی مضبوط مرکزی حکومت کے خاتمے کے بعد مسلمانوں میں کئی چھوٹے فرقے، مثلا بریلوی، دیوبندی، وہابی وغیرہ بھی مشہور ہونے لگ گئے، اور ساتھ ہی کئی جہادی تنظیموں نے بھی سر اٹھالیا، اور تب سے امت میں نئے سے نئے نظریات اور معاملات کا اطلاق بھی ہونا شروع ہو گیا، انہی معاملات میں مزارات کا شہید کرنا، میلاد شریف کے خلاف بولنا وغیرہ بھی شامل ہے۔ ساتھ ہی امت کے اخلاق، تہذیب اور برداشت کا معیار بھی انتہائی گر گیا، اور فرقہ واریت بھی نئی بلندیوں پر پہنچ گئی۔

ہمارے وہابی بھائی مزارات، میلاد شریف، قل، چہلم وغیرہ کے قائل نہیں ہیں، جبکہ دیوبندی صاحبان کے نظریات بھی وہابی حضرات کے کافی قریب ہیں۔ دوسری جانب بریلوی اور شیعہ حضرات بھی اہلسنت کی طرح میلاد شریف، مزارات، قل اور چہلم وغیرہ کے قائل ہیں۔ لیکن کئی معاملات میں ان تینوں میں بھی شدید اختلافات ہیں۔ بہر حال امت کی اکثریت آج بھی اہلسنت فرقہ (صوفی ازم، آستانوں والے پیر صاحبان) کے ساتھ ہی جڑی ہوئی ہے۔ یہ تمام مسلمانوں کی ہی شاخیں ہیں، ہم سب کو ایک دوسرے کے موقف کو برداشت اور صبر کے ساتھ سننا اور سمجھنا چاہیئے اور دوسروں کی تذلیل اور شدت پسندی سے دور رہنا چاہیئے۔ اجماع امت آج بھی مزارات کا قائل ہے، اور میلاد شریف کو جائز تسلیم کرتا ہے، لیکن یہاں پر ہونے والی خرافات کے خلاف ہے۔

سوال 82: اگر ایک طرف کچھ بریلوی، شیعہ اور اہلسنت حضرات، مزارات پر جا کر کئی خرافات کرتے ہیں، تو دوسری طرف کئی وہابی اور دیوبندی حضرات بھی تو جہالت کی انتہا کرتے ہیں۔ ثبوت حاضر خدمت ہیں۔

اصل میں ہر ہی فرقہ اپنے کئی معاملات میں ضرورت سے زیادہ آگے نکل جاتا ہے، اور جہالت کا ارتکاب شروع کر دیتا ہے۔ جس طرح مزارات پر جانے والے کئی جاہل لوگ کئی خرافات اور جاہلوں والے کاموں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح کئی دیوبندی اور وہابی جاہل لوگ شدت پسندی میں اتنے آگے نکل جاتے ہیں کہ مزارات اور میلاد شریف کی محافل پر خودکش حملے تک کر جاتے ہیں۔ کبھی سوچا ہے کہ، آخر کیا وجہ ہے کہ، طالبان، TTP، القاعدہ، داعش، لشکر جھنگوی جیسی جماعتوں کا تعلق دیوبندی اور وہابی مکتب فکر سے ہی کیوں جا کر ملتا ہے۔؟؟ بلکہ کئی شدت پسند جماعتوں کا تعلق اہل تشیع سے بھی ہے۔

ہم یہ نہیں کہ رہے کہ، معاذاللہ، دیوبندی، شیعہ اور وہابی لوگوں کی اکثریت دہشتگردی کو سپورٹ کرتی ہے، یا اس پر یقین رکھتی ہے، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اکثر دہشت گرد جماعتوں کا مسلکی تعلق زیادہ تر ان ہی 3 مسالک سے جا کر ملتا ہے۔ دوسری جانب دیوبندی مسلک میں رائے ونڈ مرکز اصلاح اور محبت سے تبلیغ کرتا ہے اور شدت پسندی سے دور ہے، مولانا طارق جمیل صاحب، مولانا وحید الدین خان صاحب، مولانا فضل الرحمن صاحب وغیرہ دیوبندی فرقہ کی ممتاز شخصیات ہیں، لیکن دہشتگردی اور شدت پسندی کے خلاف کام کرتے ہیں، اسی طرح ڈاکٹر اسرار احمد صاحب مرحوم، وہابی فکر کے زیادہ قریب تھے، لیکن نفرت اور شدت پسندی کے خلاف کام کرتے تھے۔ اس طرح کے علماء کرام، دیوبندی اور وہابی مسلک کے ہی نہیں بلکہ امت مسلمہ کے لیئے اثاثہ ہیں۔ اسی طرح شیعہ مسلک میں بھی کئی انتہائی معتدل علماء اتحاد امت پر کام کر رہے ہیں۔

اسی طرح اہلسنت اور بریلوی شخصیات میں بھی کئی علماء اور عوام حد سے آگے نکل جاتے ہیں، اور مزارات پر جا کر فوت شدہ اولیاء اللہ سے مدد مانگنا شروع کر دیتے ہیں، جس کی دین میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اور میلاد شریف، قل اور چہلم وغیرہ کے نام پر خرافات کرتے ہیں، جس سے دیگر مسلمانوں کو اعتراض کا موقع ملتا ہے۔ ان جہالت کے معاملات کی وجہ سے اہلسنت کی اکثریت کو بھی باتیں سننا پڑتی ہیں۔ حالانکہ اہلسنت کی اکثریت ان خرافات کی قائل نہیں ہے۔ لیکن خرافات سے پاک میلاد شریف، قل اور چہلم وغیرہ کی قائل ضرور ہے۔ مزارات کی قائل ضرور ہے، لیکن مزارات پر ہونے والے غیر شرعی کاموں کی قائل نہیں ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

لہذا معلوم ہوا، ہر ہی فرقہ میں ایک تعداد کٹر، جاہل اور شدت پسندوں کی موجود ہے، جس کی وجہ سے ہر ہی فرقہ کے معتدل علماء کرام اور عوام دونوں ہی بدنام ہوتے ہیں۔ ان تمام ہی مسالک کے کٹر اور فرقہ پرست مولوی صاحبان تو ایک دوسرے کے پیچھے نماز تک نہیں پڑھتے۔ حالانکہ صحیح بخاری کی حدیث پاک 695 سے ثابت ہوتا ہے کہ، شدید ترین اختلافات کے باوجود بھی کلمہ گو مسلمان، بریلوی، دیوبندی، وہابی، شیعہ اور اہلسنت ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ (یاد رہے کہ قادیانی، مسلمانوں کا فرقہ نہیں ہیں، بلکہ قادیانی پکے کافر ہیں۔)

یاد رہے کہ، یہ تمام ہی مسالک مسلمانوں کے ہیں، اختلافات کا مطلب یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ ایک دوسرے کی تذلیل کرنا شروع کر دیں، حکمت اور دلیل سے اپنا موقف پیش کر دیں، اگر دوسرا مان لے، تو اچھی بات ہے، اگر نہ مانے تو بحث مت کریں۔ لیکن ایک دوسرے کی اختلافات کے باوجود عزت کرنا سیکھیں اور اخلاق سے بات کریں۔ ہر ہی فرقہ میں اچھے برے لوگ موجود ہوتے ہیں، جس بھی عالم دین کی جو بات خواہ وہ کسی بھی فرقہ کا ہو، قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک سے ٹکرائے، اس کو رد کر دیں اور درست بات تسلیم کر لیں۔ اور مرتے دم تک اپنا دماغ استعمال کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سمیت تمام مسلمانوں کو فوری ہدایت عطاء فرمائیں اور ہمارے تمام گناہ فوری معاف فرمائیں۔ آمین

سوال 83: پاکستان کے 12 بڑے لوگ، جنہیں بیانیہ (Narrative) بنانا آتا ہے، اور پاکستانی عوام کی بڑی تعداد ان کی تقلید کرتی ہے۔

صرف چند لوگ ہی معاشرے میں ایسے ہوتے ہیں، جو بیانیہ (Narrative) بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ عام عوام تو صرف اس بیانیہ (Narrative) کو درست یا غلط تسلیم کر کے یا تو اس کے ساتھ یا پھر اس کے خلاف کھڑی ہو جاتی ہے۔ عام عوام اپنی عقل اور علم کے مطابق کسی نہ کسی سیاسی یا مذہبی رہنماء کی تقلید تو کر سکتی ہے، لیکن خود کسی سیاسی یا مذہبی فکر سے ہٹ کر کچھ نیا نقطہ نظر پیش نہیں کر سکتی۔

یہ بڑے لوگ ہوتے ہیں، آپ اور میں ان سے کئی معاملات میں اختلاف کر سکتے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے، کہ یہ عام لوگ نہیں ہوتے۔ لاکھوں لوگوں کو ایک نئی سوچ اور فکر دینا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

ہمارے پاکستان میں چند بڑے نام جنہوں نے مذہبی اور سیاسی طور پر اپنا بیانیہ (Narrative) دیا ہے، ان میں چند اہم نام یہ ہیں

1: ذوالفقار علی بھٹو صاحب	2 : مودودی صاحب	3: عمران خان صاحب
4: ڈاکٹر طاہر القادری صاحب	5: ڈاکٹر اسرار احمد صاحب	6: الطاف حسین صاحب
7: مولانا الیاس قادری صاحب	8: نواز شریف صاحب	9: مولانا طارق جمیل صاحب
10: پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب	11: پیر نصیر الدین نصیر صاحب	12: مولانا خادم حسین رضوی صاحب

ان شخصیات میں سے کئی کے ساتھ مجھے بھی شدید اختلافات ہیں، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ، پاکستان کی عوام پر ان شخصیات نے اہم نقوش چھوڑے ہیں، ان لوگوں نے دینی اور سیاسی میدان میں انتہائی منفرد مقام حاصل کیا ہے۔ ہم ان شخصیات سے اپنے علم، عقل اور شعور کے مطابق کئی معاملات میں اختلافات کر سکتے ہیں، لیکن پاکستانی عوام کی ایک تعداد میں ان کے اثر کا انکار ممکن نہیں۔

یہ وہ لوگ ہیں جو صحیح یا غلط، جو بھی سیاسی یا مذہبی تشریح کرتے ہیں، لوگوں کی ایک بڑی تعداد ان شخصیات کی مذہبی یا سیاسی تشریح کی تقلید کرتی ہے۔ یہ لوگ عوام کو ایک راستہ دکھاتے ہیں، یہ راستہ درست بھی ہو سکتا ہے اور غلط بھی۔ لہذا یہ فیصلہ آخر میں عوام نے ہی کرنا ہے، کہ وہ کس مذہبی یا سیاسی رہنماء کو درست سمجھتا ہے اور کیوں سمجھتا ہے۔

ہم عام عوام کو ان شخصیات کا اختلافات کے باوجود بھی احترام ضرور کرنا چاہیئے۔ کیونکہ بحیثیت مسلمان ہم کو اخلاق کا مظاہرہ ضرور کرنا چاہیئے۔ کیونکہ قرآن پاک میں موجود ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے بھی نرم لہجے میں بات کرنے کا حکم دیا ہے۔ جب فرعون جیسے بدترین انسان سے بھی اخلاق سے پیش آنے کا حکم ہے، تو

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

پھر آپس میں ہم مسلمانوں کو بھی ایک دوسرے کے ساتھ اختلافات کے باوجود بھی اخلاق اور تمیز سے ہی پیش آنا چاہیئے۔اور ایک دوسرے سے حسن اخلاق سے پیش آنا چاہیئے۔

میں اور میرے جیسے کروڑوں عام پاکستانی، اصل میں ان بڑے لوگوں میں سے ہی کسی نہ کسی کے بیانیہ (Narrative) کو ہی لے کر چل رہے ہوتے ہیں۔لازمی نہیں کہ ان کا بیانیہ درست ہی ہو، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ،بیانیہ بنانے کی اہلیت اور قابلیت بھی ان ہی لوگوں کی ہے۔لہذا اگر ان شخصیات سے اختلاف بھی کریں تو اخلاق اور تہذیب کے دائرے میں رہ کر کیا جائے۔اور اندھی تقلید کسی بھی سیاسی یا مذہبی رہنماء کی نہ کی جائے۔ہدایت کا اصل سرچشمہ صرف اور صرف قرآن پاک و صحیح حدیث پاک ہی ہے۔جس بھی سیاسی یا مذہبی رہنماء کی جو بات قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک سے ٹکرائے اس کی چھوڑ دیں۔

اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کے طفیل ہم سمیت تمام مسلمانوں کو فوری ہدایت عطاء فرمائیں اور ہمارے تمام گناہ فوری معاف فرمائیں اور ہم سب کو ہمیشہ خوش و خرم اور آباد اور اپنی حفظ وامان میں رکھیں۔آمین

سوال 84: اگر نبی کریم ﷺ کے مقدس بالوں کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ شفاء عطاء فرما سکتے ہیں، تو پھر، اگر نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی جائے گی، تو انشاءاللہ تعالیٰ، قبولیت کا امکان بہت زیادہ بڑھ جائے گا۔

2 صحیح حدیث پاک سے سمجھیں۔

حدیث پاک: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سرکار مدینہ ﷺ کے مقدس بالوں کو ایک شیشی میں رکھ لیا تھا۔جب کسی انسان کو نظر لگ جاتی یا کوئی مرض ہوتا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسی شیشی کو پانی میں ڈبو کر دیتی تھیں اور اس پانی سے شفاء حاصل ہوتی تھی۔ صحیح البخاری 5896

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

ایک اور ثبوت: بخاری شریف کی صحیح حدیث پاک نمبر 2333 سے معلوم ہوتا ہے، کہ اگر انسان اپنے نیک اعمال کے وسیلہ سے بھی اگر دعا مانگنے تو دعا قبول ہو سکتی ہے۔ اگر ہمارے نیک اعمال کا وسیلہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہو سکتا ہے، اور اللہ تعالیٰ ہم گنہگاروں کے کمزور سے نیک اعمال کی لاج رکھ سکتے ہیں، تو قدرتی بات ہے کہ، نبی کریم ﷺ کا وسیلہ تو ہمارے اعمال سے انتہائی اعلیٰ وسیلہ ہے۔ نبی پاک ﷺ سے بڑھ کر تو اللہ تعالیٰ کو کوئی محبوب نہیں، لہذا کوشش کیا کریں کہ نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگا کریں۔ اللہ تعالیٰ سے براہ راست بھی دعا مانگی جاسکتی ہے۔ اور وسیلہ کے ساتھ بھی مانگی جاسکتی ہے۔

دعا: اللہ تعالیٰ، نبی کریم ﷺ کے وسیلہ اور طفیل ہم سمیت تمام مسلمانوں کو فوری ہدایت عطاء فرمائیں اور ہمارے تمام گناہ فوری معاف فرمائیں اور ہم کو ہمیشہ اپنی حفظ وامان اور آفیت میں رکھیں۔ اور ہم سب کو ہمیشہ خوش و خرم اور آباد رکھیں۔ آمین

سوال 85: کئی لوگوں کو اپنے علاوہ دیگر فرقہ کے مسلمانوں پر اکثر اوقات شرک کا شک ہی ہوتا رہتا ہے۔ اور ان لوگوں کے مطابق اولیاء اللہ کو داتا، غوث، وغیرہ کہنا بھی شرک ہے۔ 2 صحیح حدیث پاک سے معاملہ سمجھیں۔

ہمارے معاشرے میں کئی لوگوں کے نام رحمان، رحیم، مالک، غفور ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ تمام تو اللہ تعالیٰ کے براہراست صفاتی نام ہیں۔ اصولاً ہمیں عبدالرحمان، عبدالرحیم، عبدل غفور، عبدل مالک کہنا چاہیئے۔ لیکن ہم لوگ رحمان، یا رحیم نام رکھنے والے انسان پر شرک کا فتویٰ نہیں لگاتے، جب کہ داتا اور غوث تو اللہ تعالیٰ کے براہراست صفاتی نام تک نہیں ہیں۔ تو پھر شرک کا شک کیوں؟

حدیث پاک: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ کی قسم میں اپنے حوض کوثر کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں، مجھے روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں اور قسم اللہ کی مجھے تمہارے بارے میں یہ خوف نہیں کہ تم شرک کرنے لگو گے۔ میں تو اس سے ڈرتا ہوں کہ کہیں دنیا داری میں پڑ کر ایک دوسرے سے رشک و حسد نہ کرنے لگو۔ صحیح بخاری-3596

نوٹ: جب نبی کریم ﷺ کو مسلمانوں پر شرک کا اندیشہ نہیں ہے، تو ہمیں بھی ہر دوسری بات پر اپنے علاوہ دوسرے فرقوں کے مسلمانوں پر شرک اور کفر کے فتوے نہیں لگانے چاہیئے۔ ہاں یہ ضرور ہے، کہ کئی کم علم اور جاہل لوگ مزارات پر جا کر کئی خرافات کرتے ہیں۔ لیکن چند لوگوں کی ان خرافات کو بنیاد بنا کر امت کی اکثریت پر شک کا گمان کرنا انتہائی بڑا ظلم ہے۔ بلکہ جو کم علم اور جاہل لوگ مزارات بھی کئی غیر شرعی کام کرتے ہیں، اگر آپ ان سے بھی معلوم کریں گے، کہ کائنات کا مالک اور خالق کون ہے، تو وہ بھی کہیں گے، اللہ تعالیٰ ہے۔ اور وہ بھی تسلیم کریں گے کہ یہ صاحب مزار تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے، اور اللہ تعالیٰ کے ہی محتاج ہیں۔ اتنا علم تو ایک انتہائی کمزور مسلمان بھی رکھتا ہے۔ لہذا شرک کے فتوے لگانے میں احتیاط کریں۔

حدیث پاک: آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو کافر یا فاسق کہے اور وہ درحقیقت کافر یا فاسق نہ ہو تو خود کہنے والا فاسق اور کافر ہو جائے گا۔ صحیح بخاری–6045

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال86:   کھلا خط 18 جون 2024 ، السلام وعلیکم ، محترم انجینئر محمد علی مرزا صاحب

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہونگے۔ آج سے تقریبا 8 سال قبل میرا آپ سے تعارف ہوا۔ میں نے یوٹیوب پر آپ کے کچھ کلپس دیکھے۔ جن کو دیکھ کر میں حیران ہوا، کیونکہ روایتی علمی شخصیات کی نسبت آپ کا انداز بیان کافی مختلف تھا۔ پھر مجھے میرے کچھ دوستوں نے سمجھایا کہ انجینئر محمد علی مرزا صاحب ایک گمراہ شخص ہیں، لہذا ان کو مت سنا کرو۔ لیکن میں پھر بھی آپ کے بیانات سنتا رہا۔ میں اعتراف کرتا ہوں کہ ، میں نے آپ سے بہت کچھ سیکھا ہے، خاص کر اپنی بات کو قرآن پاک و صحیح حدیث پاک سے ثابت کرنے کا طریقہ۔ آپ نے جس طرح روایتی علماء کی کمزوریوں کو دلائل کے ساتھ ثابت کیا، اس کی وجہ سے روایتی علماء کی پریشانی پوری دنیا پر واضح ہے۔ آپ نے امت میں تفرقہ بازی اور فرقہ واریت پر جس طرح تنقید کی، اس سے مجھ جیسے کئی لوگ آپ کی طرف خوب مائل ہوئے۔ بلکہ میں تو اپنے بچوں کو بھی کہتا ہوں کہ ، انجینئر صاحب، غامدی صاحب، ڈاکٹر اسرار احمد صاحب، بریلوی علماء، دیوبندی علماء اور دیگر سب کو سنا کرو، اور آخر میں اپنا دماغ استعمال کرو کہ کون ٹھیک ہے اور کہاں کہاں غلط ہے۔

جس طرح روایتی بریلوی، دیوبندی وہابی اور شیعہ علماء ایک دوسرے سے نفرت اور دوری کا اظہار کرتے ہیں اور امت کو جوڑنے کی کوشش نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ غامدی صاحب جیسی شخصیت بھی امت کو جوڑنے کی کوشش نہیں کرتی، بلکہ وہ تو صوفی اسلام کے اتنے خلاف ہیں، کہ ان کے خیالات سن کر دکھ ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ بھی بریلوی، دیوبندی اور دیگر روایتی علماء کی جس طرح تذلیل کرتے ہیں وہ بھی انتہائی افسوسناک عمل ہے۔ روایتی علماء تو ایک دوسرے کی تذلیل کر ہی رہے تھے، جس کی وجہ سے میرے جیسے کئی لوگ انتہائی پریشان تھے، اب آپ جیسا پڑھا لکھا انسان بھی اپنی تبلیغ کی بنیاد نفرت پر رکھ رہا ہے، تو آپ میں اور روایتی شدت پسند مولوی میں کوئی زیادہ فرق نہیں رہ گیا۔ مانا کہ آپ دوسرے فرقہ کے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں، جبکہ روایتی کٹر مولوی صاحبان ایک دوسرے کے پیچھے نماز تک

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

نہیں پڑھتے، لیکن اس کے بعد آپ جس بد اخلاقی کا مظاہرہ اپنے مخالفین کے لیئے کرتے ہیں، اس کی امید آپ سے نہیں تھی۔ اختلاف اگر اخلاق کے ساتھ ہو تو بات کا اثر بڑھ جاتا ہے۔

روایتی کٹر اور فرقہ پرست مولوی صاحبان کی بنیاد بھی نفرت اور دوسروں کی تذلیل پر ہے، اور آپ کی تبلیغ کا محور بھی دوسروں کی تذلیل اور بے عزتی کرنا ہی لگتا ہے۔ یہی وجہ ہے، کہ جس طرح کئی لوگ روایتی علماء سے دور ہو گئے ہیں، اسی طرح مجھ جیسے کئی لوگ اب آپ سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ نفرت اور تذلیل کے رویوں سے محبت اور حکمت کے چراغ کبھی روشن نہیں ہوتے۔ اب یہ نہ کہنا شروع کر دیجئے گا، کہ میں اپنے ذات کی تشہیر کے لئے آپ کو استعمال کر رہا ہوں، آپ کی ذات میں جس چیز کی شدید کمی لگتی ہے، وہ شاید عاجزی، اور اچھے اخلاق ہیں۔ شاید آپ کا ماضی دعوت اسلامی سے منسلک ہے، اور دعوت اسلامی کی نفرت آپ کی ذات سے نکل نہیں سکی۔ حالانکہ میں خود بھی ایک وقت تھا دعوت اسلامی سے وابستہ تھا، اور آج میں بھی دعوت اسلامی کا ناقد ہوں، اور دعوت اسلامی کے معاملات پر تنقید بھی کرتا ہوں، لیکن کوشش کرتا ہوں کہ، بات تہذیب کے دائرے میں رہے۔

آپ سے انتہائی شکوہ ہے کہ، آپ نے جس طرح حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے دیگر صحابی ساتھیوں سے متعلق منفی فضا بنانے کو کوشش کی اس سے مجھ جیسے کروڑوں مسلمانوں کے دل مجروح ہوئے ہیں۔ حالانکہ صحیح حدیث سے ثابت ہوتا ہے، کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی عظیم شخصیت نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فقیہ (مفتی) ہونے کی سند اپنی زبان اقدس سے دی ہے۔ صحیح بخاری-3765

صحابہ کرام کے باہمی اختلافات کو بنیاد بنا کر جس طرح آپ نے اس زمانے میں اپنا حصہ ڈالا ہے وہ بھی انتہائی افسوسناک عمل ہے۔ جس طرح روایتی کٹر اور فرقہ پرست مولوی حضرات نے امت کو توڑنے میں اپنا اپنا حصہ ڈالا ہے، اسی طرح امت کو مزید تقسیم کرنے میں اور امت میں ایک دوسرے سے متعلق نفرتیں پھیلانے میں آپ نے بھی خوب حصہ ڈالا ہے۔ افسوس کہ، روایتی کٹر مولوی صاحبان کی طرح آپ نے بھی اخلاق، حکمت اور تہذیب سے کام نہیں کیا، بس

نفرتیں پھیلانے پر ہی اپنا زیادہ وقت صرف کیا۔ بزرگوں کی تذلیل اور امت کی بڑی شخصیات کا مذاق اڑانا آپ کے شخصیت کا حصہ ہے۔ آپ شاید لوگوں کو غلط ثابت کر کے عزت کمانا چاہتے ہیں، غلط باتوں کو اجاگر کرنا اور لوگوں کی تذلیل کرنا دو مختلف چیزیں ہیں۔ ان میں فرق کرنا سیکھیں۔

آپ سے التجا ہے، کہ اللہ تعالٰی نے آپ کو انتہائی ذہین انسان بنایا ہے۔ اس ذہانت کو امت کو جوڑنے کی کوشش میں صرف کریں۔ امت کو توڑنے کی کوشش میں تو بے شمار کٹر اور فرقہ پرست مولوی صاحبان پہلے ہی لگے ہوئے ہیں۔ آپ جیسے قابل انسان کو مسلمان کے چھوٹے فرقوں مثلا، بریلوی، دیوبندی وہابی، شیعہ اور مسلمانوں کی سب سے بڑی جماعت یا فرقہ صوفی اسلام (آستانوں والے پیر صاحبان)، ان سب کو اکٹھا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ کفار اور مسلمانوں کے دشمنوں کی نظر میں ہم کلمہ پڑھنے والے ایک ہی ہیں۔ یہ وقت امت کو متحد کرنے کا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس میں اپنا حصہ ضرور ڈالیں۔ سدا خوش و آباد رہیں۔ آمین اللہ نگہبان۔ **محمد علی حسن (فقیر مدینہ)**

سوال 87: کئی پاکستانی کہتے ہیں کہ، ہماری پولیس، کسٹم، عدلیہ فوج، سیاستدان، بلکہ علماء تک سب ہی کرپٹ اور نااہل ہیں۔ آج کڑوے حقائق جانیئے۔

جب ہم بس پر یا کوچ میں لاہور سے ملتان، راولپنڈی یا فیصل آباد وغیرہ جاتے ہیں، تو ہر کچھ فاصلے پر سڑک پر کھڑے طلباء جنہوں نے باقاعدہ اپنے سکول یا کالج کا یونیفارم پہنا ہوتا ہے، بس کو روک کر سوار ہو جاتے ہیں۔ بس مکمل بھری ہوئی ہو، تب بھی وہ زبردستی سوار ہو جاتے ہیں۔ اور بس ڈرائیور بھی مجبوری سے خاموش ہی رہتا ہے۔ کرایہ تو وہ طلباء ویسے ہی نہیں دیتے۔ یعنی صرف طلباء بدمعاشی ہے، اور کچھ نہیں۔

کیا یہ بنیادی اخلاقیات اور تمیز، طلباء کو پولیس یا سرکاری افسران نے ان کے گھر آکر سکھانی ہے؟ کہ بیٹا جب بس میں بیٹھنا ہے تو کرایہ بھی دینا ہے۔ ہم طالب علم پیدا کر رہے ہیں یا بدمعاش پیدا کر رہے ہیں؟؟؟ کبھی سوچیں۔ یعنی ہماری

بنیاد میں ہی چوری اور بد معاشی ہے۔ یہ معاملہ آپ کو پورے پاکستان کی قومی شاہراوں پر عام نظر آتا ہے۔ خواہ لاہور جیسے بڑے شہر کے طلباء ہوں یا قصبے دیہات کے طلباء ہوں، پاکستانی طلباء کی ایک بڑی تعداد اس چوری اور بد معاشی کو برا سمجھتی ہی نہیں۔ لیکن اپنے مختلف اداروں میں بیٹھے لوگوں سے ہم ولی اللہ ہونے کی امید لگائے بیٹھے ہیں۔

امتحان میں نقل ہمارے معاشرے کا ایک اور ناسور ہے۔ جس معاشرے کے طلباء کی ایک بڑی تعداد نقل کر کے ڈگری لے، تو اصل میں ان طلباء میں کیا خاک قابلیت ہو گی۔ یہ نقل کا مشورہ کوئی پولیس، فوج یا عدلیہ نے تو طلباء کو نہیں دیا۔۔۔ یہ ہمارے معاشرے کی اجتماعی بے حسی اور کم ظرفی کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔ یعنی چوری، بد معاشی اور کرپشن کو ہم اصل میں برا سمجھتے ہی نہیں، اور زمانہ طالب علمی سے ہی ان کاموں میں مشغول ہیں۔ لیکن پولیس، عدلیہ، فوج، سیاستدانوں، علماء سے ہم ولی اللہ ہونے کی امید لگائے بیٹھے ہیں۔

جو قوم گنے کی گاڑی سے گنے تک چوری کرنے سے باز نہ آئے۔ کوکا کولا کی گاڑی الٹنے پر، بوتل چوری کرنے سے باز نہ آئے۔ آئل ٹینکر الٹنے ہر، آئل چوری کرنے سے باز نہ آئے، لیکن عمران خان، نواز شریف اور زرداری سے ہم ولی اللہ ہونے کی امید لگائے بیٹھے ہیں۔

ہمیں مولوی صاحبان بھی وہ زیادہ پسند آتے ہیں جو دوسرے فرقہ کے لوگوں کی زیادہ سے زیادہ بے عزتی کریں، بد اخلاقی اور بد زبانی کرنے والے علماء کو ہم زیادہ پسند کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے پاکستان میں فرقہ واریت بھی عام ہے۔ جو سیاستدان جتنا زیادہ جھوٹ بولے گا، اور جتنا زیادہ عوام کو جھوٹے خواب دکھائے گا اتنا ہی زیادہ مقبول ہو گا۔ کیونکہ ہم زمانہ طالب علمی سے ہی جھوٹ اور بد معاشی کو پسند کرتے ہیں کیونکہ ہم کو اچھے، برے کا کچھ شعور نہیں ہے۔ اور بعد میں روتے ہیں۔ ہمارے حکمران، عدلیہ، پولیس، فوج، علماء ہم میں سے ہی آتے ہیں، پہلے اپنی اصلاح پر توجہ دیں، پھر دوسروں پر انگلی اٹھائیں۔

اصل کامیابی سچ، اخلاق، تمیز اور شرافت میں ہے۔ یاد رہے، کہ صحیح معنوں میں، اچھے، اور برے کا شعور اگر حاصل کرنا ہے، تو آج سے ہی قرآن و حدیث، ترجمہ کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیں، اور اندھی تقلید کسی بھی سیاسی یا مذہبی قائد کی

مت کریں۔ جس دن ہم خود صحیح ہو گئے، اس دن یہ کرپٹ حکمران، اور فرقہ پرست مولوی، اپنی موت آپ مر جائیں گے۔ اور خود صحیح ہونے کے لیئے آج ہی قرآن و حدیث، ترجمہ کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ، عزت آپ کا مقدر بن جائے گی۔

سوال 88: پاکستان اسلام کے نام پر بنا ہے، لیکن کیا وجہ ہے کہ، تحریک لبیک، جماعت اسلامی اور تنظیم اسلامی (ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی جماعت)، جیسی مذہبی جماعتیں، پاکستانی مسلمانوں کی اکثریت کو اپنی طرف مائل نہیں کر سکیں۔؟

جہاں تک تعلق ہے، جماعت اسلامی اور تنظیم اسلامی (ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی جماعت) کا، تو یہ جماعتیں مصر کی تنظیم الاخوان کے نظریہ فکر سے زیادہ قریب اور متاثر ہیں۔ یہ جماعت، تنظیم الاخوان اپنے شدت پسندانہ اور سخت رویہ کی وجہ سے کافی مشہور رہی ہے۔ بلکہ اب تو مصر میں بھی اس پر پابندی لگ چکی ہے۔ اس جماعت کا بنیادی نظریہ یہ ہے کہ، زمین اللہ تعالیٰ کی ہے، اور اس پر نظام بھی اللہ تعالیٰ کا ہی نافذ ہونا چاہیئے۔ اور یہ لوگ تلوار اور طاقت کے زور پر اسلام زبردستی پوری دنیا پر نافذ کرنے پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ جماعت سلطنت عثمانیہ کے خاتمے کے بعد طاقت میں آنا شروع ہوئی، اور ساتھ ہی عرب میں وہابی سوچ اور فکر کے لوگوں نے غلبہ پانا شروع کر دیا۔ عرب، ترکی، برصغیر اور دیگر دنیا کے مسلمانوں کی اکثریت اس شدت پسندانہ اور سخت رویہ سے مطابقت نہیں رکھتی، کیونکہ مسلمانوں میں اکثریت کل بھی اور آج بھی محبت، اخلاق اور حکمت کے ساتھ اسلام کی تبلیغ پر یقین رکھتی تھی اور ہے۔

اسلام کی تبلیغ میں حضرت داتا گنج بخش رحمت اللہ علیہ، مولانا روم رحمت اللہ تعالیٰ، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمت اللہ علیہ، ابن عربی رحمت اللہ علیہ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمت اللہ علیہ اور دیگر اولیاءاللہ کی خدمات کی معترف آج بھی مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ ان شخصیات نے اسلام کو تلوار سے نہیں بلکہ اخلاق، محبت اور حکمت سے دنیا میں پھیلایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی مسلمانوں کی اکثریت ان شخصیات کی اتنی عزت کرتی ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

جہاں تک تعلق ہے تحریک لبیک کا، تو یہ بریلوی مسلک سے تعلق رکھنے والی انتہائی سخت نظریہ رکھنے والی جماعت ہے، اور دیوبندی، وہابی حضرات سے متعلق انتہائی سخت نظریات رکھتی ہے، اور فرقہ واریت والے معاملات میں بہت آگے ہے اور اپنے سیاسی اور مذہبی مخالفین کے خلاف انتہائی سخت اور اخلاق کے خلاف گفتگو کرنا ان میں عام ہے۔ لہذا پاکستانی مسلمانوں کی اکثریت ان سے بھی دور رہتی ہے۔

آج بھی پاکستانی مسلمانوں کی اکثریت پی ٹی آئی، ن لیگ اور پیپلز پارٹی کو ہی زیادہ پسند کرتی ہے۔ اور یہی 3 پارٹیاں پاکستان کی بڑی پارٹیاں ہیں۔ ان تینوں میں بھی کئی کمزوریاں ضرور ہیں، لیکن مجموعی طور پر یہ جماعتیں معتدل دینی رویہ رکھتی ہیں، اور شدت پسند مذہبی رجحانات کے خلاف ہیں، لہذا عوام کی اکثریت بھی ان تینوں سیاسی پارٹیوں کے ساتھ ہے۔

سوال 89: آج امت مسلمہ میں پاکستان سب سے بڑی طاقت ہے۔ اگر مسلمانوں نے پاکستانی فوج اور پاکستان کی قدر نہ کی، تو یاد رکھیں، کہ اس کا خمیازہ صرف پاکستان ہی نہیں، بلکہ پوری امت مسلمہ بھگتے گی۔ حقائق جانیئے۔

طاقت صرف پیسے سے ہی نہیں ہوتی اس کے ساتھ فوجی طاقت اور قوت کا ہونا بھی انتہائی اہم ہے۔ پیسہ تو برونائی کے پاس بھی بہت ہے، مگر دنیا میں اس کو کوئی بھی طاقت ور تصور تک نہیں کرتا، کیونکہ فوجی قوت نہیں ہے۔ امت مسلمہ میں اس وقت صرف چار ممالک کی دنیا میں کچھ طاقت اور حیثیت ہے، پاکستان، ایران، ترکی اور سعودی عرب۔

آج بھی ایران اور سعودی عرب، شیعہ اسلام اور وہابی اسلام سے باہر نہیں نکل سکے۔ جس طرح ایران نے شام میں اقلیتی شیعہ حکومت کو سالوں سپورٹ کیا، اسی طرح سعودی عرب بحرین میں اقلیتی وہابی حکومت کو سپورٹ کرتا ہے، حالانکہ وہاں اکثریت شیعہ مسلمانوں کی ہے، جس طرح شام میں اکثریت سنی مسلمانوں کی تھی، اور حکومت شیعہ مسلمانوں کی تھی۔ ایران اور سعودی، دنیا بھر میں مختلف جگہوں پر اپنے فرقہ کی اندھی محبت اور اندھی تقلید میں فرقہ

وارانہ فسادات بھی کرواتے رہے ہیں۔ یمن، شام، لبنان افغانستان اور پاکستان اس فرقہ وارانہ فسادات کے متاثرین میں شامل ہیں۔ایک تو ایران اور سعودی عرب نہ تو کوئی زیادہ بڑی فوجی قوتیں ہیں، اور نہ ہی سائنس اور ٹیکنالوجی میں کوئی زیادہ کام کر سکی ہیں، لیکن باتوں کے شیر ہیں۔اور امت مسلمہ کی قیادت سنبھالنے کا شوق ان دونوں کو بہت ہے، اور دونوں نے اپنے اپنے ممالک میں انتہائی سخت حکومت قائم کی ہوئی ہے، اور عوام کو حکومت کے خلاف جانے سے انتہائی سختی سے روک دیا جاتا ہے۔

جبکہ دوسری طرف پاکستان اور ترکی میں بھی کوئی آئیڈیل حالات نہیں ہیں، لیکن الحمدللہ رب العالمین، کئی کمزوریوں کے باوجود یہ دونوں ممالک کافی بہتر حیثیت رکھتے ہیں۔ ترکی بھی دفاعی طور پر کافی مضبوط ملک ہے۔اور الحمدللہ رب العالمین، پاکستان اپنے ایٹمی پروگرام، میزائل ٹیکنالوجی اور جنگی جہازوں کی بنانے کی صلاحیت کی وجہ سے امت مسلمہ کا سب سے مضبوط ترین ملک ہے۔ پاکستان کی فوجی اور سیاسی قیادت جانتی ہے کہ اسرائیل، امریکہ، یورپ، بھارت وغیرہ یہ سب ہی پاکستان کے دوست نہیں بلکہ اندر سے پاکستان کے دشمن ہیں، اسی لیئے ہماری فوجی اور سیاسی قیادت انتہائی حکمت کے ساتھ ایک طرف تو اپنی دفاعی طاقت آہستہ آہستہ بڑھاتی جا رہی ہے، اور دوسری طرف معاشی ترقی پر بھی خصوصی توجہ دے رہی ہے۔

غیب کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں، لیکن ہمارا گمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے دنیاوی طور پر اگر کوئی ملک امت مسلمہ کے لیئے سب سے موثر قردار مشکل میں ادا کر سکتا ہے اور وقت پڑنے پر اسرائیل اور دیگر کفار ممالک سے ٹکرانے امت مسلمہ کی آواز بن سکتا ہے، تو وہ پاکستان اور ترکی ہی ہیں۔ ہم نہیں کہتے کہ پاکستانی فوج یا حکومت میں کوئی خامی نہیں، لیکن یاد رکھیں اس کی اصلاح کی ضرور کوشش کریں لیکن اتنی بھی تنقید یا نفرت مت کریں کہ پاکستان کا ہی نقصان کر دیں۔ کیونکہ پاکستانی فوج پاکستان کی ہی نہیں بلکہ امت مسلمہ کی بھی ریڈ لائن ہے۔اور پاکستانی فوج کا نقصان پاکستان کا ہی نہیں بلکہ امت مسلمہ کا نقصان ہے۔

سوال 90: کئی لوگوں کے مطابق پاکستان کے اکثر مسائل کی وجہ پاک فوج ہے۔ آج اس تنقید کی 4 اہم ترین وجوہات اور ان کا جواب جانیئے۔

1: پاک فوج ہاؤسنگ سوسائٹی DHA کیوں بناتی ہے؟ ان لوگوں سے پوچھیں، اگر واپڈا، پورے پاکستان میں واپڈا ٹاؤن بنا لے، تو اعتراض نہیں، اگر PIA ہاؤسنگ سوسائٹی بن جائے تو اعتراض نہیں، اگر سوئی گیس ہاؤسنگ سوسائٹی بن جائے تو اعتراض نہیں، اگر پنجاب یونیورسٹی ہاؤسنگ سوسائٹی بن جائے تو اعتراض نہیں، اگر بورڈ آف ریونیو سوسائٹی بن جائے تو اعتراض نہیں۔۔ یہ فہرست انتہائی طویل ہے۔۔ مگر فوج پر اعتراض کیوں؟؟ اگر فوج پر اتنا ہی اعتراض ہے تو DHA چھوڑ کر کہیں اور شفٹ ہو جائیں۔

2: پاک فوج کیوں کاروبار کرتی ہے؟ شاید یہ لوگ جانتے نہیں کہ دنیا کے بہت سے ممالک کی افواج کاروبار کرتی ہیں، اس کی مدد سے فوج کی مالی مشکلات میں بڑی مدد ملتی ہے۔ ان ممالک میں بھارت، بنگلہ دیش، مصر، سری لنکا، اور لاطینی امریکہ کے کئی ممالک سمیت کئی دیگر ممالک بھی شامل ہیں۔ اگر شک ہے تو آپ خود گوگل کر کے چیک کر لیں۔

3: پاک فوج نے پاکستان کو 2 ٹکڑے کر دیا اور بنگلہ دیش بننے کی ذمہ دار پاک فوج ہے۔ اب ذرا حوصلہ سے جواب بھی سنیں۔۔۔ بنگلہ دیش بننے کے 3 بنیادی کردار تھے، شیخ مجیب، جرنل یحییٰ، اور بھٹو۔ اور تینوں کو اقتدار کا لالچ تھا۔ بھٹو اور مجیب کی وجہ سے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ پاکستان کے سیاستدانوں نے پاکستان توڑا، یہ بھٹو اور مجیب کا فعل تھا، سارے پاکستان کے سیاستدانوں کا نہیں، اسی طرح یہ جرنل یحییٰ کی کمزوری اور اقتدار کا لالچ تھا، فوج کی نہیں۔

4: پاک فوج کے سپاہی اور میجر، کرنل تک کے تو لوگ بہت اچھے ہیں، لیکن جرنیل امریکی غلام ہیں وغیرہ وغیرہ۔ پاکستان کو امریکہ کی اور مغرب کی شدید ترین مخالفت کے باوجود ایٹمی ملک اس ملک کے جرنیلوں نے ہی بنایا ہے، سپاہیوں نے یا میجر یا دیگر جونیئر افسران نے نہیں۔ کیونکہ اس طرح کے حساس ترین فیصلے صرف جرنیل کرتے ہیں، جونیئر افسران نہیں۔ اگر معاذاللہ پاکستان کے جرنیل، امریکی غلام ہوتے، تو امریکی اور یورپ کی شدید مخالفت کے

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

باوجود 2000 سے لے کر 2024 تک پاکستان کے جرنیلوں نے پاکستان کے میزائل پروگرام اور ٹیکنالوجی کو جہاں تک پہنچادیا ہے، یہ حیرت انگیز ترین کامیابی پاکستان کو نہ ملتی۔

فوج بھی ہمارے معاشرے کا ہی حصہ ہے، جتنے اچھے یا برے ہم عام پاکستانی ہیں، اسی کا عکس ہمیں پاک فوج، عدلیہ، سیاستدانوں اور دیگر زندگی کے شعبوں میں نظر آئے گا۔ ہماری فوج، عدلیہ، سیاست دانوں، پولیس وغیرہ سب میں بہتری کی بہت گنجائش ہے، مگر پاک فوج کی کچھ کمزوریوں کی بنیاد پر اس سے نفرت کا اظہار کر کے پاکستان کو نقصان مت پہنچائیں۔ مثبت تنقید حکمت کے ساتھ ضرور کریں مگر عوام میں پاک فوج کے خلاف نفرت مت پھیلائیں۔ اگر آپ ان باتوں سے متفق ہیں تو مہربانی فرما کر اس پوسٹ کو زیادہ سے زیادہ لوگوں سے شیئر بھی کریں۔ جزاک اللہ خیر

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

آخر مسلمانوں کے چھوٹے فرقے مثلاً، بریلوی، دیوبندی، وہابی اور شیعہ، کس طرح مسلمانوں کے سب سے بڑے فرقے یا جماعت (صوفیانہ اسلام، صوفی بزرگ، آستانے والے پیر صاحبان) سے فرق ہیں؟

جماعت اہلِ سُنت میں حنفی، مالکی، شافی، اور حنبلی سب کی اکثریت شامل ہے۔ ترکی، پاکستان، ملائیشیاء، اردن، شام، انڈونیشیا، بھارت، مصر، اور بنگلہ دیش کے تقریباً 80% سے زیادہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔

1 یہ لوگ اختلافات کے باوجود بھی دوسرے فرقہ کے مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنے کے قائل ہیں، کیونکہ یہ صحیح حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے۔ بخاری شریف-695

fakeer.pk

2 یہ لوگ آلاتِ موسیقی کے ساتھ حمد و نعت اور چھوٹی داڑھی رکھنے، دونوں کے قائل ہیں۔ کیونکہ یہ معاملات حدیث پاک سے ثابت ہوتے ہیں۔ صحیح بخاری ـ 3931 اور صحیح بخاری ـ 952

یہی وجہ ہے کہ، مسلمانوں کی اکثریت (اہلسنت)، جس میں ترکی، مصر، اردن، شام، یمن، انڈونیشا، ملائیشیا، پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش، کے اکثریتی مسلمان شامل ہیں، قوالی، سماع، اور آلات موسیقی کے ساتھ حمد و نعت کے قائل ہیں۔ بلکہ مصر، ترکی، شام اور عرب شریف تو صوفی میوزک بہت عام ہے۔

3 مسلمانوں کی اکثریت (اہلسُنت)، چھوٹی اور بری داڑھی رکھنا دونوں ہی کی قائل ہے۔ کیونکہ چھوٹی داڑھی رکھنا اور بڑی داڑھی رکھنا دونوں حدیث پاک سے ثابت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مفتی اعظم مصر، احمد الطیب صاحب، محدث اعظم شام، پیر ثاقب شامی صاحب، پیر صاحب سندر شریف، طاہر القادری صاحب، مصر، ترکی، یمن، اوردن، شام، اور عرب شریف کے اکثر علماء کرام کی داڑھی چھوٹی ہے۔

4 ان کا عقیدہ ہے، کہ نبی پاک ﷺ کے والدین مسلمان تھے۔ اور نہ صرف مسلمان تھے بلکہ کائنات کی عظیم ترین شخصیات میں اُن کا شمار ہوتا ہے۔ صحیح بخاری ـ 3557 اور ترمذی ـ 3608 , 3607

5 یہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ اسلام کے والد کو کافر نہیں مانتے اور ان کا عقیدہ ہے کہ آزر جو کافر تھا۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ اسلام کا چچا تھا والد نہیں تھا۔ کیونکہ عربی زبان میں لفظ "ابی" صرف حقیقی والد کے لیے ہی استعمال نہیں ہوتا، بلکہ لفظ "ابی" چچا اور دادا وغیرہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ ثبوت کے لیے پڑھیں۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 133) مزید ثبوت کے لیے پڑھیں صحیح بخاری 3557 اور ترمذی 3608 , 3607

6 یہ میلاد شریف کو منانا جائز سمجھتے ہیں۔

7 یہ فوت شدہ اولیاء اللہ سے مدد مانگنے اور ان سے دُعا مانگنے کو جائز نہیں سمجھتے۔ مگر اولیاء اللہ کے مزارت پر جانے کو، فاتحہ کرنے کو اور اولیاء اللہ کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگنے کو جائز ضرور سمجھتے ہیں۔

8 یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام کا ادب اپنی جان سے بڑھ کر کرتے ہیں۔

9 ان کی نظر میں مزارات کو شہید کرنا ایک بہت بڑی گستاخی اور بے ادبی ہے۔

www.fakeer.pk

10 یہ لوگ یزید بد بخت کو ایک بدکار اور اور ظالم حکمران مانتے ہیں۔

AliMagnus

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

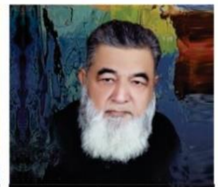

بابا عرفان الحق صاحب

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب

پیر نصیر الدین نصیر صاحب

مولانا وحید الدین خان صاحب

ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب

نعمان علی خان صاحب

جاوید احمد غامدی صاحب

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب

یوٹیوب پر ان علماء کرام کے بیانات ضرور سنا کریں۔

ان علمی شخصیات سے بھی کئی باتوں پر اختلاف کیا جا سکتا ہے، لیکن، ان علمی شخصیات، کے یہ 5 بنیادی عقائد، ان کو دیگر کئی علماء سے ممتاز کرتے ہیں۔

- یہ علماء، شخصیت پرستی، اور اندھی تقلید کرنے سے منع کرتے ہیں۔ اور قرآن و حدیث خود پڑھنے کی تاکید کرتے ہیں۔
- یہ علمی شخصیات، فوت شدہ اولیاء اللہ سے مدد مانگنے کو جائز نہیں مانتے۔
- یہ علمی شخصیات، صحابہ کرام پر تنقید نہیں کرتیں، بلکہ تمام صحابہ کرام کا ادب کرتی ہیں۔
- یہ لوگ اس عقیدے کے خلاف ہیں، کہ پیر صاحب، اپنے فوت شدہ مرید کو زندہ کر کے اس کو توبہ کروا سکتے ہیں (معاذ اللہ)۔
- یہ علماء اس عقیدہ کے بھی خلاف ہیں، کہ، پیر صاحب، اپنے مرید کی قبر میں جا کر منکر نکیر، کے سوالات کے جوابات سے جان چھڑوا سکتے ہیں۔ معاذ اللہ۔

AliMagnus
fakeer.pk

یہ علماء بھی انسان ہیں، ان کی بھی کئی باتیں غلط ہو سکتی ہیں۔ ان علماء کی بھی اندھی تقلید مت کریں، جو بات ان علماء کی بھی قرآن و حدیث سے غلط ثابت ہو، اس بات کو چھوڑ دیں۔ اور مرتے دم تک اپنا دماغ استعمال کرتے رہیں۔

اسی لیے کہتا ہوں کہ، کسی بھی عالم دین کی اندھی تقلید میں مبتلا مت ہوں۔ قرآن و حدیث کو خود ترجمہ سے پڑھنا شروع کریں، تا کہ گمراہی سے بچ سکیں، اور صحیح اور غلط علماء میں پہچان کر سکیں۔

www.fakeer.pk

آخر کن علماء کی تقلید کرنی چاہیے؟ جو علماء، آپ کو نہ تو اپنی ذات، یا کسی مخصوص فرقہ سے چپکے رہنے کا مشورہ دیں، اور نہ ہی آپ سے مالی تعاون کی امید رکھیں، صرف قرآن و حدیث کی روشنی میں اپنا موقف پیش کر کے الگ ہو جانا بہتر سمجھیں، اور فیصلہ آپ پر چھوڑ دیں، تو ایسے علماء، کو ضرور سنیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

بہترین روحانی علاج، جو قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک سے ثابت بھی ہوتا ہے۔

ہر قسم کی بیماری، نظر بد، کالا جادو، جنات، آسیب اور دیگر آفات سے محفوظ رہنے اور علاج کا وظیفہ۔

- 1 بار . درود شریف (نماز والا)
- 1 بار . الحمد شریف
- 4 بار . آیت الکرُسی
- 3 بار . سورۃ الکوثر
- 3 بار . سورۃ الاخلاص
- 1 بار . سورۃ الفلق
- 1 بار . سورۃ الناس
- 1 بار . درود شریف (نماز والا)

وضو کے بغیر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ مگر، باوضو ہو کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

وضو کے بغیر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ مگر، باوضو ہو کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

زیادہ بہتر اور جلد نتائج حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ یہ وظیفہ دن میں کم از کم 2 بار لازمی پڑھیں۔ خاص کر رات سونے سے پہلے اور صبح گھر نکلنے سے پہلے کم از کم ایک بار ضرور پڑھ کر اپنے آپ پر اور اپنے گھر والوں پر دم کر لیں۔

حوالہ جات

صحیح بخاری - 5738، 5739، 4439، 5687، 5688، 3370، 5007، 2311

ترمذی - 3575، 486، 2457

AliMagnus fakeer.pk www.fakeer.pk